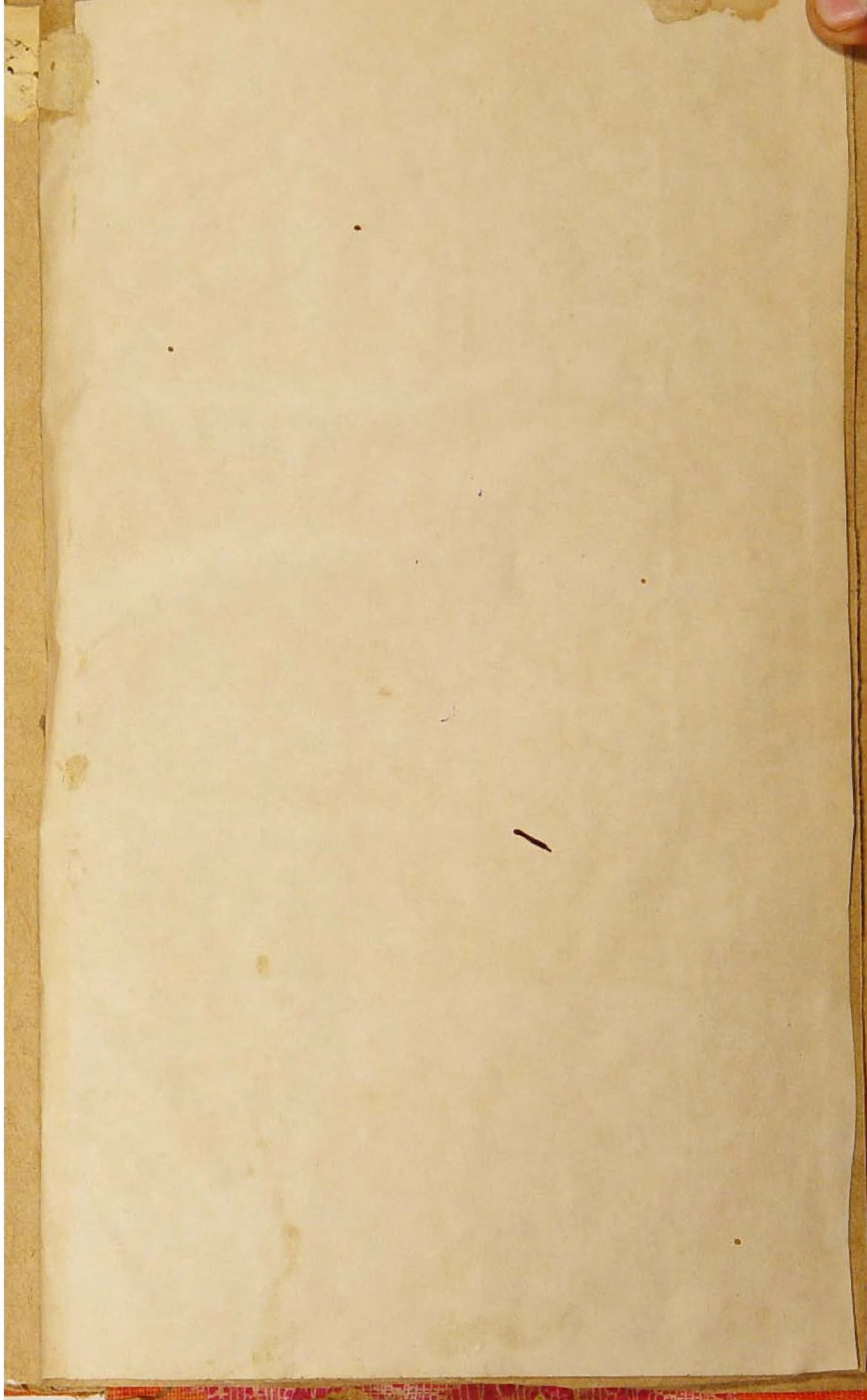


لوفر  
مطبع







مطالعہ جامعہ اسلامیہ

سویا

نزل الدبرار

تقدیر الہیہ البیضاء

سولہ

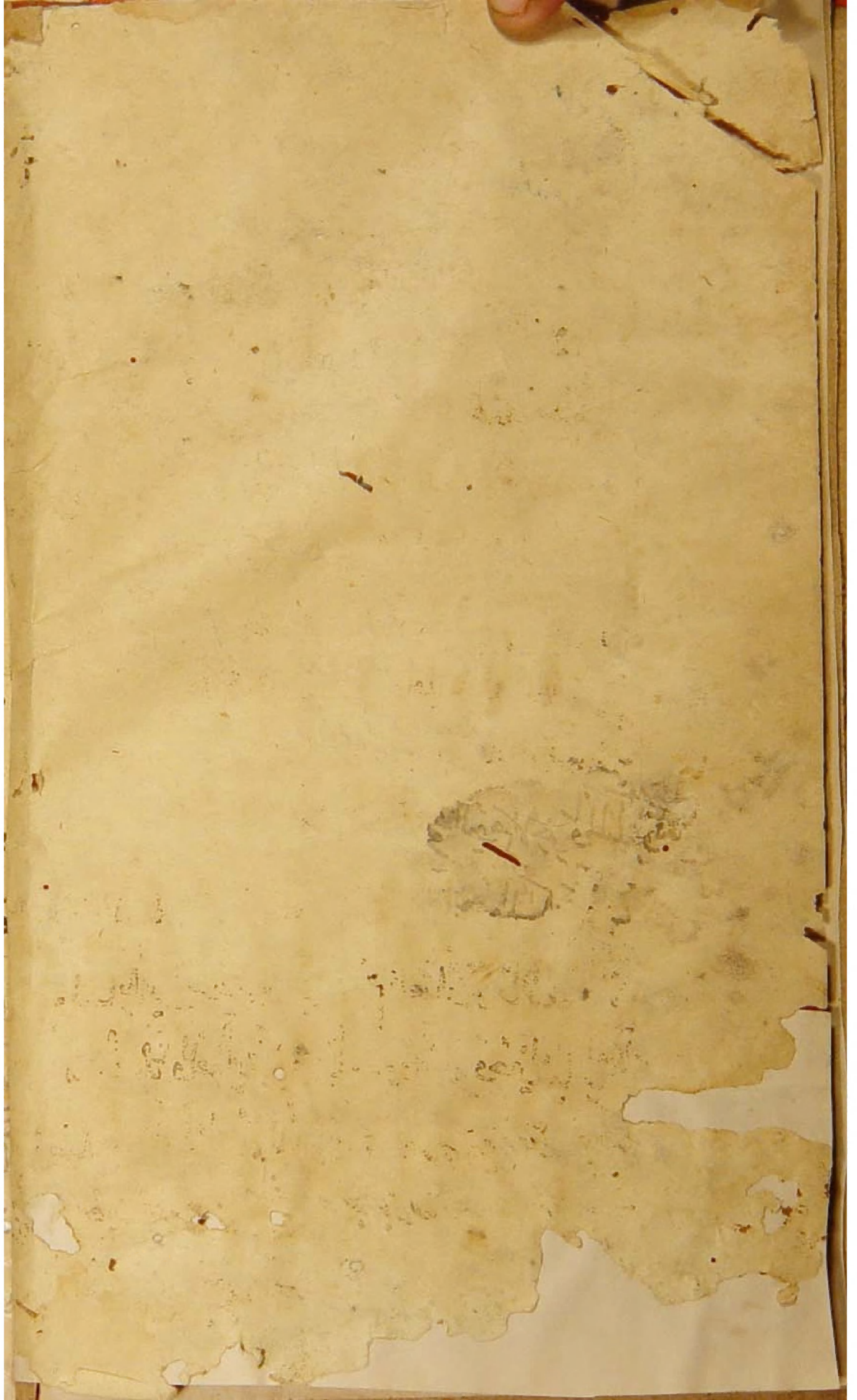
مولانا اسکند محمد مہدوی الحسینی طاب ثراہ

نزل پور (عازلی پور)

آخر حدیث الہی (عازلی پور)

۱۳۱۲ھ



















وہی ہیں مومن ہیں جو

منزل پر گئے ان فیض صرف کے کہیں خبر نہ ہو کہ میں مرقع و مژدہ کی طرف  
مردہ کر کے نماز پڑھ کر ملک مومن کا مدد ہے جو اللہ اور خجاست اور نہایت عظیم و نہیں پر  
لدا ہے۔ اور آپ اور اب کبھی الی انکا۔

۲ یہم البر منی من ذالبر کے ہو۔ غیر حب تغیر و ایما۔ اس نادیب پر مضافہ  
غیر امداد یہاں کہ لکن ذالبر من امن ان اس میں جو کوئی مضافہ نہیں ہے۔  
۳ یہم لکن البر من امن یہاں کہ من یہ جو اس تغیر و ایما مضافہ نہیں ہے  
اس میں وہی کہ مضافہ کر کے نماز پڑھ کر ملک در امداد تقویٰ اور مخلص کا تقویٰ ہے  
جو ایما لدا ہے خدا پر اور قیامت و عبادہ و قرآن و نہیں سب پر ایما ہے۔

ہر نقطہ کو قرآن مجید میں اور چند مقام پر بھی رد و رد عالم نے ارشاد فرمایا  
فرمائیے کہ یہ ایک نماز ہے کہ بنالوا البرحتہ تیفقوا فما تحب  
اسمانون تم کو (بر) کو نہیں پاسکتے جیسے کہ وہ خبر میں بلہ خدا اسکا  
نکو جیسے تم کو رکھتے ہو۔ اس مقام پر برتر کے منزلقے کے لئے کہ میں اور بعض  
حب کے منزلقے میں جب ان عیسائی اور عیسائی کے دروس ہے۔ اور بعض طاعت  
تقویٰ کے لئے میں اور بعض نے ابراہیم و صالحین کے منزلقے کہا ہے۔ جب اس  
سے نقول ہے۔ ہر صورت ایک نوجوان کے مطابق یہ مطلب ہے کہ اسمانون تم کو

۲  
بیا دغال آ  
نقل ہے

ہدایا اور اس مہربانی اور اظہار کو جو ہے انہ طاعت کے اسندوں کیلئے منہ دل  
نہ پاسکتے جیسے کہ میں ہاوی نہ ہو کہ جو ہم محمود دوست و  
نوجوان کے باہر یہ منزلقے کہ ہم کو اس حب کے منزلقے کہ جیسے



۳۰  
انے محراب الہی کو سوا خدا من نہ فرماو۔ تشریح قول کہ ہمارے عزیز ہونے اور  
حافظ خدا اور بقول کو من یا پسندے ہمارے اور منفی اور طاعت خدا انہیں سمجھ جائے  
جنت الہی اور جو ہمارے عزیز نہ ہوں یہ مطلب ہو گا کہ ہم اگر ابراہیم و صالح و نوح  
پرستے جنت الہی نہ ہوں۔

اس آیت میں ما تجزون کے مراد نقصان یا مطلق مال یا ہر کوئی عموماً ما تجزون کو  
معرّب ہوتا ہے اور نقصان کا ہر لکھ و ادھکا اچھے مال میں غیر وہ مال جو نقصان میں  
جستہ اگر راہ خدا میں ہو سکر و تائب ہو تو سبب و نوا و بے قیمت چیزوں کو  
صرف ان کے جنت کے متعلق نہیں ہو سکتے جب کہ ان دو مقام پر درجہ عالم ناقص

فرزین قوم کو جان نہ کرے ہر ایک کی جہ و اتل علیہم بنا انی آدم اذ قر باقر بابا  
قبل من احدهما ولم یقبل من الاخر لیس ای ہمارے بول ان کے دونوں کے لئے دونوں  
فرزین قوم کے قصے اور خبر کو بیان کر دینے اور دونوں کے راہ خدا میں تصدیق ہو گیا  
و ابیک تصدیق فرما دیا اور دوسرا تصدیق قبول نہ کیا تو ہر ایک کو جہ و اتل

ان کی وہ بھی نہیں ہے بلکہ ہر ایک کو سنفند و عین عداوت اور دشمنانہ اور سنفند  
مگر وہ بھی کہ اسے ہر جا فرمایا ہے اور ہر ایک کے سبب و جواب ہر ایک کے

ول تعذیب کے لئے ہر ایک کے ہر جا فرمایا ہے۔ جو کہ ہر ایک کے لئے ہر جا فرمایا ہے  
و ہر ایک کے لئے ہر جا فرمایا ہے۔ جو کہ ہر ایک کے لئے ہر جا فرمایا ہے

ہر ایک کے لئے ہر جا فرمایا ہے۔ جو کہ ہر ایک کے لئے ہر جا فرمایا ہے  
ہر ایک کے لئے ہر جا فرمایا ہے۔ جو کہ ہر ایک کے لئے ہر جا فرمایا ہے



سویا خدای تعالیٰ و توبہ پر مطلع ہوں کہ اس نے بہت سی فرائض منظور فرمائی اور قابل  
کے فرائض نامعلوم کی۔ کہہ دو تو فوراً کہ نہ تھا اور یہ توفیق خدای تعالیٰ  
جیہ کہ ایک قول آمینہ ہے کہ انما قبل اللہ من المتقین خدا کا صرف عمل  
توفیق ہے کہ قبول تاحے بغیر اگر کسی عمل میں توفیق نہ ہو اور محض خود ارادہ یا قبول  
عدم ایسا و افضل صریحاً نہ ہو کہ وہ کہہ دیا جاوے انہی درستی ہو سکتا ہے۔  
اس مقام پر مجھ پر ایک دفعہ پابا ہے ایک سیرہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ صاف  
نہ رہا ایک شخص کہ جو توفیق و توفیق اللہ میں ہوتا تھا وہ خط نہ پایا کہ ایک دفعہ  
بہت بڑے فوٹو کے کھڑا ہوا اور سمیع انارکوس کے درخت کی ستر زانہ فرما اور وہ خط  
دیکھ انارکوس کے اوٹھا کر زبردست چھپا دیا۔ اوسے بعد ایک نئے فوٹو کی دیکھا  
ہوئی اور دانی کے چند روٹیاں اس کے پاس آوٹھا لیں۔ اور یہ ہم کوئی خبر نہ ہو کہ اس  
ورور اس کے پیچھے اور اس کے فوٹو کے کتب پر لکھا ہے کہ جب اس  
نوعیت کے اس پر اس وقت کے سبب درخت کی۔ اوسے کے اس پر اس  
کے اس کے خاندان میں اس کے فوٹو کے صراحتاً لکھا ہے کہ اس کے  
نیک نام اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے  
مثلاً اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے  
میں اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے  
اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے  
اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے  
اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے اس کے فوٹو کے







از من ز خبر سر و سامان کو هیچ زدم که طلب بجز کلام اگر بود در راه فانی  
که بجز لب نقد و ناله افتادگان در معرفتی ای که او غیر من

ان عزیز جو بی یاری تکیا میر جا رہ جو اگر محبت بھی نہ تھی از اگر در  
اور اگر آیت کی مخلوق کی اور اگر کہ میر مجھے بجا نہ دنا میر خیر کو میں نے در افکار  
میں دیکھا ہے اور میں نے کہ میں نے خود اس کی فطرت کو میرا ہے اور اس کو فطرت

من از او در هر جای  
خواب و بیداری اندک و آنکه

منی نوبت است که امور من مشغول بن تم با بر خاد کم و در سر او شون من ساکن است  
و غایت غرض من از او سر بخاک است که من کوه کوه من می آید که در کوه کوه

اور ماہی باغ کے لئے زرنہ و کھجور کا تونہ چاہیے کہ بیکر اچھا روشنی سے لایا جائے

کسی فن یا دیکھ خودت سیکھ اور یہ نشانہ کا چمک گیا اور دیکھنے سے ان نوم

المیہ لوم اوضغ نے حقوے نبر صرورت فادوں اور ویر سے سبیل سے

بترتبه بنفقوا ما تحبون، مقصود از نفقاتش نفقات خود را به هر جهت که بخواهد

بہارِ احوال محمدیہ

بیا و ضرورتی و بر صورت نفع بکنی نهی او را تا غیر بایستی عجله

[illegible]



خود را که راه خدا می نهد و از این راه که از او می آید و از این راه که از او می آید  
اشاره علی نفسه اثره الله يوم القيامة بالجنته ومن احب شيئا فجعله الله قال نعم  
يوم القيامة قد كان العباد كجافون فيما بينهم بالمعروف وانا اكافيك اليوم بالجنته  
من هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
مرجع نوبت به او می آید و در هر دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس

در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس

در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس

در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس  
در هر دو که از این نفس بر دو دو که بر صبح دنیا به او می رود و در عالم محض جنت به سانس



[illegible]



[illegible]



بکد ازل سے بکد نفقہ ہے۔ لے بیوم و ام حسن بربت کہ سب لکھو کر  
بیان کیا ہے۔ اور کا کوئی نہ لکھو نہ سرفہ بیان کیا ہے بزمہ فعدا ہے اور  
کی عکس کا ذکر سب احباب سے نوا دے خوف نام نہ لکھ کر نہ سب کا جسے نوا دے  
کما ارسلا الی فرعون بنو لا فقصه فرعون الی رسول

نوا بیوم و ام معقودہ نہ لکھ کر یہ ہے محمد وال محمد بربت نہ منی حب الی اللہ  
وہ کبست مرد ہے محمد الی محمد الی اللہ میں اور اگر ان بربت میں آنا عاویز  
در دوزخ کے خوف سے اور اس کا خوف صریح رسول معصوم انما دال  
و علی بالہا بنی مکان حکمت میں اور جسے اور کا دوزخ ہے اور دوزخ  
نور ہے انا منہ العلم علی بالہا من ارا العلم فلیاتہ من بابہ

لے جہل آت بہ راہین سے بڑے نفور تھا دار غلم میں داخل ہونا دوزخ کا  
نیز بنی خلف سے ایک جگہ نفور دیر ہے خدا سے ڈرو اور در دوزخ کا  
داخل ہو۔ جو اس کی جہالت سے اور اس میں اس کا اس طلب کی طرف  
بنی ابی طالب کھد اس خانہ علم و حکمت کے مخالف میں اس کے علم کتنا علم و حکمت  
کو صانع کرنا ہے۔ لہذا ہے علم رک کی اور بنی خدا کی خوشنود اور اس کا علم  
ابی طالب علم سے لکھ کر ہر رستہ میں حق نہ سب کے اور ہر رستہ میں علم کا  
سے کیا۔ فصیح اور علی محمد دال محمد۔ واللہ راند حنیف منہ لکھ کر



بسم الله الرحمن الرحيم

فوق خدرك يا من تمتعت جنابا وترفعت قبايا خلقت لخلق معاشرة واحزانا و برئت النعم  
فقد رهاقتدبرا ونصب نصبا وجعل للطبعين مالا ارجائهم ثوابا وللخاصين  
الملا اعيهم غدايا وصلى الله على حبيه الذي انتخبه من بين البرية انتخابا و  
انتدب اليه ليقدر ابا وهيا له اسبابا فاتبع طسبابا حتى بلغ الى عنان السماء واقرب  
من ساحة قريب اقترابا الطهر الطاهر المخرج من الطاهر من ارحاما وصالبا والمقتضب  
من النجسين الاخبار مبدؤا ومايا وعلى لياك الامناء ومن عترته الذين كانوا الفلك  
الشريعة اقطابا وليت الاسلام اصحابا سيما على وصية الذي اذل اعناق الفجرة للناس  
طعانا وخرابا وانزع جنده الله وذلك لم يكن من اموره صعبا وازال عنهم مآلهم  
حوادث واوصايا جعله رسول الله لمدينه علميا بايا واصطفاه رب من عنده سيفا  
غير قريبا ودعد لمحبيه مفازا حداثا واعنابا وكواعب نرابا ولمبغضيه الذين  
كانوا لا يرحون حسابا وكذبوا بايات كذابا جفتم بصلواتها لاشين فيها احبابا  
عليهم ينظر المرء ما قد ضلوا <sup>يد بالتميز</sup> كذب نرابا وبعد فقد قال الله نزع في  
وقول الكافرين  
من ابر من اصر بالله واليوم الآخر والملئكة والكتاب المبين الى المال على  
صية دون القرى واليتامى والمساكين والسائلين وفي الزقاب  
الهم اذا عاهدوا والضا



والبراء وحب الباس اولئك الذين صدقوا اولئك هم المتقون  
 مشرق و مغرب کطرف منہ پھر۔ لیکن برحقان بابر محسن و شمس علیہ جلالہ الباعہ فلسفہ  
 اور روز آخر پر اور ملک دوتا و نہیں کی بھر لفظی کا ہے۔ اور مال کو محبت غنہ نہیں دنا  
 اور یتیموں اور یتیموں اور مسافروں اور غلاموں پر صرف کر رہی ہیں۔ اور جنہوں نے نماز کو قائم کیا  
 اور زکوٰۃ اور کسب اور دانا کو اپنے لیے نہیں لیا جب تک کہ کھانے اور صبر نہ ہو  
 باس اور دھار میں اور حد تک موقع پر ثابت قدم رہنے کو کہیں ہر گز صاف نہیں کیا  
 متقین۔ اس آیت میں بروردگار عالم نفوذ نما ہے اس امر کا کہ مشرق و مغرب  
 موزہ کرنا داخل بر نہیں ہے۔ اس حد تک کہ نہ نکلتا تھا۔ لیکن یہ سچا ہے  
 اس امر کا کہ نفوذ نامہ مشرق و مغرب کا قید ہے اور مغرب نیز یہ القدر  
 بروردگار قید ہے اس طرف سے کہ نماز پڑھنی نہیں کہ نہ روزانہ حکم سے  
 اس وقت اسلام میں خدا تعالیٰ کے ارادہ کی بے نیسے کر دے گئے۔ اور جو کہ  
 ہو گا اگر وہ نہ تھا نہ ہو گا خدا تعالیٰ کے حضور خیر و حسن تھا لیکن یہ نہیں کہ تر با نہیں  
 را۔ اس کے کو کا ہیجہ اور ہم کو حسن و قبح اسباب کے عقلی ہونا کا قائل نہیں  
 ضرور قائم ہیں اور اس بات پر باور ہے کہ جو چیز جسے وہ فی نفسہ حسن  
 اور جو چیز قبیح وہ فی نفسہ قبیح ہے مگر یہ ضرور معلوم کر لیا جائے کہ اس بات کا دو عالم  
 ہے بعد کی طاعت کی اور اس بار طاعت کے اور دوسرے عالم کی اس بار طاعت یا بوقت یا بوقت یا بوقت  
 اور دانا کا ہونا اس میں حسن و قبح ہو سکتا ہے۔ لیکن تقیٰ خیر میں اس میں اس میں اس میں  
 یعنی یہ حسن میں سکھ اور از حد بروردگار عالم۔ اس میں اس میں اس میں اس میں

مشرق و مغرب کطرف منہ پھر

اس میں اس میں اس میں اس میں



اور کسی شہر، وقت یا وصف پر مبنی غمازے اور غیر اس طرح یا وصف و وقت کے اس میں کسی حد تک  
مستند تھاوت کرنا حسن ہے لیکن مشروط ہے اس پر اور ہر اس شخص سے یا اپنے خیال پر  
نہ نہ عروج و مرجع نہ مذکور ہے۔ باید ہر انتہا کہ نہ کا ضرر حسن ہے مگر اس وقت جبکہ اس میں  
نام کو وصف بیان بھی پایا جائے کہ اگر کسی کا حسن نہیں ہے۔ یا شد منی و عورت حسن ہے  
وہاں تک کہ اس وقت ہر انتہا اور ہر اہم نہ ہو۔ اس طرح لغز خیرین یا بدافعی میں جسے اگر کوئی  
بہتر وقت بھیجے اس میں کسی کا وقت یا وصف یا اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور لغز خیرین شریط  
بہتر ہے جس میں مستند چیزوں پر بھیجے ہر شخص اس کے کسی طرف کا جان نہ بھی نہ  
اور اگر اس صورت میں کسی کا جان یا سوا یا اس کا فوٹو نہ ہو تو یہ کہ نہیں ہے  
بہتر ہے۔ اور لغز خیرین یا وقت کے ساتھ بھیجے مستند شہاد یا قیاس بھیجے  
کہ کسی کا وقت نہ کسی پر گزیرے عفت کو زائل کرنا ہے اور جو ہے ان کا الی لغز  
بہتر عقل احسن ہے نہ کہ قابل نہ وصفات کو خیرین زائل کرے نہ بہت بھیجے  
بہتر عرض کا وقت جبکہ لغز اس کے انتہا پر اور طبعی حاذق نہ فتور و بدباد  
بہتر اس کے کو علیہ پہنچ نہیں ہے استعد او کا قیاس نہ ہوگا۔

یہ صورت احکام الہیہ کی ہے۔ لغز وقت میں جب کہ معلوفت ان کے جائیداد کا حسن ہے  
بہتر جب ذی سبیل اور جب بنی الامم غیر ضرر کا حکم اور اس وقت جبکہ حسن ہے اور  
بہتر بنی الامم از خود لا وہ جہاد پر گزیرے لغز کا بھیجے ہے۔ یا شد روزہ رخصت  
چشمہ پر اور الی حسنہ کی غنائت خود حد تک نہیں ہے القیوم کی  
کہ اس میں خود کوئی یا نہ



مگر عبد بن قیس کہہ کر کہ وہ اس کی اس نفیس کی راحت سے بچا اور ایک دو  
مقرر کیا گیا۔ اور اس وقت نفیس پر تنگی کرنا غفلت سے نہ تھا۔ نفیس ان دنوں  
بھی قبیح ہے۔ با ناز و مروت حسن ہے مگر در الغرغم۔ با و الطحند یا بار  
من مکر و قبیح ہے۔ جب یہ صورتیں احاطہ و امور کی سن تو مکر ہر ایک نفیس  
مصلحت ہر بات کا مکر بھی اس خداوند نے ایک حکم نافذ فرمایا اور ہر وقت  
وہ مصلحت دلاتی رہے اور اسے شیعہ فرمایا و بالسر اس پر یہ اعتراض نہیں ہوتا  
خداوند نے ہر شیعہ کو کیا کیا اور اگر مروج نہ تھا تو یہ سب مکر ہر ایک  
اسوہ اس وقت مکر جو وقت حکم دینا اور ہر وقت خودت اسکا بھی اور  
شیعہ نہ با اور وقت اسکا مکر خودت بھی اسکا شیعہ کیا جا۔ اور  
احاطہ و نفیس میں دیکھنے میں اسکی وقت ایک مکر کا نہ مصلحت نہ ہو  
دور کر چلنا جبکہ کسی کو جاننا کا لوریت پر با انہر حفاظت معقودہ اور دور  
بھی دور کر چلنا غفلت کے خلاف اور مذموم ہے جبکہ مذموم ہے اور ہر کسی کا  
و جبکہ ہم انہر زندہ گا کہ امور میں ایک مکر کو ایک وقت حسن اور ایک وقت  
اسکی طرح خدا کا احاطہ میں بھی ہر وقت ہے ہر مصلحتوں پر نظر کرنا ہر ایک  
مذموم تو اسکا نافذ کیا جا اور ہر وقت مذموم ہو تو اسے شیعہ با ہر  
اور نفیس احاطہ میں ہے جو ایک وقت اسکا جا رہے اور ہر ایک مصلحت  
مکر ہر وقت ہے۔ مگر اس حشر نفیس بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ ہر وقت  
کی طرف سے ہر وقت نہ کرنا اور ہر وقت اسکی مصلحتوں پر نظر کرنا اور ہر وقت



[illegible]



خود منہ زار کہ تم میں جو بصیرت نہ ہو کر رہا ہے جب اس سے اس کے  
قد زنی قلب و جھک فی السماء فلنولیک قبلۃ رضاہا قول و جھک فی  
المسجد الحرام و حیثما کنتم فقولو و جھک شطرہ وان الذین اوتوا الکتاب  
انہ الحق من ربکم و ما اللہ بعاقل عما تعملون (جو در حق مفسرین نہ فکر کیا ہے)  
خاتم تا صلی علیہ و آلہ و سلم کہ کہہ گا قبلہ نہایت عجیب الکریم صریحاً عرض  
اور دیکھ ان اللہ صریحاً عن قبلۃ الشہود <sup>یعنی</sup> اہم بات اہم بات معلوم ہوتی تھی ان صاحب  
مجھے ہرگز شک نہ ہو رہا ہے کہ یہ انا انا عبد متک و انت کریم علی  
فادع ذلک و اسلکہ سنیں ہی ہند آئے ایک بندہ خدا پرست ہر سادہ من میں  
سکے خود آئے کا عین ملک انہ میں لایا ہے اس کے آواز سے دعا ہے کہ اس  
کی خود شہر نشین ہو بلکہ جہیز ہنسی ہو کر گئے اور حضرت آسمان کی طرف دیکھتے ہیں  
اور وہ عالم ہر ملک ہر سادہ من جہیز ہنسی لائیں اور آسمان کی طرف  
کی ایک دو بھی لکھی ہو اور اس کے دعا کی ہے اے اللہ سر کا قبلہ بدل دیا جا  
آ کہ اس کا انتظار نہ اور آسمان کی طرف نظر نہ کرے جسے کہ منتظر شخص ہے کہ اس  
انہ اس کے کہ کیا فیما بین او طرف سے دیکھتا ہے۔ دوسرے پہاڑ کی طرف  
بیر درین کا قبلہ لیتا اور خوشی سے افسانہ کہہ دیتا کہ اس کا سر جو پہاڑ کو سوا  
نہایت نہیں جہیز آگے اؤ نہ ہے اس سے کہ آپ سوال کرنا ہے اس سے  
بدل دیا جا بلکہ آسمان کی طرف نظر نہ کرے مابین خیال اگر اہل حق سے سوال  
اور ہر وقت اہل مال ہر اس سوال سے کہ جس کا یہاں نظر نہ کرے



[illegible]



حضرت زکریا علیہ السلام - الصلوة الی الکعبة بعد ما صلوا النبی بکاء ثلثة عشر سنه الی  
و بعد ما جوتہ الی المدينه صلی الی بیت المقدس سجد اشرف قال نعم وحبہ اللہ  
جبرئیل علیہ السلام منیرہا کہت حضرت بیت المقدس کی طرف تازہ رخ رہے اور ہر  
کہ کہہ سات مہینے تک نہ نہیں پھر اس طرف تازہ رخ ہوئے۔ جو خدا نے اوفو کہہ کی طرف  
اور بیت المقدس بنا دیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوار کے رخسے پر تم زہار میں شہید ہوئے  
اور اسی طرف تازہ رخ ہوئے۔ اس کے خوف سے ملک سرخشا ہوا۔ ایک شب حضرت یونس  
سے بڑھ گئے اور آسمان کی طرف تازہ رخ ہوئے۔ دیکھتے ہیں حصے میں اور نماز ظہر کا وقت  
تو آتے ہیں۔ مسیح بن ساسم میں تازہ ظہر تازہ رخ ہوئے۔ کا آجہر دو گت سے تازہ رخ ہوئے۔ اور  
اسی تازہ رخ ہوئے اور حضرت یونس باز دو گت ہوئے کہ کی طرف پھر دیا۔ اور یہ ایسی ہی  
تغلب دیکھتے ہیں۔ انہار فلو تفسیر قبہ فرضا ما تم تیرن تازہ رخ ہوئے۔ جب کہ لفظ حصہ  
طرف لہو کیا اور لفظ حصہ بیت المقدس کی طرف۔

نہا برہنہ ملک۔ یہ بھی اعدا کی طرف تازہ رخ ہوئے کہ کے گت سے تازہ رخ ہوئے۔ انہار  
الکوبہ حکم دیا۔ بیت المقدس کی طرف تازہ رخ ہوئے اور جب تک اسکا تازہ رخ ہوئے  
اور رسول کے ایمان بر راضی ہوئے۔ تو جو پھر ارضی قبہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام  
طرف گئے۔ تازہ رخ ہوئے۔ لیکن اسے قبول کیا۔ یا تروا۔ لوگوں میں کراہت  
تھی۔ نہ ہونے اور گت سے گئے۔ انہار ملک کی سب سے اعدا قبہ کی قبول کرنا  
خدا نے اسے رازگار عام کر دیا۔ میں ریا و تازہ رخ ہوئے۔ مسیح قول السفا و ما و

عن قتادہ انہی کا قاعدہ سے راضی ہوئے۔



[illegible]



[illegible]







عن عبد الله بن سنان قال سمعت ابا عبد الله يقول قال الحسين بن علي عليه السلام  
ذراعاً في عشرين ذراعاً مكسرة روضة من رياض الجنة روضة معراج الى  
قالب ملك مقرب ولا نبي مرسل الا وهو سئل الله ثم ان يروى ففوج هو  
وفوج يصعد - (مزار كبار)

مل محمد بن جعفر عن محمد بن الحسين عن محمد بن سنان عن ابي عبد الله  
عن عمر بن يزيد يباع الى بحر في اسبوعين ان ارض الكعبة قالت من مثل  
وقد نبى سب الله على ظهري يا مسمى الناس من كل فج عني وعملت  
حرم الله وامنه فادحى الله اليها ان كفى وقرى ما فضل ما ضلكت  
به فيما اعطيت ارض كربلاء الا بمنزلة الابرة غرست في البحر  
من ماء البحر ولو لا رتبة كربلاء ما فضلنا ولو لا ما قضت ارض كربلاء  
خلقنا ولا خلقت السب الذي بانقرت فقرى واستقرى وكما  
ذبا متواضعا ذليلا مهيناً مستكبراً ولا منكبراً ولا كبراً ولا  
سختك وهويتك معانا رحمتهم عن ابي جعفر عليه السلام قال  
خلق الله تبارك وتعالى ارض كربلاء قبل ان يخلق الكعبة ما رتبة وعشرين ارضاً  
وقد سماها ما ركبها فانزلت قبل خلق الله وخلق نفسه ما رتبة وعشرين  
كذلك في محبة الله انفس ارض الجنة وانفس ارض الدنيا  
فنه ارض ارض الجنة - قال ابو جعفر عليه السلام العاقبة هي العاقبة

عن عمر بن محمد بن نويرة



لما استودع الله نبياً راسياً وانباء ونبية فزوروا قبورنا  
بالغاصرة - عن ابي عبد الله عليه السلام في حديث طويل قال قلت له فمال من  
اقام عنده لعمر الحسن عليه السلام فذكر ما روى في نفسه - قال فما للفق  
عن نوره اليه والفق عنه قال وسمع الف درهم -

قال امرت عليه السلام من زار قبر ابي عبد الله و كان كمن زار رسول الله  
الله ان رسول الله و قد لم يوسن قصدا ثم قال لي من زار قبر ابي عبد الله  
ربطت الفرات كان كمن زار الله فوق عرشه - عن ابي عبد الله عليه السلام قال  
زيارة الحسن بمئة تعدل عشرين حجاً و افضل من عشرين حجاً -

عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له مال من اتى قبر الحسن زائراً عارفاً بحقه غير مشكك  
و قد شكك قال يكتب له الف حجة ~~مقبولة~~ مقبولة و الف حجة مبرورة

و ان كان شكك كتب له سبعون حجة و لم ينزل في خوف من ربه الله عز وجل  
قال الحسين لما اخذت منه الرواية في هذا القدر الله استجود على خلد

الله فاحصر و لا عمال و قدوة الخوف و المنة و ذكر نعمها فان كل عمل في اعمال الخير  
تختلف تراها بخلاف و انما الله صمد لا يورث و لا يورث و لا يورث

و انما الله صمد لا يورث و لا يورث و لا يورث و لا يورث و لا يورث  
و انما الله صمد لا يورث و لا يورث و لا يورث و لا يورث و لا يورث



بسم الله الرحمن الرحيم

حَمْدًا لِلْمُطَّلَعِ عَلَى نَبَاتٍ وَمَا أَصْنَمَةُ الْقُلُوبِ وَالْجَنَّةِ كُلِّ مَا يَحْدِثُ مِنْ  
 الْفَوَاحِشِ وَالْمَحْطُوبِ الْعَالَمِ لَأَسْرَارِ الْغُيُوبِ وَالْكَاشِفِ  
 لِمُدْهَمَاتِ الْكُرُوبِ الْعَائِدِ عَلَى مَنْ يَرْجِعُ إِلَيْهِ وَيُؤْتِ وَالْغَافِرِ  
 لِمَنْ يَنْتَبِئُ وَيَتُوبِ وَالضَّلُوعِ عَلَى صَوْنِ الْمَحْبُوبِ الطَّالِبِ  
 الْمَطْلُوبِ إِلَى الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَيَّدِ بِالْبَصْرِ لِدَى الْحُرُوبِ وَالْمُدَّةِ  
 بِالْوَحْيِ وَالْعِلْمِ الْمُوْهُوبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى عِزَّتِهِ الْمُطَهَّرِينَ مِنَ الْأَوْجَابِ  
 وَالْعُيُوبِ وَالْمَعْصُومِينَ عَنِ الْأَثَامِ وَالذُّلُوبِ سَمَاءً عَلَى خُصَمَاءِ  
 حَارِوتَ لَمْ تَنْحَسِبْ بَعْدَ الْغُرُوبِ وَخُصِمَتْ لِبَاءَةُ الْفَضَائِلِ وَالْمُنَاقِبِ  
 مِنْ كُلِّ أَنْوَاعٍ وَضُرُوبٍ صَلَوةٌ عَامَّةٌ تَامَّةٌ كَمَا أَنَّهَا كَالْأَسْحَابِ  
 وَبَعْدَ فَقْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ التَّوْبَانِ تَوَلَّوْا وَجْهَهُ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِلَّهِ  
 مِنْ أَمْنٍ بِاللَّهِ الْيَوْمَ الْآخِرِ وَالْمَلَكَةِ وَالْكِتَابِ الْبَيِّنِ وَأَتَى الْمَالَ عَلَى خُرُوبِهِ  
 ذُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ الْمُؤَفَّرِ  
 بَعْدَهُمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالْفُسَاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ  
 وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ مَرْفَعٌ غَوْيٌ سَبِيحٌ فِيهِ تَعْدِيدُ الْمَرْفَعِ وَالْمَرْفُوعِ وَفِيهِ  
 كَسْبُ تَرْغُوبٍ وَتَعْطِيرُ بِمَنْفَعَةٍ وَحَسَنٌ فِيهِ جَوَابُ بَيِّنَاتٍ كَمَا أَنَّهُ أَوْفَى مَا  
 مَعْدَمُهُ وَتَوَاتُرُ أَيْمَانٍ لَا يَابِ - أَوْفَى مَا كَيْدُ وَجْدٍ كَيْدُ كَيْدٍ كَيْدُ كَيْدٍ كَيْدُ كَيْدٍ  
 وَتَنْسَبُ وَتَنْسَبُ أَوْفَى غُلُوبٍ بِمَنْفَعَةٍ كَيْدٍ - أَوْفَى مَا كَيْدُ وَجْدٍ كَيْدُ كَيْدٍ كَيْدُ كَيْدٍ  
 وَفِيهِ صَابِرِينَ شَدِيدٍ وَفِيهِ دَبَّاسُ كَيْدٍ وَفِيهِ - بِهَرَمٍ كَيْدٍ وَفِيهِ كَيْدُ كَيْدٍ كَيْدُ كَيْدٍ  
 وَفِيهِ مَقْصِدٌ نَبِيٍّ

م  
 لمن قد من الله  
 ابراهيم بن محمد  
 يعقوب







۱۱) شجده نذر ہے اور روزے کو افطار کر ڈالے۔ اور ملائکہ کے ساتھ اپنے

دست نه صبح می باد از غنچه دلدار و نفیس هر صورت او بر لوح و لایق

اور ان پانچوں میں سے مشتم باشندگان احمدیہ و اہلبیت طاعت میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔

سینہ در درستی خفت و ادب و سبک و میر و عارف و اعیان و اسرار و سبک و میر و ادب

امان بنو محمد اعلم بک اینها حب را در میان خود و مردم که در میان خود

الاسلام يحقق الدم وتؤدي به الامانة ويسمح به الفرج والتواضع على الا...

حرف سلام کے تین نام ہیں ایک یہ سلام کہ جسے سلام کہتے ہیں اور دوسرا یہ سلام کہ جسے سلام کہتے ہیں

روحا قند خاتر نفس دوا جو نامہ ہے یہاں ایک لکھویا مالدار ہے جس سے ادا:

جائزہ جیتنے والے غیر مسلم کے کھانچے حاکم بنی - مراد اب گورنر ایوان ہند

لبر جبهه مدار است و در شب بر بخار او بر سر کلاه می کشند و در روز بر سر کلاه می کشند

ایک صاحبِ بحر ہے اور یہاں کسی کلمہ اور اس کی صورت کسی کلمہ کے

علف نامه محمودی حاج علیقلی کاشانی عارف عالی مرتبت علیه دریه علیقه حاج علیقلی

اننا جازوا بعد انك من غير ان يكون لك مال او عسل او زرع او شجر

تذکرہ فقہیت نوریہ عمل اور قرار دہندہ

[illegible]

دوستانه نامعلوم کو پیشتر زفون افسر کے حکم سے لکھا گیا ہے

*[Fragmentary handwritten text at bottom edge]*



[illegible]



حضرت کو سب سے پہلے سمجھنی اور ان کی نفسانی کمزوری پر آپ کا انبیا و نبی تھا  
 نفسانی کمزوری - لہذا حاصل ہوا کہ اگرچہ وہ جان و فکر پر نہایت اعلیٰ تھے مگر ان کی کمزوری  
 بیکہ پروردگار کی طرف سے حاصل ہوئی کہ وہ اس علم میں نہ تھے اور ان کے وہی علم سے ان کی کمزوری  
 جو خدا تعالیٰ پر ایمان لگاتے تھے اور فیاض کو سب سے پہلے نہیں تھے اور علم خدا کی نفسانی  
 درک کتب انبیا کی نفسانی کمزوری تھی۔ اور خود انبیا کی نفسانی کمزوری کا اثر ان کی  
 نماز کو قائم کرنے اور ان کے کو لوگوں کے لیے رہنما بنانے میں دیکھا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو  
 ان کمزوریوں میں سے محفوظ رکھا۔ لہذا انبیا کی کمزوریوں پر جو کچھ ہم بددعا کرتے ہیں  
 وہ صرف یہ ہے کہ ان کو وہ کمزوریوں سے محفوظ رکھا جائے۔

دراصل اس میں یہ ہے کہ لفظ بزرگی یا جبر در دو دو عددوں میں یعنی ۲۰۲  
 و علی کے عدد بھی دو عدد ہیں۔ نمبر ۱۱۱ کے عدد ۹۲ اور علی کے عدد  
 اور مجموعہ ان کا دو عدد (۱۱۱) ہے۔ لہذا انبیا کی کمزوریوں پر ہم بددعا کرتے ہیں  
 لفظ کے یہی دونوں تہذیب اور ان میں سے ہر ایک کے اس طرف ہم بددعا کرتے ہیں  
 محض وہ انبیا کی کمزوریوں پر ہم بددعا کرتے ہیں اور ان کی کمزوریوں پر ہم بددعا کرتے ہیں جو ان کا علم  
 بزرگ کامل ہے۔ درازن ان کی کمزوریوں پر ہم بددعا کرتے ہیں جو ان کا علم بزرگ کامل ہے  
 ان کے نقص ہیں اور جو ان کے نقص ہیں وہ بیکہ بزرگ کامل اور روح

وہی ہے جس نے ان کو ان کی کمزوریوں سے محفوظ رکھا







[illegible]

فصلیه و امرنا از انصوح مشتم بر مفتاح



[illegible]



اور یہ کفر جو کہ جسے ما اور وقت بہت بڑا ہے سال سائل عذاب اور  
لایق کہ دافع من اللہ ذی المعارج - ہر شخص نہ آتا ہے اور عذاب من اللہ  
سفر کا بڑا درد ہے ابن ابی طیار علیہ السلام کو گوارا تھا - لیکن ہر شخص کو  
خواب امر المؤمنین علیہ السلام کی ظاہر نہیں - اگر وہ دراصل ایک عذاب ہے اور  
جو شکر و شکر سے تھا کہ درود حضرت علیہ السلام کا مشیت ہے - اول  
یہ بات معلوم ہو کہ نصیب فرشتہ الہی ہوتا ہے نہ انہی طرف آدمی کو نہیں جاتا  
وہ عفو قلم کا کہ یہ نہ لکھا کہ یہ نصیب خدا کا ہے نصیب آدمی کو نہیں  
اب نہیں کیا ہے - دو اس کے اس وقت کہ وہ وہی وہی ہے عفو قلم کا  
اور اس کے امارت و خلد سے وہی اور وہی ہے اور وہی ہے  
ہونا وہی ہے آپ نماز و روزہ و قیام و حج و عمرہ پر اطمینان ہو جائے کہ نہ  
م کو ہم نصیب ہے ہر شخص کو اور وہی ہے نہ بایں کہ ہر شخص کو نصیب ہے  
حج و عمرہ کا بلکہ وہی ہے جو نماز و روزہ و قیام و حج و عمرہ پر اطمینان ہو جائے کہ نہ  
کی اس کے کلمہ ہے ہر شخص کو اور وہی ہے کہ اس کے ہر شخص کو نصیب ہے کہ یہ کلمہ  
دوست کو ہے کہ اس کے ہر شخص کو نصیب ہے کہ ہر شخص کو نصیب ہے کہ ہر شخص کو نصیب ہے  
ہر شخص کو نصیب ہے کہ ہر شخص کو نصیب ہے کہ ہر شخص کو نصیب ہے کہ ہر شخص کو نصیب ہے  
ہر شخص کو نصیب ہے کہ ہر شخص کو نصیب ہے کہ ہر شخص کو نصیب ہے کہ ہر شخص کو نصیب ہے



[illegible]



در کبریا و ادب و زهد و سادگی و در رفتن مسلمانان و در کمال از خودی و سادگی  
 شایسته است و این صفات نفرت و دشمنی را بر سر خود آورده و بتدریج  
 دوستی و محبت را بدست می آید و خوف و ترس و شرم و خجالت و مسلمانان  
 در جانی که خوف و حشمت و عبادت و سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 یازدهن است و صفات و سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 بی سبب و بی جهت و بی دلیل و بی علت و بی سبب و بی جهت و بی دلیل و بی علت  
 جویندگان عالم نیستند - نه محبت و نه نفرت و نه محبت و نه نفرت و نه محبت و نه نفرت  
 و این سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 انسان است و این سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 نوادگان و سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 باعث شده و سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 و سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 غیر خودی و سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 و سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی و در کمال از خودی و سادگی  
 سادگی و زهد و سادگی و در کمال از خودی و سادگی و در کمال از خودی و سادگی







[illegible]



و غفر من كل نفس ضيعة فداها بر الأمان كره و قلبه مطمئن بالإيمان

و غفر من كل نفس ضيعة فداها بر الأمان كره و قلبه مطمئن بالإيمان

و غفر من كل نفس ضيعة فداها بر الأمان كره و قلبه مطمئن بالإيمان

و غفر من كل نفس ضيعة فداها بر الأمان كره و قلبه مطمئن بالإيمان

و غفر من كل نفس ضيعة فداها بر الأمان كره و قلبه مطمئن بالإيمان

و غفر من كل نفس ضيعة فداها بر الأمان كره و قلبه مطمئن بالإيمان



الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا ديارا من آلاءه البينات أوضح من البينات  
 بآثارها وأصغر من علوم حكمتها وانه البرهان والادلة نوره على نوره المتواتر  
 ونقاطها على رتبته المتزايدة لاداء الله وحده لا شريك له في القدر والقدرة  
 ولا ضير من الكمالات فكما حركات في الجود وباطلات من حجابها  
 برآءة السبيل في الجود وخلق عليها خلق الشهود والآيات من كرم الحمد في عالم الكون  
 ومنزل المحرور وأبطل أسباها وأزرق نفسها وقطع أنرا فلم يبرأ  
 ولم يحتر بافان ونحوها على عبدة الموتى بالمخبرات المستد والممكنات والبر  
 الخارج كبد في قصور السور والاصار في حب في المقطع عند النهاية  
 والرسول النبي والمبعوث في كافة البريات اية الله فيهم فأنهم الدنبار في الدنيا  
 وسيد الرسل في الدنيا وعادة الفاضلين وعزة العظمى شيئا على صوره  
 الله على كل سواهم لتقربوا في الطاعة وتبصر نواحي الزلل ويتجروا عن السباب  
 ويتفروا عن الوقام في الخطايا اية المؤمنين وسيد الفضل في المؤمنين في المكالم في العود  
 والمائر انظار في صورة تدر في نواحي الذنات ونظام في نواحي الساب والاداء  
 فقد قال عز من قائل في كتابه العزيز ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل  
 ما ياتكم من الله بل من آمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبي  
 لما على حبه في القرية واليا في الاما واليا في الاما واليا في الاما



وَأَقَامَ الْقُلُوبَ وَأَنَّى كُنْتُ وَالْمَقُورَ بَعْدَهُمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ إِذَا سَارُوا

لِقَوْلِهِ وَهِيَ الْمَسْرُوفَةُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

سین پر خورجین و انور پر جہنم اپنے ہونے مرق و منب کا طرف بھری کہیں خبر جانی نہیں  
بائے گھسین جو خدا پر اپنا لگے ہیں قیامت پر اپنا کہ علامہ اور تالیفین علیہم السلام  
میں بیان لکھتے ہیں کہ کما جہد اوسکا مکتبہ خود انور پر ماسکین ابن السبیل یا مسکین  
اور زنا پر پھر کہتے ہیں ہزار کو نام نہن اور زکات کو لوگ کہتے ہیں عہ پر اپنے دکان گھن  
والد پر سخت و زنت و سکر کے قریب چھپتے ہیں و ہر صفا و قین میں دوسرے شخص۔

مقدور یا پھر اس آیت میں کہ یسویہ نور و خبر جہان وہ لکھتے ہیں جو اپنا کہ میں اللہ پر  
میں ہے اپنا کہ با کمر نہیں اسکی تعریف کیا ہے کہ اسکا وجود تھا ہے۔ ابن کمال و  
ہر واقعہ میں کس فرق ہے۔ اور کہ کتب کفر میں۔ لفظی معنی ایمان کے لفظی کفر

سبب سے بے خبر کو ماننا اور وہاں ماننا ہوا اسکی جانب مخالف کا اصرار نہ  
اور وہ کہے اگر کوئی کسی ذہن یا قلب میں آئے اور اسکو نے نوزد و وزن پر کمال  
اور اسے مست کہتے ہیں۔ اور اگر کسی طرف زبان نہ ہو تو راجع طرف کا ظن اور مرجع

وہم کہتے ہیں۔ اور اگر الیقین ہو کہ اسکو خلد کما بعض خیال بھی ہو تو اسکو نصی  
ہے میں اسطریق مطابق واقع ہو اور اگر مطابق موقع ہو تو اسکو جہد کہے خبر کیا ہوا  
بے فتنہ ایمان کا صدق تو اسکا وہ کما حرب یا بیجا کہ وہ دیکھا گیا ہے

اور یقین ہو کہ وہ صحت میں اسکی باہم بظاہر صحت ہے اور



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



کے نام سے نہیں ہے بلکہ اس طرح نہیں ہے۔ جو فرما کہ قلم مائید ہے مال ہے ان ظن

میں لایا دماغن المستقین و ما لہم مشیات ما عملوا و حق ہم ما لہم فی البیت

انہی نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا ہے یا جو ہے۔ حرف مکرر ہے جو ہے کہ حق نہیں

۔ ابن ہے۔ اے کہنے سے دونوں کا براہین کا ظاہر ہے کہ ان اور جس بات پر ایک شخص

کا قول ہے اسے اور نہیں آگیا۔ بلکہ اس طرح کہ اور بھی نہیں ہیں جسے معلوم ہے

تو اس میں نہ صرف یہ ہے کہ حق ہے اور فدا ہے نہ تو وہ نہیں ہے جو حق ہے

بلکہ اس میں اور بھی ہے کہ حق ہے کہ یہاں وہ نہیں رہا ہے۔ اور یہ ہے کہ اس میں

نہایت ہے کہ ایمان ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے۔ اور یہ ہے

کہ جو جس اور دوسرے نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے

الظن ہے قلوبہم الايمان ولما دخل الايمان في قلوبهم وقلوبهم مطمئنون بالايمان

نہیں کہ طبع اللہ علی قلوبہم قلوبہم فی اللہ ہے وغیرہ جسے معلوم ہے کہ ایمان کا حق

ہے کہ یہی ہے کہ ایمان ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے اللہ

بے قلبی ہے دینک اس میں کہ مرید کو دین ہے کہ حق ہے کہ حق ہے

ایمان و دین کا حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے

ہاں اس سے مراد ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے

نہیں کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے

نہیں کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے

نہیں کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے کہ حق ہے



[illegible]



[illegible]



فلمع

دور افتد نفس کرے انبر سرور کا کہے درانی کند عمل ملک بھی آتا ہوتا  
رونگا دہر فدا نہی کہ نزدیک و لکھوت علیہم و لا مع یزین نہ ہوشا کہ فدا  
وہ عزت جو ہے۔ اسر امت میں ہر اقلید اور عہد و نون کو اگلا گند  
کو ہے۔ جو ایک مقام پر ہے یا ابا الذین امنوا استعینوا بالہ  
ارہ گفت کہ آیت ہو جو وصلی کہ نہ اسخاف کرو اور ان میں ہر اقلید  
میں ہو۔ علی غدا القیام اور ہر سببارفام میں خبی معلوم ہوتا ہے کہ اسکا  
اگلا خیر میں ہے۔ لیس جید اسر آیت کے رو کے آقا احارہم ما عرفوا ک  
صرف لفظ ہی قلبہ ایمان شہر۔ اور اسر آیت کے میں اسر میں ہر اقلید  
و باسوم اللہ و ما مع ہوشی حرف و در زبانی بھی ماننا تو اس علم و در اقلید  
ہوشی بالہ ہو ہے۔ بافر دہندہ جہیں عمل کو اسکا ہر خود و در اقلید  
آیتوں کے رو کے بالہ ہے جو اچھی جا آگئیں خبی عہد و ایمان کا مستفاد  
نہایت ہوتا ہے۔ اعلیٰ نہیب حق رہا ایمان نام ہے لفظ ہی میں اور اقلید  
الہ بہ خود ہے کہ عمل کے بغیر ایمان نہیں ہے۔ اور میل اردو و شہور کے م  
تو ہر اقلید جہیں ہر گستا اور اگر و خود رہا و جو ہر میں ہو گستا۔ شہد اگر کہ  
اعمال خیرت ہے مگر لو کے دلائل نفس اپنے ہر و ہر عالم کے و جو اور اقلید  
کا نہیں و لکھا عہد ہر ہے۔ اسکا طرح اگر کو کہ نفس دل سے فدا کو  
خبر ہمارک ہو اقلید جہیں رہا

تصنیف



ماہ فرست

محمد بن مسلم  
چنانچہ جب تک کہ میں نے سوال فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے تم کو کون سے نعمتیں عطا فرمائی ہیں  
حضرت نے فرمایا، شہادۃ ان لا الہ الا اللہ والی قرار مایا جہ منی  
استقرح القلوب من الصدق مدلت، فخر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شہادت  
اور جو کہ احکام طاعت کی طرف سے اس پر اور کھانا اور دگر اور اس کی اور اس  
صدقہ بھی دل میں شہر ہو۔ اور نہ وہ بھی کہ اس کی شہادت عمل میں ہے آئے قریب ان کے  
بھی رہا میں کہ آئے قریب، ہاں ایمان بپیر علی کے نہیں رکھتا اور علی بھی اس کا  
والد ہے اور قائم نہیں رہا ایمان بپیر علی کے۔ اس پر حد کے حکم عام پر ایمان  
ملا انوف اور اس دین اور صدق علی کے۔ مگر ان کا قیام و ثابت بپیر علی کے نہیں ہو سکتا  
بپیر علی کے نہیں ہو سکتا علی غور اور یہ عام ہر ایک کے اور اس  
عین کو یہ ہمارا کو عہد و ذر ہے اور جو کہ احکام اس کے نازل لاریں کہ بھی میں  
ملا علی کے مطابق کرنے کے کہ میں نہیں ہو سکتا اس کے ہر ایک کے اور اس کا  
در زمین نہیں ہے اگر نہ تو علی بھی خود نہا۔ پس علی نے نہا دل سے اس کی  
ملا ایمان اس کے دل میں ہے اور علی نے اس کی اپنی کی صدق ہے۔ پس کیا ایمان  
ملا مضمون میں اپنی خبر کی کہ دل میں ایمان ہو جائے تو علی خود رکھا۔ اور جو  
ملا عام ایمان بھی خود نہا ہوگا۔ مگر یہ کہ نہا خود ہر ایک کے مطابق ہو اس کے  
ملا شہادت میں اس کے من تو علی نے ایمان ہی دینا اگر علی اسے مقلد ہے لا  
ملا خبر خود میں نفس میں اس کے



حکم نہ خدایت نہ دیا اور نہ کو مطلوبی ۔ رہی خامی ہر اگر یہ معام  
ان دھن میں ہر وہ نام میں بہت شہدے شہد غاڑ کا معیت باغیہ  
کہ بنا کر تمام نام رکھتے لیکن وہ قوم اس کے درون میں ہے اور اب  
عمر طاقی نزل میں ان کے پیروں پر ۔ بلکہ اپنے خرمشک کی بھی اور میں وہ  
اور اس اور کا بیٹہ معلوم ہوتا ہے یہاں پر غیر نزل اور کے طوفان میں اس کا  
ہر وہ گھٹنے کے اس علم و اثر اور عام ایسا کیا کہ اس کے اس کے  
میں ۔ اور ان کی تعمیر کے بنا پر ان طوفان میں کر بھی حق میں صاف نہ خدایت  
افمن لھذا الی الحق احق ان شیع امن لا ھدی الا ان لھذا کیا کہ میں  
طوفان میں نہ ہے نہ اس میں رکھ کر اس کی ایک کیما نہ پانچ جو خود اور  
بنا جو اب اس کے یہ ایک نہ کی جا ۔ اور اس کے ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
الحق مع علی مع الحق مدد و معہ خدا دار حشر کے علم و نام اور علم  
میں جسے غیر کسی کی ہدایت کے یہ ایک باقی ہے اور نہ در غیر یہ اور  
س نہ ہا اور وہ حق کے یہ ایک نہ کی ہدایت بہ صدم نہ اور میں کا پیروں ایک  
اس کی جسے ایک نہ کی ہدایت جو ان کو سکھایا اور کہتے ہیں کہ اس علم میں یہ  
داخل میں ہا اور نہ علم صدم کے یہ ہدایت نہ کی اس کے یہ ایک نہ کی ہدایت  
میں میں ایک نہ کی ہدایت ۔ اور جب میں انعام نہ اور اس کی تمجید  
نزل میں اس کے ہر اور میں ایک نہ کی ہدایت ۔ اور اس کی ہدایت میں  
ایمان اس کے عمل کے







[illegible]



[illegible]



مانا تو بہ غدر اور ملک مسیح مسیح بنی ہوئی اور پوچھا جا ہیگا کہ تم نے خود کو کون سے نصیب کی  
پر فرض ہے کہ دل کے ایمان کا کل کرے نہ تعلیم کے درمیان بات کہ وہ  
رہا جائے۔ ان میں سبالتی۔ اتفاق ہو یا جدی۔ ہمسری کہ اگر وہ نہیں ہے  
ایمان نہ الہیہ جس کے خود کو ایمان نہ ہو سکے۔ فلسفہ دین کی ضرورت نہیں ہے  
نصیب کا کل کرنا کی ضرورت ہے۔ جب کسی جوئی کے جوتی دہکے ہیں نصیب بھی ہے  
وہ بے مافیہ ہے۔ اتنے یہ سب ضرور ہے کہ دل کے فتنوں کی ہوتی ہر ایک عقل  
نقلی۔ اگر کسی شخص کو عقلی دہکے اس کے زور سے نہیں کہہ سکتے۔ اور اگر نہ عقلی  
بہ مافیہ ہے۔ اگر اس کو یہ عقلی دہکے خود کے کلمے کے مابین ہوں یا ان  
مابین عقلی کلمے کے ہے ایمان نہ اپنے طرف سے صرف کیا ہو۔ عام کلمہ کہ وہ  
دین اور دین سند نہیں دے سکتی۔ اب ضرور ہے کہ ایمان نہ اپنے کو دینوں کا  
اگرچہ یہ غلط ہے کہ کسی باقائدہ دہکے کہنا ہو جسے بدین کیا جاوے کہ  
کہہ کر زوال کے ہو جائے تو نہ اپنے خود کو تو کہہ سکتا۔ دوسرے اپنے خوف کو  
اب جو یہ بات جو وہ تو فراموش کی کہ علم ہے کہ ہم نہیں نہیں تو خیر ایمان فخر کی طرح  
کہہ کر دولت آتا ہے نہ اس معنی میں کہ اگر کا بلند ہو لا اور اس وقت کا کہہ کر  
کہہ کر اللہ ہے۔ یا بلند فخر۔ اب ہر دین میں یہ کلمہ  
دین نہ دین کیا ہو کہ اس قسم کا جو وہ بدین ہے۔ مگر نہ دین کے  
نقلی یا بدین نقلی وہ



[illegible]



اور نہ کر کے اپنا اثر دے۔ مگر ہر کام میں ہر کام کے مابین کو دیکھتے تو  
جو اثر ہوتا ہے اگر غیر ضائع جو ہر اثر کے اوپر ہے اور نہ ہر اثر کے  
مکمل اثر پر ہوتا ہے اور نہ ہر اثر کے مکمل اثر پر ہوتا ہے اور نہ ہر اثر کے  
اس کے مادہ جو ایک درجہ اور نہ ہر اثر کے مکمل اثر پر ہوتا ہے اور نہ ہر اثر کے  
ضعیف و کھلے۔ ہر وہ چیز جو ضعیف و کھلے اور نہ ہر اثر کے مکمل اثر پر ہوتا ہے اور نہ ہر اثر کے  
سندھیم ایاتناں الافاق و النفس حقین انہ الحق عقرب مع انہ انان آتے  
اور خود انہوں نے نفسوں میں کھلے جسے کہتے ہیں کہ ہر کام میں ہر کام کے  
کہ عجیب و غریب اور ان کے تغیر و تبدل اور ان کی حالت کا ایک عجیب و غریب اثر ہے  
اور ان کے احوال خلق اور آفات و صحت سب پہل میں وجود خداوند کی۔

خداوند یہ ایمان رکھنا چاہیے کہ ہر چیز پر ہر چیز۔ ایسا فرق نہیں ہے درجہ ایمان میں  
بہ خود ہر چیز ایمان رکھنا چاہیے کہ ہر چیز پر ہر چیز۔ ایسا فرق نہیں ہے درجہ ایمان میں  
خاصہ صاف علیہ السلام سے ہر چیز پر ہر چیز۔ ایسا فرق نہیں ہے درجہ ایمان میں  
علی البر والصدق والمیقن والرضا والوفا والعلم والحلم ثم قسم ذلك من  
فمن حل فيه منه اسبوعا فمما مل محفل وقسم بعض الناس السبع وبعض السبعين  
السنة في رتبة اسبوع ثم قال وتخلوا على السبع السبعين وعلی السبع

تاریخ کے ہر کام میں ہر کام کے۔ اور نہ ہر اثر کے مکمل اثر پر ہوتا ہے اور نہ ہر اثر کے  
دیکھتے تو ہر کام میں ہر کام کے۔ اور نہ ہر اثر کے مکمل اثر پر ہوتا ہے اور نہ ہر اثر کے



[illegible]



این روح کی مجموعہ لائنیں جو اللہ یا غیر روحی مراد بیان ہوتی ہیں۔ نظام  
 کی یہ قسم ہر جملہ روح انسان کے جسم میں اویسے بکھری ہوئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے  
 کہ یہ انسان زندہ ہے اور روح انسان میں ایمان ہے جس میں ایمان ہے تو روح  
 زندہ ہے اور اگر ایمان نہیں رکھتا تو اس کے روح مردہ ہے۔ بلکہ لوں غیر روحانی ہے  
 مرنے کے بعد روح زندہ کی حالت ہے اور روح روح کے بعد ایمان زندہ کی  
 حالت ہے اگر روح انسان میں ہے تو اس کے لئے روزِ موت جب ایمان کی  
 پیمائش ہوگی۔ تو اس کے لئے حقیقت میں اللہ کی رحمت میں اس کے لئے  
 فیروزگی ہے اور اللہ کی رحمت میں ہے۔ لیکن اگر وہ ظاہر زندہ  
 ہے تو اس کے آثار غیر ایمان و یقین کو نہیں سمجھتا ہے تو وہ مردہ ہے بلکہ  
 یہ ظاہر و ازہم کلمۃ التقویٰ اس نقطہ سے معنی مراد نہیں ہے بلکہ مجموعہ ایمان و  
 اوروہ ظاہر۔ اور یہ ایمان و یقین درجہ خوف ورجا کا ہے نہ مجموعہ کلام  
 اور یہ خوف تمام خوفوں سے بڑا ہے کہ یہ دنیا کا خوف تو زائل ہے مگر  
 نہ زائل ہو سکتا ہے اور اس کے ازالہ کا کوئی ذریعہ نہیں ہے لیکن اس خوف میں  
 یہ ایمان کامل ہے اور جو شخص نفع و غیر نفع سے خوف ورجا کا  
 سو کہانہ کہ وہ خوف جہانم سے زائل ہو جائے۔ لیکن اس خوف میں  
 ہے اور خوف کا مقام نہ جانے کہ اور اگر اس کے آثار























طالطع منب الطع قائل الهوى زاهد الدنيا غيب في الآخرة محبوب ومكر  
ولطف الصغر ورفق الكبير وعلو الابل وبعو المرض وشيع الجنائز وخبه  
حرمة القرآن ونباح الوت وسبك الذهب امر بالمعروف ونه عن المنكر كنه  
بالجوع وشرب بالعطش وحركة بالادب وملازمة بالصحة وسعة بالرفق كراه  
الا الله ولا رجوع الا اليه ولا تغفل الا بالثناء والحمد ولا يتكبر الا  
مال الدنيا متغول بعير لفيه قاضع عن عبور غيره الصلوة قرعة عليه والصيام يما  
وهنة والصدقة عادته والشكر مركبه والعقل قائمه والنفس مزاجه والديانة  
والصبر منزله والليل والنهار ناس ماله والخفة ماواه والقرآن حديقته الذي  
والله جل ذكره مولاه



بسم الله الرحمن الرحيم

من أخذك بأمن شرعت لنا ديناً لا أصت فيه ولا عوج. وسهلت لنا شريعة فلم نجعل لنا  
 شكر كخرج. ومحدث لنا قواعد سمعة ومسالك وميثاق لمن سلك ونجح. وأوقت للمفسر سوط  
 رزقاً من العلم. واضتها بسج الأقيان فاستار بها الحق وانبلج. والصلوة على  
 نبيكم انقطع به من جوى الإسلام كل ظلمة ورجح. وارتعد به فرائص الكفر وتزلزل  
 ساميات البدع وانزعج. وانفتح به سبيل اليقين والفجر. وصعد الى ما لم يبلغ  
 لها استواء أحد من الأولين. وناحرج. وعلى ذرية الأطباء وعترته الأكرمين  
 الذين فتحوا كل ما أغلق ورنج. وخاضوا في تحصيل مرضات الله كل غار عباب  
 الحج وسعوا في تقويم ما قاود ولوسفك الحج. ولم يكثروا في إقامة مناجاة  
 الكرام بلغيت سواطير المصاب الى الودج. وازالوا شبه الباطل وسوا من الجهل  
 ما كان من مديد الأعوام وسواف الحج حتى سرى عرف الإيمان وشجع. وخالط  
 ما يقين بالروح واستخرج صلوة أبدية خالدة. وعارضة الى ذمى القبول صاعدة ما  
 استقر الورد بروح النسيم ونضر البستان بالوسمى وبهج. وتداخل الروح الجود اندج.  
 فقد قال غز من قائل في كتابه الذي لا يانبه الباطل من بين يديه ولا من خلفه

وَالْبَرَّانِ تَوَلَّوْا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْحَي (البربر آیت اور محمد)

معلوم ہو کہ ایمان کی خفیت کا ہے اور اسکے درجہ کے قدر میں اور ظاہر نظر سے نہ بھی

ایمان کا مقلوب انسان ہے مگر خفت ہے ایمان کو صرف قلب کے تلقین نہیں ہے بلکہ

امام اعظم علیہ السلام کے اس مکتوب کا ترجمہ ہے۔ لیکن اس کا اصل نسخہ موجود نہیں ہے۔

ملا

١٠٣٠



[illegible]



[illegible]



[illegible]



حکایت ہے جو عام گنہگاروں اور جن کے خدا ناما ضرر ہوئے اور نہ ہی وقت نزل علیکم  
 کتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکرهها ویستفروها فلا تقعدوا معهم حتی  
 یفوضوا حدیث عہدہ تم پر حکم کتاب میں نازل کیا جائے کہ جسے سنو اور  
 آیات خدا کی اطاعت کرنا پس اور اس کا استغناء کرتے ہو تو اس سے نہ پیروی  
 کرو اور نہ ہی اس سے داخل ہونے اور محض بیان کو منہ نہ کرنا ہے واما بینک  
 شیطان فلا تقعدوا الذکر مع القوم الظالمین اگر کوئی سب سے اس پر  
 پیروی نہ کرے تو یہ تو حق کا ساتھ نہ چھوڑے اور نہ ہی اس سے پیروی کرے  
 کہ میں سمجھوں ان قول فقہون حسنہ اولیٰ الذکر ہے اہل اللہ اور اللہ  
 رسول پاکؐ خوشتر ہے اور ان سے بدتر کو جوابت کو منہ نہ کرنا ہے اور جوابی تم کی  
 اور ان کے اتباع کرنا میں۔ یہی وہ کلمہ ہے جو خدا نے ہم پر لکھا ہے اور یہی عقل و  
 تدبیر ہے اور فلا یہ عن اللغو موعظون اور اذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه وقالوا  
 لا نعبدہ ولا نطاعہ واذ اوردوا باللغو واکراما یہ وہ ایسا ہے جو دل پر نہیں  
 ہے بلکہ یہ ہے۔ انکو پر نہیں یہ کیا ہے کہ وہ ان پر توں کی طرف نہ دیکھیں جس کے خدا نے  
 انہیں فرمایا ہے۔ دوسرا وہ کلمہ ہے اور نہ ہی منزل قیل للمؤمنین یغضوا عن اصباحہم  
 فرماں صیغہ افروہم اور یہ کلمہ ان کے دل پر انہی انکو نہ کہیں اور نہ ہی ان  
 کی حفاظت کرنا ہے۔ ان کو اللہ نے غرضتوں سے  
 اور دھن موعظ



اور کما حقہ کی بجائیں کرے کہ اگر اس میں دیکھو کہ - بعد آیت بر حسیں خدا  
ایک دوا کی شکل پر نظر کرے دیکھو اور اس میں جو ذکر حفظ فرمے  
حفظ فرمے - یہ جو روئے عالم نامہ ہے اس میں ان میں سے

اور دیکھو کہ مالک تترون ان لشجہ علیہم سمعکم ولا الصبار ولا علو  
تفکر کہ جو چیزیں ہیں جو ہر نماز میں پڑھنا چاہیے اور ان میں سے  
اور عبد بن عباس کہ اس میں ہے - بیان صلوٰۃ کے اور اس میں ہے -

ولا تحف ما ليس به علم ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان  
مخبر عن ربهم يومئذ  
اور یہ صلوٰۃ جمع و صلوات پر جو ہے - اور یہ بھی یا اے اللہ یا اے اللہ

الی الصلوة فاعملوا وجوهکم وادیکم الی المرافق وامنوا بربکم وامنوا  
الی الکعبین - اور یہ بھی فاذا صلیتم الذین کفروا فاضرب الرقاب  
اور اس میں یہ بھی ہے کہ دیکھو یہ بھی ہے

اللہ عزوجل اور یہ بھی لا عشی الاضواء انک لن تخرق الابرار  
کن تبلغ الجبال طولا اور یہ بھی واصد فی مشیک وانخفض  
ان انک الاصوات لصوت الحید اور یہ بھی طارک و باطل اور یہ بھی

لا صدق کہ جو ہے اور یہ بھی کہ جو ہے اور یہ بھی کہ جو ہے



وَجَلِّمُوا تَابًا يَكُونُ - جہرہ پر برفض کیجئے خدا کو سدا کرے اور اوستی  
 میں رات اور دن کو اس کی جانب میں جھکے تو فرما، یا اے اللہ انہیں امن و امان رکھو اور  
 اَعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَاَفْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ایک زلفیہ مع تمام اوزن و وزن جہرہ  
 میں میں۔ اور زیر انہی اور پانچ پر۔ جہرہ دو تمام میں فرما، اِنَّ الْمَسَاحِدَ لِلَّهِ تَعَالَى  
 مع اللہ احد اور نیز جہرہ ہر جو طارت و صفت فرض کی اور خواہ، ماکان اللہ للضعیف  
 کیا نکلی اِنَّ اللہَ بِالنَّاسِ لَعَرُوفٌ وَجَمُّ اس سے امت میں نماز کو ایمان کے قریب کا ہے  
 اور یہ فرض تمام اعضا کا ہے جن میں ہاتھ پاؤں۔ جہرہ دل۔ انگلیاں۔ سب کی ہاتھ  
 کی اس میں اور نماز میں خضوع کرے اور مائل الی اللہ ہو اور اخللے کلمے کے۔ یا نہ  
 اس میں اور فوت کیے عین میں۔ یا پانچ اس میں اور سب سے قید کیوں میں  
 یا بن اس میں جہرہ ذکر خدا کرے اور پانچ اور جہرہ کوثر ہے۔ ماکان اس میں  
 یا بن زبان کے اور کہنے۔ جہرہ اس میں نماز میں شہ کی طرف رخ نہانی  
 سرت میں اور جہرہ نماز خدا کے سامنے فاک ہے رکھی جا۔ یا اس میں  
 کہہ ماکے میں۔ یا بن اس میں اور کہہ شکر کہ وقت نماز میں مع جا  
 میں سرت میں اور کہہ کہ وقت پھر کلمہ دیکھا میں۔ عین تقاسم  
 یا بن اعضا پر نماز ہے۔ خوف نہ فرض فرما ہے کہ من لعلی اللہ عز وجل فظنا  
 یا ارجمہ سو دیکھ جا کہ جہرہ نماز میں عز وجل علیہا لعلی اللہ  
 تکملہ ایمان و



لے اللہ عزوجل ناقص الایمان اور نہ عرض میں ناقص ایمان اور نہ یہ  
نہ دیگر حال کنہ کے معنی اور حضرت علیؓ کا یہ حدیث ہے کہ ایمان  
انزلت سورۃ فممن من بقول ائیکم زادتم هذه ایمانا فاما الذین موافق اذین  
ایمانا وہم یبشرون واما الذین فی قلوبهم مرض فزادهم رجسا الی جہنم

اور نیز یہ ہے سخن ناقص علیؓ نبیؐ اہم بالحق انتم فتیۃ امنوا برتیم وزدنام  
تیر اور اگر کل ایمان ایک ہے تو اس میں زیادتی و نقصان نہ ہوتا تو ایک خود و اگر  
نقصیت نہ تھی اور ایک حال کنہ نہ ہوتا۔ لیکن اب نہیں ہے کہ ایمان کا کسب  
و زیادتی و نقصان کے حسب میں عقل ہوتے اور ولی سے ہر ایک درجہ میں بھی نقصان  
ایک ثابت کر رہا ہے۔ ہر ایک درجہ میں ہر ایک درجہ میں ہر ایک درجہ میں ہر ایک درجہ میں  
وہ یہود و نصاریٰ و مجوسی و غیرہ کے لیے ہے جس پر ہر ایک درجہ میں ہر ایک درجہ میں ہر ایک درجہ میں

میں زیادتی ہے کہ ان ملک فیل ماسوا و ان رت زرد ماسوا۔ اور نماز میں  
ایمان ہے کہ اگر کسی نے ایمان لیا تو یہ عورت ہے اور عورت کا اظہار جطوع نہ ضروری نہ ہے  
دل کی عورت میں نہیں ہوتا۔ کہ اگر عورت ہے تو عورت ہے نہ سب اس میں  
موجود ہیں۔ مادہ ان کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ مودمانہ اور کھلنا و صفت کرنا۔

وہ یہود و نصاریٰ و مجوسی و غیرہ کے لیے ہے جس پر ہر ایک درجہ میں ہر ایک درجہ میں ہر ایک درجہ میں  
ایمان ہے کہ اگر کسی نے ایمان لیا تو یہ عورت ہے اور عورت کا اظہار جطوع نہ ضروری نہ ہے  
دل کی عورت میں نہیں ہوتا۔ کہ اگر عورت ہے تو عورت ہے نہ سب اس میں  
موجود ہیں۔ مادہ ان کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ مودمانہ اور کھلنا و صفت کرنا۔







[illegible]



[illegible]



[illegible]



[illegible]



اور کئی تفصیل افکار کا طرف نشینی ہو کر نہ اس میں افکار تر کبھی نہیں اور نہ افکار حلیہ نہ افکار  
من اور نہ افکار خارجہ نزدیک اس میں ہے جسے اللہ واحد بنا دینا ہے۔ سہجہ حال  
اللہ اللہ کے غریب میں کہہ مرنے کے خاتمہ ہے۔ اور اس میں کہہ مرنے نہیں اور نہ ہی نہیں ہے۔  
اور اس کے حجاب جو حق پر مدح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی جانی نہ ہو  
وہ مرنے کے خاتمہ ہے اور سطح تمام جانت غریب کو الگ کر کے یہ بھی اس کا مہر ہے اور  
مہر غریبے ان پانچوں قطع کر دے۔ در سطح تمام جانت کے دونوں طرف ایک دوا ہے ایک  
نشینی میں۔ اور اس کا اشارہ ہے۔ انسانی روح بدن کا طرف اور سطح جانتے اس کا  
محبت الہیہ میں ایک ہے کہ ان پانچوں خیالات پر ہے۔ اور اس کے اہل میں اب مشرق میں  
اس طرح نشینی کے معنی میں کہ اس کے علیہ کا اعلیٰ اعلیٰ شکی اس میں نہیں اس کا  
میں مجبور رہا ہو گیا ہوں۔ نیز سطح تمام جو حضور نبی اکرم میں اور اس کے ظاہر کو  
میں دلی میں اس کے ظاہر کو ہے لیکن۔ شد و دوا زندہ کرنا۔ کہی کہ پیدا کرنا۔ قطع  
کردنا۔ کہی کہی کے معنی میں اس کے کل کو زندہ جان دینا اور اس کا وہ ان کا ظاہر کو  
لیکن جو در جانت کے غریب میں اس کے محبت الہیہ میں جانتے کے کو اس میں اس کے  
دوا ہے کہ اس کے اندر ان پانچ پر ہے۔ یا کہ معنی میں اس کے نفس میں ہے جانتا جانتا  
میں نہ نہ اس کے غریب میں اس کے اندر اس کے نفس و کیمیا و حرف کے میں  
اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر  
اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر  
اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر اس کے اندر

بسم الله الرحمن الرحيم







[illegible]



بسم الله الرحمن الرحيم

عَمَّا لَكَ اللَّهُمَّ عَلَى مَنَّاكَ الزَّائِدَةُ وَفَعْلِكَ الرَّوَاجِحُ، وَتَشْكُرُكَ عَلَى هَبَاكَ لِقَاكَ <sup>بِقُدْرَتِكَ</sup>  
 وَالْأَيْكِ الْفَوَائِحُ، قَدْ انْحَسَرَتْ عَنْكَ الْعَبْوَةُ الطَّوَامِحُ، وَغَجَزَتْ عَنْ لَيْسِلِ الْخَوَاصِ <sup>الْمَنَاحِ</sup>  
 وَالْجَوَارِحُ، فَلْيُطْفِئْ فِي كُلِّ رَاشِحٍ، وَكُرْمِكَ كُلِّ حَيْنٍ وَاضِحٍ، وَنَصِيئَةٍ عَلَى خَيْرٍ  
 مِنْ ضَمْنَةِ الضَّرَاحِ، وَشَمْلَةِ الْجَوَانِحِ الَّذِي كَانَ لِلْبَاسِ أَمَانًا مِنْ وَقْعِ الطَّوَامِحِ، وَ  
 وَدُرِّ الْفَوَاحِ، وَعَلَى آلِهِ الَّذِينَ هُمْ كَانُوا أَوْلَى الْعَطَايَا وَالْمَنَاحِ، وَبَادِيَا  
 شَوَاحِ الْأَنَافِ وَالْعِظَارِ قَبْلِ الْحَاجِ، سَيِّمَا عَلَى مَنْ إِذَا قَامَ بِسِفْرِ الْمَنَاسِحِ،  
 أَقَامَ عَلَى الْكَفْرِ بَوَاكِي وَنَوَاحِ، وَطَعَنَ كُلَّ ضَارِبٍ بِدَاحِ، بِلَدْنِهِ لِحَارِ السَّلَاحِ،  
 حَتَّى امْتَلَأَتْ بَدَمُ الْأَجَوَافِ الْأَوْدِيَةِ وَالْأَبَاحِ، صَلَوةً دَائِمَةً مَا بَرِحَ بَارِحُ،  
 وَسَفْحِ سَاحِ، وَصَعْرِ صَاعِقٍ وَصَاحِ صَاحِ، أَمَا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ فِي كِتَابِ.

المتزل على نبيه المرسل ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب

حب بیات معجوب حکیم از علی بن ابی طالب  
 جبرائیل بن ابی بکر ای ثابت بن ابی ذر ای اسرار ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر  
 حیرت کی حیرت و رفع پس سوگند ای اسرار کی رفت و رفع ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر  
 کہ باور می بخشد ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر  
 سماع شبر و سماع شبر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر  
 ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر ای خیر



حرف انوار مستعار الی ایک خبر الی خبر الی جو بات نہیں دیتی کہ ایک منٹ میں ہزاروں  
سویچ جالیے یا ایک سو الی الی جو ایک گھنٹہ میں شاید سو سو منٹ ہو جائیں تو وہ  
شکر فیما صرت ہو گی بعض حصے دیکھ لیں اور اسکی عظمت معلوم ہو سکتی ہے تو وہ  
رفع ہو سکتی۔ کہو کہ کسی نے دیکھا ہے کہ ایک خبر یا منٹ رہتا۔ اسی طرح  
اگر مکن ہو کہ ہم اپنے خود کی وقت دیکھ سکیں تو خود ہمارے وقت اسکی عظمت معلوم ہو سکتی  
حالہ کن اللہ عز و جل اس کے حواضر لازم ہیں ہر ایک اسکی بات بعض  
حیران رہیں۔ اسی گمان میں ہوں کہ جو اس کے معنی میں ہر ایک اسکی  
کی وقت میں دیکھ سکتا ہے وہ درجہ بہ درجہ اسکی عظمت معلوم ہو سکتا ہے۔ حالہ کن  
اسے اور بہت سے افسانے لایا کرتے ہیں کہ ایک بار جو چیر دیکھنے میں آئے اس  
خود اس کی جہنم اور جنت میں خواہ دور پر یا محراب میں ہو یا باغ میں جسے ہر ایک  
اور بہت سے افسانے لایا کرتے ہیں کہ ایک منٹ میں ہر ایک اسکی

دور پر یا جو چیر دیکھ سکتا ہے وہ درجہ بہ درجہ اسکی عظمت معلوم ہو سکتا ہے۔ حالہ کن  
اسے اور بہت سے افسانے لایا کرتے ہیں کہ ایک بار جو چیر دیکھنے میں آئے اس  
خود اس کی جہنم اور جنت میں خواہ دور پر یا محراب میں ہو یا باغ میں جسے ہر ایک  
اور بہت سے افسانے لایا کرتے ہیں کہ ایک منٹ میں ہر ایک اسکی  
دور پر یا جو چیر دیکھ سکتا ہے وہ درجہ بہ درجہ اسکی عظمت معلوم ہو سکتا ہے۔ حالہ کن  
اسے اور بہت سے افسانے لایا کرتے ہیں کہ ایک بار جو چیر دیکھنے میں آئے اس  
خود اس کی جہنم اور جنت میں خواہ دور پر یا محراب میں ہو یا باغ میں جسے ہر ایک  
اور بہت سے افسانے لایا کرتے ہیں کہ ایک منٹ میں ہر ایک اسکی







اور پھر کو کہنے کہ نام پر علی کی مقررہ خود کو نہیں کہتے تھے۔ اہل طاع اس وقت میں بھی  
 کو کہتے تھے اور کو نہیں دیکھتے تھے وہ انبیاء کے ہاں اس بار صلی علیہ وسلم یا انبیاء  
 دوسرے خداوند ہوا اور اسے جواب میں فرمایا کہ میں تو انی اور تم  
 بعد کو نہیں دیکھ سکتے۔ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر ان اس مقام تک نہ پہنچا  
 فامت دنیا میں فرمایا کہ زمانہ میں خدا دیکھیں اور پھر اس وقت میں۔ اس بار راز کا  
 یہ کہ اس خدا نے ان پر دیکھ کر ان کو انوار جل پر بھیج دیا اور ان کو انوار جل میں سے لیا  
 دیکھ کر بھی ان پر اس کا جواب ہے کہ ان کو انوار جل پر بھیج دیا اور ان کو انوار جل میں سے لیا  
 جس کی ہر کوئی مستغرق ہو کر رہ گیا اور وہ بھی ہر کوئی ہوا۔ اگر یہ بھی خود سارا  
 قائم رہا مگر یہ تھا کہ ان کی جلی کے سونے اور کافور بنا کر حال تھا کہ ان کی نفس کو  
 اور ان کی ہر کوئی علیہ السلام پر بھیج دیا اور ان کو انوار جل پر بھیج دیا اور ان کو انوار جل میں سے لیا  
 اور ان کے اذات ان انبیا اہل جب کو ان کے سفید ہونے کا  
 تو ان کے ہر کوئی اس کو اولیٰ مطلب ہے جو ان کو ان کے سفید ہونے کا اور ان کے سفید ہونے کا  
 ان کے ہر کوئی اس کو اولیٰ مطلب ہے جو ان کو ان کے سفید ہونے کا اور ان کے سفید ہونے کا

ان کے ہر کوئی اس کو اولیٰ مطلب ہے جو ان کو ان کے سفید ہونے کا اور ان کے سفید ہونے کا  
 ان کے ہر کوئی اس کو اولیٰ مطلب ہے جو ان کو ان کے سفید ہونے کا اور ان کے سفید ہونے کا  
 ان کے ہر کوئی اس کو اولیٰ مطلب ہے جو ان کو ان کے سفید ہونے کا اور ان کے سفید ہونے کا



[illegible]



حاتم کے دینے اور نیک نیت رہا۔ اور خوفِ اللہ کا ہم زبان نہ ہوئی۔ پھر شہید ہوا  
 فرشتے نے صورتِ انسانی آ کر اور عرض ہو کر جب تک فرشتے آئے ہزار ہزار ہزار  
 ہر وقت آسمان کے سارے صورتِ انسانی آئے اور ہر ایک ان کی اور اپنے زمانہ کی  
 اور عرض ہو کر۔ پھر پھر آسمان کے فرشتے آئے اور ہر ایک میں آ کر اور عرض ہو کر جس کا  
 جنات کے رہنے اور عرض کی خدا یا اے طاقتِ بہیم۔ پھر فرشتے آئے اور عرض ہو کر  
 اس کے زمانہ اور درجہ۔ پھر پھر آسمان کے فرشتے جب تک عظیم آ کر اور سخت اور عرض  
 حاتم کے رہا۔ پھر ایک کے ہاتھ میں آ کر کے ذرا خستہ اور حد آئیں اور ہر ایک میں  
 حاتم کے سب سے حد و سر۔ پھر خدا یا تو فرشتہ آ کر اس کا عرض ہو کر دیکھو۔ حاتم کے  
 بطاقت کے عرض کرنا اور دیکھو اب تو دیکھو کہ خبر ہے۔ میں ملک و آواز کے ہر وقت  
 جل جلالہ کے ہر وقت اور ہر وقت فرشتے آئے۔ اور وقت اور فرشتوں کے کہا۔ اے  
 میں سب کے ہر وقت دیکھو۔ اب جو دیکھو میں تو ہر وقت عرض ہو کر عرض ہو کر  
 میں حکم و نشان عطا کرنے میں آئے ہر وقت اور ہر وقت عرض ہو کر اور ہر وقت  
 حاتم کے ہر وقت خدا یا کہ ہم سب کے ہر وقت عرض ہو کر۔ خطاب ہو کر  
 اور ہر وقت فرشتے آئے اور ہر وقت میں ہر وقت اور ہر وقت خطاب ہو کر اور ہر وقت  
 دیکھو ان کے ہر وقت میں ہر وقت فرشتے آئے ہر وقت میں ہر وقت فرشتے آئے  
 ہر وقت میں ہر وقت فرشتے آئے ہر وقت میں ہر وقت فرشتے آئے ہر وقت میں ہر وقت فرشتے آئے



مسجد کبیرہ ص ۱۰۰



واهلک قومًا رب مکنته وابنه ورب معد بن خبت و عمر

در کتب معتبره که در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است











بسم الله الرحمن الرحيم

سجّاتك يا قدس يا سبحان وحانيك يا من فضله في شئ يلوح وسعدك  
يا من أسعد الملائكة والرُّوح وقدسك الأنبياء المكرمون من آدم وادريس  
يونس ونوح لا انت الا انت اليك يرجع كل شئ ويعود إليك ويرجع وصلاة ناصية  
راكبة على خير مغت ومذبح وفي الكف السموع ووجه عن لآل عبيد صفوح  
الى الهاسم محمد الذي منك خلق في اقطار العوالم يسفوح ووجه الناصع  
من اسارى حبيبه يسفوح وسلاما تاما على خلفائه الميامين <sup>الذين</sup> به اتضح امر الدين  
كل الموضوع <sup>والموضوع</sup> وهرقول له كل صفت جموح <sup>سما</sup> على من التواضع بيده <sup>بجميع</sup> الخلق يسفوح  
وخاس الاحقاد والزندقه مصرع مذبح كل معضل منه منحل وكل مخلوق  
منه مفتوح وراخذ بالعطاء دلوح صلى الله عليه وسلم ما تقابل  
الفاضل والمفضول والراجح والمرجوح وتغوت الحماة على الافئدة والوقاء  
على الاعضاء تسفوح اما بعد فقد قال الريم في الامام اللهم  
ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب لكن البر من امن بالله

اسم ربك من لفظ والله

من افردن به نبي - يفران

من افردن به نبي

عبد المولى







[illegible]

تیسری مثالیں بعد لفرق کا مفہوم بیان کی جانب اور یوں دیکھا گشتہ ہو کر خود  
 مریض صاحبہ گشتہ ہو گا۔ بعد ازاں صورت پریشانی اور نہ لکھا گشتہ ہو گا  
 کیفیت کین جرح وقت ایک واقعہ کا مضمون اور سبب آب حیات کو دین میں خود  
 زندہ ہو کر اس پر پہلی صورت پریشانی کیفیت ایک اور دین میں آجاتا ہے۔ جو ایک  
 نوکری ہو کر ایک مرد کو زندہ کر دے اور فردائے نکلن ہو اسکی کو فطرت میں  
 جو حق میں جو پیش دیکھائی دے ہو گا مرد کو زندہ کر کے اسکی علم میں مختلف صورتوں  
 کے بننا پناہ دو بارہ حیات دیکھ کر آنا اسکی علم میں ہے۔ اور آنت نہ راست میں  
 اور مریض کے گشتہ میں تقریباً اسے ظاہر ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ کین جرح میں  
 مریض۔ ایک مقام پر ہوا ہے اور کلا۔

بجی ہذا اللہ



[illegible][illegible]

در این حواله می باشد از آنکه ماهی و آفتاب و خورشید و غایب اعون و ما شاء الله ان اکون من  
الحا هلین نامه نموده از این استند که جاید بخون - رتق و عینکل نام به مکرر  
بسیار جوهر نمیده من موعود ملک رفیع کی جلا شد ز دنیا و در نه سب پرورش نشد  
ما که به - در در سب که است که خرد و سب که در در جبار حبس که در زندان و

[illegible]



زندگی نامه -

ملا و کس اسکی شبها تطبیق سازد که زبانه من بھر بھر بود - خود انکسرت به در که  
زندان به حبس نام امر المؤمنین بدین معنی در کتب مذکور است - سلام بر من و علی و  
زندان به اور با فراموشی که زبانه من بھر بھر بود - حدیث من به شکر - دانی  
ابو الویثبة الی رسول الله ص فی عرق فاطمة علیها السلام فنها جبریل عن ذبحه  
ذلك علیه فامر الزید بن جبریل ان یقتل فذبحه بعد یومین فلما طلع امر ان لا یاکلوا الا الله  
وان لا یلکوا عظامه ثم قال ان ابی یوسف حل فقیر الحی انت خلفتها وانت افنیها  
فانک قادر علی عاداتها فاحیها قال لا الا انت فاحیها الله وجعل منها  
برکة لابی الویثبة فامض فی مرضها فنامها اهل المدينة المبعوثه ونبأهم عن  
من عرف ابیها

المصیبه و اشعة ابن زید و حالها	و فی امرها اللطایف بن زید
و قد فحبت ثم استحرأها بها	و فضللها فبها هناك یزید
و انضج منها اللحم العظم و کلها	فکلها بالنار و هو هرید
فاحیها ذوالعرش و الله قادر	بصارت بحال ما نثار لعود

اور ایک اور مشہور حدیث ہے کہ  
و زکریا کن خواہد که خداوند  
فرج کند بود که



سب سے اعلیٰ کلمہ ہے۔ اور تمام مکان کو مرنے پر مجبور۔ اس کے آواز سے  
 غریب ہو رہا۔ مگر کلام کے اثر سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 تواتر ہے۔ اور اس کے کلام کے اثر سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے

(میں نے یہ کلام سنا ہے کہ اس کے اثر سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے

۲۱۳  
 نسخہ ج ۲

تم معین الی داخل المسجد و اضر بصدور الارض عند الخواب  
 اس کے اثر سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے  
 ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے ہر ذرا انسان بدن۔ جس کے آواز سے



مورثت ہے۔ اور میرا قصد اس دنیا سے دوری ہے۔ خدا امر المؤمنین ~~میں سے~~  
بر درود و سلام کہ اور نہ یا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ  
سید المرسلین والک علی وصی محمد سید الوصیین وانا سام بن نوح بہ ہمد  
حافظ بن ابی نعیم نے صنف کمرے اور ان کی صورتیں انہی فرما دی ہیں کہ ان کے بارے میں  
جملہ اول صنف میں مندرج ہے۔ جو بنی ہاشم کی ارفع جائے ہیں اب ابی صنف  
میں کے کو سورہ میں ہے۔ حضرت سام نے ایک سہارے پر اور فتح مکہ کے بعد  
امر المؤمنین کو سلام کیا۔ اور انے تاروت میں طرانی ہے۔ صبح و انصت  
الارض طر فی بنی اسرائیل عود کرار۔ یہ واقعہ دیکھ کر تمام المؤمنین جو حاضر و کبریا  
رہا کرتے ان الدین عند اللہ کلام۔ اور جو بنی اسرائیل کے  
انہی وقت کے ایک قوم ام فروہ کا بھی ہے کہ بنی اسرائیل کے بعض ہاشم کا میں  
نفس ابیہ رو عن علی بن ابی حمزہ عن محمد بن عطاء عن سلمان الفدسی قال ان امراة  
من الدلفیہ قال لہا ام فروہ تخص علی کنت بہ ابیہ وکنت علی بنو علی مقلعہ  
ابیکر فاحضرہ واستنابہا فانت علیہ فقال ما عدوہ اللہ تمضین علی فرقہ حاجہ جمیع  
علیہ اسلمون فامروک فی المشرق اما انہ الامام قال فمن انما قلت امیر کوکب  
ووکب فاداکر کوکب

المختصر ان سلمان

فانہ



اختار الله لوزارته ثانياً فذكر فكر فقال في نفسه وعلينهم أمة سود ما رواه  
 وكانوا بابائنا يرتضون ومكانها كانت أماً حافاً فاسم السمار الدنيا والثالثة  
 والارابعة والخامسة والسادسة والابن فبقر ابو بكر لا يجير جواباً ثم قال اسمها عند الله خلق  
 قالت رضاء بنسب اني تعلمن على نفسك فقال يا بعدد الله لئن لم يكن اسم السمار واداء  
 قتلتك قالت ابا بقلل تهديني والله ما بالي ان يجر نفسي على غيري مثلك ولكن اخبرك  
 اما السمار الدنيا اعلول والثانية راجول - وان كنت سحوقم - اراية ذيول والكل  
 ماين ولسا دته ماجير وات به ايوث - فقير ابو بكر ومن موته تحزين فقال راءا  
 ما تقول مني على قالت وما على ان اقول في امام الائمة كوصي الاحباء من سرق ثوباً  
 الا صر والشا ومن لا تسبح التوحيد الا بحقيقة موفقة ولا تك تكنت واسميت ولعبت  
 ونب قال ابو بكر افعلوا - فقد ارتدت فقلت كان على في ضيقة له لو ادرك الله  
 فلما قدم فوجدت ام فروة فخرج الى قبره واذا عند قبره اربعة طيور بين ساقير اخم  
 في مقار كل واحد حبه رمان وعنه نخل في فرجة والقبر فلما نظر الطيور الى على عليه السلام  
 رفرقن وقرقرن فاجابن كل بعبع شبيه كلامهن وقالن انك شاركة ووقفت  
 على قبره وسد به السمار وقال ابو الفوارس له الموت ما بين في المطامع الدار  
 على قبره وسد به السمار وقال ابو الفوارس له الموت ما بين في المطامع الدار

امام محمد بن ادریس

فقد







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسمان فالق الاصباح، ويا عشتار ويا رواح، ويا عيل الغدق والرواح، ويا شمس المعصرا  
 يا رياح، لك الحمد حمد لا ينفد، ولك الشكر شكر لا ينقص، ولك الثغر الشاغر  
 والمجد الضارع، وكرم عام، وفضل تام، وسب جبار، وعطاء سار، ماله ولا  
 وبراج، وفضلوة على ذي الجود والسماح، والمكاريم الجلية والشرف القراع  
 السني الاتي، والرسول العربي الذي اوضح سبل العرفان تمام الايضاح، و  
 افصح عن الحق حق الاضراح، وعلى الاكرمين مبر الفساد ومحبي الصلاح  
 سيملى السند الجراح، السائر صبه في الاكتاف والنواح، مبطوط الراح  
 خافض الجناح، مولانا امير المؤمنين، سيد الاولياء المتيامين الذي استللا  
 له كل جراح، وخضع له من اناه للنزال والكفاح، وذل لبضه الصفا  
 وعواسله الرياح، كل قاطن البوادي وساكني البطاح، صلوة متصلة ما  
 اتصل التور بالمصباح، وقام المؤمن محي على الفلاح، اقامت  
 فقد قال غر من قائل كين الـ لَوْ اَوْ اَوْ هَلْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

سورة التور يا الله

سورة التور يا الله

فداه اور قبا

هذا التور

سورة التور



عند کیا۔ اور صبر کرنا تو سب سے پہلے ضروری ہے اور جب تک وقت بہرہ نہیں جاتا  
 نہیں اور بہرہ نقصان۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگر آدمی کو معلوم ہو کہ اس کی زندگی کا  
 زمانہ نہیں۔ لیکن صبر نہ کرے اور عادت بد وضع جس سے قیامت کے آگے کھینچے ہو تو  
 وہ مہلک ترین ہے۔ مگر یہ ممکن اور جسیدہ ہے۔ مع ایک وقت میں کی خبر کو زبردستی  
 کر دیتے ہیں اور پھر دو وقت میں اس کا نہ صرف صورت اعلیٰ نہ پاتے ہیں۔ بلکہ  
 ساتھ ساتھ اس کی حالت اور چنے کی طرف جو کٹ جاتا ہے اور درجہ بڑھتا ہے  
 جو رہنمائی اور گمراہی کے مھوکی راستے میں لے جاتا ہے اور طرف چنی جاتی ہے  
 مگر جب کدھر سے یہ ممکن ہے خود اس کے نامعلوم ہو گیا۔ کیا اس کی حالت کو مبرا  
 حالت سے بھی کم ہے؟ عبادت بابت۔

مگر نفس گفٹ تھا کہ جس کی عادت میں عادت بد وضع میں لے جاتا ہے اور  
 یہ ممکن ہے شد۔ ذرا دیر میں یہ کفر بنا۔ آدمی کو مسئلہ نہیں کہ وہ مہلک ہو گیا اور  
 نہ ملک کیا اور اس کا وقت کے گزرنے کا کہ وہ دن کا فرق نہ کرے اور اس کے افکار  
 میں خوار میں ملے کہ اس کا نام نہ لے  
 کفر نہ ہو کہ







گر خیال آنکے دل میں راسخ نہ تھا تو کون کا بابت انکو آخر غور پسند نہ ہو سکتا  
رکھی۔ اگرچہ وہ نا حاضر طوفان کے کین نہ ہو۔ اور اگر بالفرض بھی کئی طائر قافان کی طرح  
طاہر بنی سبز ترے تو باقی اور خفا کو چھوڑ کر گزرتا کرتا رہتا۔ یہ خیال قیامت ہے  
وہ کوئی نہ نہیں خلیق کے روک نہ پاس۔

دوسرے ہم ان کے جہان انہی غور پسند کا منہ ہے اور طوفان کی اور سیلی کا  
ایک خاص خاصہ ہے۔ کہی کھنکھناتی جاتا رہتا ہے اس کے کام اور بار بار کھنکھاتی  
سندھیں ہر خیال قیامت کے دل میں یہ شکر بھی پیدا کی اور گزرتا رہتا ہے  
صاف کے نہ جانے۔ کہی صنف کا مکر ہے۔ کہی گزرتا رہتا ہے وہ غبار  
تیرے ہم ان کے ثابت ہے لعل بھی واقع ہے اس میں سے نہیں جاتا اور جو کہ  
پس آجکل ہے اور انے ہاتھ کے ہے۔ لیکن ہر خیال سندھ قیامت ہے جو اگر  
گرنے اور مال خدا کو بدوہ مفید نہ رکھے پر مجبور رہتا ہے۔ اگر خیال آج اور کھو جائے۔

نور کی کو ایک سیدھے کی کہیں نہ کہے۔ اور اس کے کو کھنکھاتی رہتا ہے۔ وہ غبار و غبار  
جو ہے افق ان کے  
ماہر جانے ہے



زادہ روز مہر بن عام امور کا جو دنیا میں لگا۔ نو فوراً اس کا نفس رکھ جائے اور  
ایسے امور کا کرنا جس سے جو اس کے اخلاق کو بریا کرے یا بزرگوار ہے۔ پس اگر خدا کی نصیحت  
نہی تو کچھ کام کو کہ جب اخلاق دیکھا دیتا۔

نوح علیہ السلام امور اخوت کے اس وقت کے مسند کی خوبی دنیا میں امور میں عمل  
کمال حاصل کرنے میں رہتا ہے۔ اور اس امور میں مرکز کی عاقبت کو مستقیم رہتا ہے  
اور آج دنیا میں جعفر علیہ السلام کے برابر انسانی اصلاح اخلاق میں وہ مسند کا  
مسند کا نتیجہ ہے اور اگر اس مسند کے سرور کا عام اول روز کے دنیا والی دنیا کے سامنے  
پیش کرنا تو اجتہاد اس زمین کے رزق کا دارالامان کا کہیں جیسے بھی ملت۔ یہ ایک ایک ہے کہ

کہا جاتا ہے کہ اس کے اثر کا فائدہ دیکھ کر کہہ سکتے ہیں۔  
یہ اخوت کا نام دہے کہ خالق عالم نے جب مذکور صفت کیا اور یہ فرما دیا  
میں نے غصہ عیب نہیں پیدا کیا ہے کہ عیب کی عیب پیدا کیا ہے۔ ماحولیت اچھی  
واللہ اعلم بالصواب اور اس عیب کے معنی ہیں۔ اور کہ احکام میں کہ مشق کے تو لازم  
اور اگر اس امر کے معنی ہیں کہ جو ان احکام کے مطابق عمل کرے اور  
ان کے خلاف نہ کرے۔

فہمست کے نام سے  
تفصیل

دعا



از قدر مقدر الی قاتل کے لئے ورنہ وہ عدل نہ بنایا جائے اور کو عدل ان بنایا ہے  
نہ اور سر روزگار مقرر نہ ہو اور ہر جا۔

نہانی اور پشیمانی کو شرف ہے کہ وہ دنیا میں ضعیف یونین نہ رہے وید یا نہ ہو اس کا جواب ہے کہ ہر مرد  
مردنی مرد ہونے والا ہے اور اس کی شان کے مطابق ہونا چاہئے۔ اگر ایک شخص کو  
ایک روپہ یا ایک پیسہ نام میں سے نو ترز اس کی شان کے موافق نہ سمجھا جائے  
عقلہ اس کی مذمت کرے گا۔ اسی طرح اگر وہ ان کی حکم کی مخالفت میں ہوتا ہے  
کمی کو مارے تو انہیں اور کوئی بھی عزت نہیں ملے گی اور اس کی مخالفت یا زبردستی کوئی  
مصلح ہے اور اس کی مخالفت کے اور نتائج کہ تو نے نہ جانیں۔ اور یہ بھی مخالفت نہ کرنا  
ہے۔ علیٰ حد الفاسد خدائے اعلیٰ کی اہمیت یا اس کی مخالفت کی خواہش  
ہی اس کی شان کے موافق ہونی چاہئے۔ از سبب دنیا فانی اور غیر برقرار ہے اور  
وہ اس قید میں خدائے اعلیٰ کی اہمیت کا مدبر یا مخالفت کے عوض ہوسکتا ہے۔ کوئی خد  
ابیر اور دائم ہے پس جو ان میں یا زار اس طرف سے ہو جائے وہ بھی ابرور دائم ہونی  
چاہئے تاکہ اس کی شان کے موافق ہو۔

انہی افراد اور ایک جواب

ابرور دائم نہیں







ان ن من کے خط سے جو ایک دیکھتے ہیں اور خط کی صفت کی باہر ہر ایک کے ذریعہ  
ان ن معلوم ہوتا ہے کہ خطوں کے ساتھ جس کے اور دوسرے اندہ ہاں کے ساتھ ہوتا ہے  
اور اس پر اضافہ کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد کہ اور اضافہ کرتے ہیں جس کے علو و سفلیہ  
اور میں نے بتا دیا میں نے۔ اگر یہ خط غور سے دیکھ دینی کر عالم سنا کوئی  
فن بیانات جو جی میں دیکھ رہے ہیں کہ یہ خط اور یہ خط جابجائی کے ہیں  
یہ خط ان کے ساتھ ہے جس کے ان ن کے ساتھ ہے۔ جیسے کہ اس کے  
مختلفات باب بطریق باوریات اور اب تک تو ہر جانب ان کو باوریات  
اور یہ حالت ان کے خدمت میں نہیں ہوتی۔ اس کے میں میں مختلفات و فضائل  
و فضائل جو حکم مانے اور اس پر دل ہے۔ بانی کا قانع ہونا ہر اس کے بھی واضح ہے  
ہر شے جو اشیاء و زراعت میں ہر شے کا نام ہے۔ ہر شے کے نام  
حایت ہے۔ ان کے بھی طبع و غیر میں ہر شے کے ہر شے کی نشانی ہے۔  
باوریات و باوریات۔ باوریات۔ باوریات۔ باوریات۔ باوریات۔  
دوسرے ان کے جو دیکھتے ہیں اور اس پر دل ہے۔ اور اس کے  
نہیں و نہایت میں نہیں۔ کہ اس کے ساتھ ہے۔  
ان ن کے ساتھ ہے۔

ساتویں



مجموع میں اور کئی نام اور ظاہر اور اس صنف کے باقیات پر ترجمہ میں ہے  
انہوں میں بہر خود یا از خود اور بی بی کیانہ از بی بی یا صرف از بی بی  
اور بی بی ہے۔ یا صرف اور بی بی از بی بی ہے۔ جنہیں دونوں باتیں باہر عالمی ہیں  
مگر از بی بی و از خود و از بی بی اور کو نہیں۔ اور جنہیں دونوں  
نہیں باہر عالمی وہ ثابت و معلوم و حقیقت میں کہ از بی بی اور نہ اور۔ اور  
جنہیں صرف از بی بی و از بی بی و از بی بی کہ غیر ہر عالم میں نہیں کہ وہ  
جوئے از بی بی وہ اور عذر ہے۔ اور وہ جس کے میں قدم یا پا ہے وہ قطعاً  
باہر عالمی قسم از بی بی اور بی بی جانی ہے صرف از بی بی ہے۔ و چون  
ان میں (یا معلوم) کہ مجموعہ را ان ان اور معلوم کہ انہیں  
کے یکگزشت بہت رکھتے ہیں اور یہ باہر عالمی کے افتخار ہیں۔  
تو ہی عالم علم نفسیہ عالم فعل کے از بی بی اور وہ ان کی عالم علم ہے  
مختلف و غیر معلوم نہ ان کے کہ از بی بی و بی بی عالم قدس و عاقل موجود کے نہیں  
نہیں از بی بی ہے۔ و چون از بی بی و از بی بی ہے۔  
نہیں از بی بی اور وہ۔ اور وہ علم ان ان کے  
اور وہ علم ان ان کے

تو ہی عالم علم  
مختلف و غیر معلوم  
نہیں از بی بی اور وہ







حسب معلوم نما ہے اور یہی تھا اس بات کا ہر دو کا عام غرض قطع قطع معلوم کرنا  
ان کو اپنے انفس کا۔ اور اگر وہ اس کی شواہد و خدائے برکت پر ایمان لائے  
اور کوئی بات میں نظر کیا معلوم نہیں رہا کہ جس کو کھرا یا غلط سمجھنا  
نہو اس کے لیے معلوم رہا تھا حالانکہ خدائے ارکاء معلوم کو اس طرح رہنمائی  
نہو معلوم ہوا کہ معلوم کیا گیا تھا جس کو قطع قطع معلوم کی  
نہایت ہو گئی۔ اور جب اس کے قطع قطع ثابت ہو تو وہ انہما  
میں اپنے افضل تر ہونے کو نہ صرف حاصل کی قطع کا قول اختیار کیا ہے  
یہ دیکھ کر انہما کا قطع کا بھی قائل ہو گیا۔

دو بار یہ ہر دو نے قطع فرمایا ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آل ابراہیم و آل عمران علیہ  
السلامین سے خدائے قطع قطع و آل ابراہیم و آل عمران کو عام عام برکت  
اور تمام عام میں ہر دو نے قطع میں قطع اور اس کے قطع ہو گیا۔

تیسرے بار جب ہر دو نے قطع قطع و آل ابراہیم و آل عمران علیہ السلام  
اور علیہ السلام میں ہر دو نے قطع قطع اور اس کے قطع ہو گیا۔

چوتھے بار جب ہر دو نے قطع قطع و آل ابراہیم و آل عمران علیہ السلام  
اور علیہ السلام میں ہر دو نے قطع قطع اور اس کے قطع ہو گیا۔



[illegible]



الحمد لله الذي جعل لنا ولا ما يشاء غيره فاشتبه منه ما أراد وصحى فيه ما شاء  
وتسبحه وفطر حكيمته التي تحت عن دركها الأفكار وقصده ذو بلوغ نهايتها <sup>السلام</sup> الأوائل  
ما تنخفض من كواثر الدهر وشمخه وودت الارضين بآيات الجبال حتى رسي فيها  
اصولها ورسخه والصلوة على بعثته الذي طهر قلبه عن كل دنس ووسخ <sup>فصله</sup> وسخ.

عن جميع من ياتي وعلى قدر من التقصير زمانه وانسلخ وعلى الاطاب من ذرته  
التي منها على راس الاسلام وبذخ سيماء على الوصي المطلق والخليفة المعبر عنه  
بالحق امير المؤمنين على الذي ابطال حيل الجور وفسخ وغسل ماء اصلية كل  
انتخب والسبع صلوة متقبلة مطبقة محكمة متقنة ما باض طير وفرخ و

صاح صاح وصرخ اما بعد فقد قال الله الحكيم في كتابه ليس التران  
تولوا اوجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من امن بالله واليوم الآخر

بعد از آنکه از قدرت و داناتی هر یک معلوم گشتا ضرورتی نداشت که

مستحقان فدا بے ادراک و کمربند بے بین سر یارین کاشمیر درے - قرآن مجید پر مشتمل

عمر بن جابر بن قيس - اوسطی دور

...میں سے ...

سازم

...





در بیدارفتن من من الله وادبته آیمون کو خدا را محکم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہے اور  
وہاں پہلے پہلے ہیں۔ اور وہاں پہلے پہلے کے ساتھ ساتھ جنت میں پہلے پہلے ہیں اور  
بہر روز تیار ہوا کہ جس نے اس کی فکر نہیں کیا ہے اس کی جنت ہے کہ نہ روز تیار کیے جاسکتے  
ہیں۔ علی بن ابی طالب اس نے اسی کو دیکھا کہ دن کا اعلان بھی اونی حکمران اور اس کا ملک  
کے ذریعے سے اس کے خط و غیرہ کو دیکھا کہ جو جمع ان کے اصل ملک میں آجاء و مسکن کیے ہیں۔ اس  
کا صاف کہ در پہلے دنیا و ساز و سامان کی فکر ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال وہ در کار میں  
کدام روز تیار کی جنت نہیں ہے۔ گاڑی گزروں کی ضرورت نہیں ہے مصاحبین و خدام کی جنت  
نہیں ہے۔ مال و زر و دان کی شمار میں نہیں ہے کہ وہ یہ بھی نہ کرے جو اس کے ہوتے  
بلکہ یہ بہر حال وہ کہ نہیں ہے بلکہ یہ بھی۔ یہی کہ وہ نہ تیار کے آفتاب کی شعاع میں گھر کر  
سرا کہ یہ بھی۔ مصاحب و خدام کے عوض یہ ہوگا کہ کفر المومن انہی واقف و  
ابید و صاحب جنت و دنیا بہر حال یہاں کیا ہوگا بنائے ان کے اور وہ بھی  
مان یا اس کے اور وہ فرار سے ہو کر دیکھتے ہوتے۔ عموماً شمار ہوگا و تیار ہوا  
مسیر اس کے اور وہ بھی ہے اس کے اور وہ بھی ہے کہ وہ ان کے اور وہ بھی ہے  
المشرب و غیرہ اس کے اور وہ بھی ہے۔



کوہ دریا کا نام نہیں۔ نذر زکریا کی اعمال خستہ نہیں جتنی کہ نیک اعمال کے لیے برکت  
اور نوبت عبادت کی محبت و ملا محمد و آل محمد صلوٰۃ علیہم وسلم کے قریب  
اعلیٰ رتبت حاضر ہوئے۔ اس روئے کے اندر کی دھرم دھام سب شجر اور پتے کو  
رکھ دو رہا۔ **تَفْخُ فِي الْقَوَاصِقِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْأَمْشَارِ**  
**اللَّهُ تَفْخُ فِي أَخَوَيْهِ فَاذَاهُمْ قَامَ مَظْهَرٌ** دیکھو دریا کے زور و  
دھرم کا یہ بھی نہیں۔ تو بنی ہند کی ساری سرزمین اس کے لیے ہے۔ اس کے لیے  
دیار کی آمد کے وقت جو نفار و کجیا با جو لوہے کی صورت میں  
سے ہر اور زمین کو کی تمام اندر آسمان و زمین ایک عجیب سی جگہ جیسی ہے۔ اس کے

[illegible]

عبد السلام



















حضرت فرمایا مرفع صوته بقیاد الایمان علی الشیاطین علی منکبہ فیض  
باغنا فہما علی حدیث حقہ عملت اور پھر جواب دیا کہ میں نے کچھ تو یہ  
کہیں جواب دیا اور کچھ اور نہیں ہے۔ یہ وہ کلمہ ہے جو زکوٰۃ خواتین کا گواہ ہے  
تھے۔ پس دوسرے جواب میں زکوٰۃ خواتین کی قسم دہی میں نے جواب دیا اور یہ کلمہ  
انہی میں سے کچھ تھا واما من منع زکوٰۃ العیالات فمطلقۃ اللہ تعالیٰ بان منقل من  
نواب علی الارض فی المختار بل نے بعض الاخبار نے تعلق نقل و اجابا  
من قرأ بطلقات الارضی بعد فلا یقدر علی فیض بہ المال لک و لہا من  
منع زکوٰۃ الفقیر فیما مر لہا مسجناہ یا حضارہا فتخص فیما سار جہم فتکوی  
لہا جہمہ الخ الخی اعرض لہا اولاً عن الفقیر ثم لکوی لہا جنبہ الذی  
اعرض لہا ثانیاً عن مستحقہا ثم لکوی لہا خیر الخ الذی ہوا شہد و شہد  
اعراضہ عن الفقر آدم و آوہ۔ (من شاہ الاسلام) قال صاحب الادارہ ومنہم من یأمر  
فیرہ و لہا نان من نار و مواتہا کان فی الدنیا بدو ان سبب ان و لہا غیبہ  
ان ان تو ومنہم من یأمر ان نہ مخرج من قفارہ و مواتہا کان لہا ان سبب انہ  
وقال الفیاض فی خبر الاخبار ان الارض الخ و ہو متوقف علیہ الخ لا فی  
و حارۃ الشرف

رضی اللہ



[illegible]







بسم الله الرحمن الرحيم

غفر لك اللهم على ما تباع نعمك العوائد وتعالى عوارفك الزوائد وكففت لك  
 والشدايد وتفرج بك الهوم القواطع كالمطهر كالمطهر الحاديد فيا من انت  
 كل راسد وجميع كل ناموس وجميع عائد صل على حبیب الله ارسله  
 لنبی الفوائد وبسط الموائد صلوات عاقبة نائمة مارجية صلوات  
 مشقة زاهرة كالدرا الفرائد وجميعها شامله كامله كما سعة في شدة القوم  
 وتكمل العفائد وعلى آل العزلا ماجد شيا على صمد الذي هدانا لهذا الى الحق كل نالنا  
 حائد وما مل عن الناهج القويم صائد والعز كل حاسد له وهالك عليه رائد  
**وبعد** فقد انت الله في نعمك كبر وفضل خطا بك البر ان تولوا وجوب

اسر آیت سر فیض بیان اور اور نماز کے لئے یہی ہے کہ اس کے برعکس ہوتا ہے  
 بریں داخل ہے۔ اس میں کہ اس کے مجموعہ لہذا خواہ وہ کون بھی نہ ہو بلکہ کہ وہ  
 وجود کے تقریبی ہو، خود حضور آدمیوں کے جیسے دماغ نے اسے قبول نہیں کیا تھا اس لئے  
 نہ تھا اس میں کہ اس کے خلاف اس کے متافوت میں۔ ورنہ خود خود عوام و صابانہ کے وجود  
 کے ساتھ میں۔ عقد اول و ثانی و ثالث بیان ہے اس عقود کا وجود مانع نہیں علی  
 خدا القیاس بخیرین جس وجود روح کو اس کے فائد میں اور کچھ نہیں کہ اس کے  
 ایک روحانی ہے تو اس کے لئے۔



انکوئی محو نشین ہے۔ پس گویا محو ہوا محو کی ہی مہندی ہو چاہئے اور یہ محو گویا  
حادثہ نہیں ہے۔ عذرا ایک باعتبار قدرت پروردگار عالم کا قزو معلوم ہوتا ہے  
اور ایسے مخلوق کا نفس کیا ہو جو نفس روح پر اور اسے جسم بالکل نفس نہ ہو۔ تو گویا  
عقل صمد نہیں اتنی ہر ممکن نہیں۔ ایک یہاں مخلوقات میں جو چیز ہو جو عذرا  
جسم ہوگی۔ باصرف روح۔ یا جسم باربع۔ اور جسم باربع یا جسم محو کی ہوگی  
غیر محو کی۔ ہم دیکھتے ہیں خداوند تعالیٰ جسم پروردگار کے میں جو محو جسم میں  
وہ نفس روح کو کہہ کر نفس نہیں ہے جسے عبادت اور ایسے جسم پیدا کر کے نہیں نہیں روح  
نمودہ جسے پیدا کیا۔ پس مہندی پروردگار ایسی روح بھی پیدا کرے جو عذرا جسم ہو  
جس طرح ایسے جسم پیدا کرے میں جو عذرا روح میں اور اگر اسے نہ ہو تو اس کی قدرت  
ہو نقصان ثابت ہوگی اور صرف جسم یا جسم باربع تو پیدا کر سکتا تھا اور پیدا کیا مگر  
روح یا جسم نہیں پیدا کر سکتا۔ حالانکہ اس کی قدرت عام نام ہے۔ اور اگر ایسی نہ ہو  
عقل تصور کر کے اسے نہیں سمجھ سکتی اور پیدا نہ کی ہو۔ جسے قسم کے اختیار اور قدرت  
وہ خداوند تعالیٰ اپنی قدرت کے انبات کے واسطے پیدا نہیں کیا مگر اس کی قوت  
مخلوق نہ پیدا کر سکا جو روح عذرا جسم ہو۔ اور جسے قوت معلوم پروردگار عقل کی قوت کے  
کی قوت ایسے

کہ اگر اس کی قوت  
ایک طرف سے



جانی سرور دے عالم لے ایش دے ایسے ۥ خود اللہ اور اللہ اور صاحب علم نے تو اس دے ۥ  
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ایک مقام پر لکھا ہے اذ یوحى ربک الی ملکک  
اتق معکم فشیوا الذین اصنوا حبی سرور دے رند و فرزند و فشتون و کرم و ضعیف و  
اتق معکم فشیوا الذین اصنوا

[illegible]

بر خداست نه نماید۔ اور جس قدر تمہید میں لکھا ہے وہ ہے۔  
جو خداست نہ لکھ سکے مگر قرادی۔ خود بن یا نہ بنے بغیر کھار ان بنی آدم عشر  
آدم بن کا کہ اور بہت جن کے دیوان حصہ و لجن و بنوا آدم عشر حیوانات البر  
اور جن و دیوان مگر تر خدایت کا دیوان حصہ میں۔ وہو لا یعلم عشر الطور

اور یہ ملک فیروز خان دہلی و حیدرآباد تہذیب و تمدن کا مرکز ہے۔ - و مولد و علم و حکم  
 اصفیاء البوریہ اور یہ ملک بحیرہ عرب و حیدرآباد تہذیب و تمدن کا مرکز ہے۔ - و مولد و علم و حکم  
 کا قیام و حکومت و حیدرآباد تہذیب و تمدن کا مرکز ہے۔ - و مولد و علم و حکم  
 اور یہ ملک بحیرہ عرب و حیدرآباد تہذیب و تمدن کا مرکز ہے۔ - و مولد و علم و حکم







[illegible]



[illegible]



[illegible]



مردود عالم نے فرمایا کہ لو گانہ العو سدا لکھتے ہیں کہ یہ نفذ الہی ہے کہ ان نفذ کلمات  
 و وقت منہم مردود ہے اور دریا میں کھلتے کہ یہ ان کے واسطے رشتہ رشتہ ہے  
 زکات کے نام نہ ہو گئے اگرچہ اس میں وجہ کر اور دریا اس کا مدد کیا ہے  
 جیسے صرف نقطہ وقت کے تشریح کیے جو جو بحرین کے فوڑتے تھے ان کے  
 کسی نہ ہو گئے۔ اور جسکی ایک کیفیت کے جو نبات میں ایک خبر کا ایک حالت ہے اور  
 فیس کے برابر خیال کی قوت سے زمانہ سے وہ تمام خوبیات اس کیفیت کے اکثر  
 کہ خیال میں اس کے میں ہیں جس میں وہ ان میں بزرگ کا صرف میں ہے اور اس وقت  
 کہ ان کے وقت میں اس کے پیریا۔ اور میں سے کہ میں اس کے میں ہے  
 کہ ان کے ان مدد کا مدد اور اس کے میں سے وہ میں جانتا۔ اس کا مدد  
 میں میں نظر آتا ہے۔ کہ وہ میں اس کے میں سے وہ میں جانتا۔ اس کا مدد  
 میں میں سے۔ میں میں۔ کہ وہ میں اس کے میں سے وہ میں جانتا۔ اس کا مدد  
 جب میں میں اس کے میں سے وہ میں جانتا۔ اس کا مدد  
 عالم میں اس کے میں سے وہ میں جانتا۔ اس کا مدد  
 سے میں میں اس کے میں سے وہ میں جانتا۔ اس کا مدد  
 میں میں اس کے میں سے وہ میں جانتا۔ اس کا مدد  
 میں میں اس کے میں سے وہ میں جانتا۔ اس کا مدد



رہے گی شوق ہے اکو مستم زانچہ سوتا سکتا جلدی عورت جھٹے اوٹھے ارسلی خفا  
گازمہ دیوہ۔ اور وہ وہ بھی سچا ہوا سر زندہ گا گا مہ از بھی آقا کی فوج و کھانہ  
ہر مورہ اکملی کلمہ انی نظر بصر ہے نو من نہیں ہمارہ من۔ تو خود ہر منہ الے  
آقا کے خود محبت رہا۔ کہیں نہ آقا ہے ان کی بھی بند کی غرض نہیں۔ مگر اس کے  
مدد نہیں کیا۔ اوقات اغیار میں اس کی محبت درگاہ نہیں۔ یہاں نہیں تھا جو کسی  
منہ لکھا اوکے کہنا کھدے۔ ہمارے نہیں تھا جو کہ اس کی بار دہا کرے۔ دوستی کا  
رک ڈر نہیں م کہ وہ اس کی دشمنی کو دفع کرے۔ یا اس کی حقیقت کو  
کے۔ نہ خفا نہیں م کہ اس کے پورا نام ہے۔ غرض کہ ایسی حالت اور طرز نہیں ہوتی جو  
اس کو اپنے کسی بندے کے معونے کا حوزہ ہوتا ہو۔ اب آقا اگر کسی بندے سے  
محبت کا عزم کرے تو خود اس کے نام و حکام بالقدور اس شخص میں کر محبت فرمے  
وہاں ہے م م اور وہ کسی کے بغرض اور عدم اغیار کے وہ اس کو خفا اور ہمارا ہے  
خدا نہ کہ اس کے نہ خفا تو اس کا اور غور اس شخص میں ہو سکتا۔ اور نہ اس کو علم ہوگا  
رہا ہے۔ م اور وہ اس کے مت نہ اس کے بندے کے کمال کی یقیناً دلالت ہے۔ اور بالقدور اس  
نباتی ہے جو اس کے کو اس کی صفت بیدار کی م کہنے الے ہے بغرض وہ اغیار آقا کا محبوب  
ارے تبار ہے۔ خدا ہے۔

کہ اس شخص محبت زمانہ و کمال  
دشمن کی دشمنی و حقیقت  
نہاں ہے



[illegible]



السلامة الرحمان الرحيم

الحمد لله الذي يحيي ويميت ويبدئ ويعيد ويحكم ما يشاء ويفعل ما يريد هو البار  
المجيد والمنان المجيد والصلوة على من ارسله هداة لخلق ورحمة للورى وخلاة  
لمن يتبعض منه ويستفيد فهداهم الى الطيب من القول والمرضى من العمل ليقروا  
به الى الملك المبدع المعبد وبفوز واعلى دائره ونعيم لا يزول وعيش لا يفنى  
وسوره لا يغيض وفرح لا يبديد واتى اليهم بكتاب فاحصل وخطاب محزون  
الحق والباطل ليرشد به ذولب السليم وطبع رشيد وعلى الله الفاضلين و  
ذراية الواصلين وخواصه الصناديد شيما على مولانا امير المؤمنين وامام المؤمنين  
وسيد الوصيين وسند المسلمين الذي بين الجنة والنار مقاتلهم وبه لدن  
الله تأسيد ولبيان الحق تشيد مملوءة ترفع وتزيد وتعالى الى ذرورة ناعية

اما بعد

انا بعد قد  
 قال الله نع ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن التبر من امن بالله واليوم لا  
 والملائكة الله حركه استقام بر ملا كما ذكرنا انما بيننا سب نبوا ان نور نفوسهم  
 بيان كاج - ش في مقامه سحر الظاهرنا دست كا او فولي اكر است كايه بر ملكه احكام  
 لطيفه نورانيه من انوار قدرت عاقله اسير وجه سحر كل من جابر شكل بقاء من علم  
 قدرت من كمال من برقع كنه كنهت كرام اور نور در و نور عبادت بجا بد كنه من اور

فدیت میں کامل کیا پر قسم  
 ہی خوشی خداوند کے اہل میں جو اس کے انوار و انبیا کے پاس آئے تھے۔ اور یہ سنا  
 خیال پر خوشی و شوق  
 رحمت پر کمال

انشاء  
 في  
 شهر ربيع الثاني  
 سنة ١٢٨٥



احمد، قوال  
بابیت علامہ

اس کا رد و قبول نہ ہو۔  
لاہم فخر میں از سر نو تمام ملاحظت بنی اللہ زعم ان اسرف الزمہ للعالم العلوی  
فہ کیا ان اسرف الزمہ للعالم العلوی موحد اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں از خود پس  
مر انسان در حق میں اسے درجہ کے مختلف معلوم ہیں جیسے ارض دریا میں علی  
درجہ کے مختلف ان میں۔ البتہ ہائی ملک میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ کہ علو  
زب ہم لطیف سوائے میں فا درین شکل بیکال مختلف مراد رکھن آتا ہے۔ یہ قول اگر  
معاذوں نام۔ دوسرا قول جب پرستو کو در ملک دراصل یہ کہ اکس میں جو ہر  
ملک و تخت کے ہیں۔ چونکہ زمین و ملک حکومت میں اور  
سنار نسبت پیدا کرتا ہے۔



افعال وند بر نفس مختلف ہیں۔ جو بر نور فاضل طبعی کہ الیم نفسی جو حرف و ہوا  
آیتا ہے اور خورشید بد آیتا نفع بہ نقاشی نفسی ہوتا ہے از فہ کو نامہ مارنا من  
اور جو نہ ملک اس کے بر خدشت کام کرتا ہے۔ اسکا وہی جو بر نور اولیاء کو پیدا کرتا ہے۔  
جیسے مگر غنا کے ذوالد کے طور پر من مگر جسے کہ حکیم نے حکمت بافتا کے ذریعہ  
در سطح جو بر نور کے اولیاء پر مبنی ہیں۔ اسکا جو بر نور اولیاء کے نامہ در شہم  
اور جو نہ حکمت اور کے بر خدشت اعدا کو پیدا کرتا ہے مگر نہ بر سبیل نور اور وقتا کے بعد  
جسے کہ نفس کے نفات نکلی سرور در شاخص من۔

جو نہ قول نصیر ہے جسکے نزدیک وہ نفوس نا طیفہ من جو نہ ان خفا نامہ در حسم  
بنی غیر کہ اور کے جسے کہ نفی ہے نور اور وہ خبر و حسن ہے نور کا کہ ملائم نفس  
اور سر پر خیش ہے نور کے سلطان کیسے۔ یا سخاوت قول فلائم ہے انکے نزدیک  
ملائم علوان نفوس نا طیفہ ان سب کے ہیں و ذوالن کی مائیں مختلف ہیں۔ اور لیست  
نفوس نا طیفہ ان سب کے فوت و علم من ہی لایہ من۔ ان جو اور عروہ ماضی لیست اور اوج  
و کو ایک کے وہ سب ہے جسے نفس نا طیفہ کہ فیل مایہ من کی لیست۔ اور نفس جو اور من  
وہ من جو نہ بر اوج فکر کے اعلیٰ درجہ منہ حرف مزقہ اسے اور اسکی حکمت فطرت  
من مستغنی۔ انکا نام ملائم مقول من۔ اور لیست انکی سفایہ مہو کہ مدبر من  
ابن کر جسے ان مدبر من مایہ



ارضیه جویدر جلالہ عالم غفلت میں انمول کفر نامہ اور لغت نامہ نامہ۔ جن کو ان زمانہ  
 میں بہتے ہیں۔ ملک مدبرین ارضیہ اور خرمید اور زمین ملک ملک کا کھانا اور اگر  
 سر انفس میں نور و شیا طین کے کبر کا کھانا۔ بہر صورت اس قدر خوف و تدبیر  
 و حد میں ملک کی اسک میں سورہ خدہ مملکت کے جسے ابن رشد و غیرہ۔ لیکن  
 ان میں شرفیت انمول کہ اور مرتبہ کی ہے۔ خاتمہ قرآن مجید خدو کے زشتیوں کو باطنی  
 جن میں ایک ششکا جلد و سر میں کبر و زشتی جو عرش کے حاکم میں و جیل عرش  
 و ملک بو صند نامتہ۔ دوسرے زشتی میں جو اردو میں کہ غور میں۔ جب  
 فرما ہے۔ و نری الملائکہ حافین من حول العرش۔ سب سے قسم کے وہ زشتی میں جو  
 رکاوٹ و داخلہ مملکت میں۔ جن میں جبر ملک و کجیل میں۔ قال انہا جیل و کمال  
 جو میں قسم کے زشتی مملکت میں۔ خدا انہا زمانہ۔ و الملائکہ ندخلون  
 علیہم من کل باب سلام علیکم و در تین پر زشتی جنت میں فعل کے بر و در و در  
 سلام علیکم کے سور۔ یا بخیرین علیہم۔ علیہا ملائکہ۔ غلاطاشدا  
 لا عصون الله ما امرهم۔ اور زمانہ و ما احبنا اصحاب النار الاملائکہ  
 جن میں کے کس ملک میں۔ یا مالک لبقض علیہا۔ اور ان سے کہ زمانہ میں جب  
 فرما ہے۔ سندع الزبانیہ۔ حمزہ و عاصم میں جو بر و در میں لغو و تم عن  
 البین و عن الشمال فعی۔ اور ان میں باہر لا معنی۔

ان میں  
 ان میں

من میں

شفیق



انہی عباد کے موردِ اہم علاوہ علاوہ خلیفین ان کے اور بھی رہتے ہیں جو مکے رہنے میں ہر ایک

اور ہر ایک کو جو درخت کے لگی ہوئے ہیں۔ اس وقت ان کے پاس ہے خدا کے نبی میں  
قرآن نامہ اور وہاں ہیں مختلف زبان کے ہیں۔

سیدہ عاتکہ  
اور صاحب ۱

زین کے پیچہ دونوں طرف۔ جب وہ نماز میں اللہ بے صفی من الملائکہ ترسلنا

دور کر رہا ہے خدا کے نبی میں۔ جب وہ ان کی مہم کر رہا ہے۔ وہاں عنده لا یستلکون

جو رہتے ہیں خدا کے پیچہ میں وہ کھڑے ہیں۔ اور وہاں عباد مکر من غیر مکر وہم

نہیں ہیں۔ تیرے یہاں طاعت خدا میں ہر روز ہیں۔ کہ تیرے پیچہ میں ہے جب وہ

مردوں کا عالم نما ہے وہ بھی تیرے پیچہ میں۔ اور یہاں انا الحق الصافون

و انا الحق السجود جو ہے یہاں مثال اور اسی میں سادہ کرتے ہیں۔ جب کہ

نہاں مسجد الملائکہ کلیم الحق ہیں جو نبی میں حکم دیا ہے اور وہاں کو سب اور ہر ایک

رہے ہیں یہاں ہر ایک۔ یہاں جو ہیں یہاں ہر ایک اور اسی کا حکم میں کہ

جب وہ ہر ایک کا عالم نما ہے لا یبقونہ بالقول وہم باجہ یعلون۔ جتنے ہیں

نہاں جو ہیں۔ یہاں وہاں لیں کے جگہ جس میں کہ انہیں ہے اور وہاں

میں ہیں۔ دور یہاں وہاں انہیں ہے وہاں کہ انہیں ہے نہاں کہ انہیں ہے

دور انہیں ہے انہیں ہے دور یہاں کا عالم نما ہے نزع الملائکہ والاربع

یہاں کہ انہیں ہے انہیں ہے دور یہاں کا عالم نما ہے نزع الملائکہ والاربع



جو کہ کلمہ حق کہتا تھا حکم ہوا تو اس نے یقین سے کہا کہ رفتہ رفتہ  
اور پھر اس کا پتہ پتہ کر دیا۔

ان کے اوصاف میں کہ روئے عالم نہ خوف کی بھی پائی نہ یقین۔ لیکن نابینا کہ ہر وقت  
کونے میں۔ اور تر زلالت بر اقدام سنسن کن۔ ہر بھی بران خوف زبرد رخت میں۔  
گواہی کہ غفلت اور عالم کہ غافلہ میں ناقص سمجھ کر درہ مصیبت میں سہارا نہیں  
قدانتی نہاں وہم من ختہ متفقون اور نہ ہاں و خافون وہم من فوتم  
انکہ خوف کی یہ سہرا جب روئے عالم ہو۔ وہ انہوں نے کلمہ کیا کہ زلالت  
رکب ایسی آورد تھی جسے زلالت کی آواز جیسے سمجھ کر زلالت کی غفلت و تر زلالت  
جب وہ تمام ہر زلالت کی زلالت مازا قال رکب معلوم ہوا کہ خوف زلالت  
اور اس کے ساتھ کہ زلالت۔ قالوا الحق و ہوا ایسا کہ ہر ایک کے ہوا کہ  
جواب دیا کہ جب کہ زلالت نہاں ہوا۔ ایسا کہ ہوا۔ ایک اور زلالت  
ایک روز جب کہ زلالت کی حالت میں ہوا۔ ایسا کہ ہوا کہ زلالت کی تمام زلالت  
رکب نہ تھا کہ زلالت کی زلالت ہوا۔ لیکن جب کہ زلالت کی زلالت ہوا کہ  
متضائل و مدخل بعضہ بعض کو یا کو کہ گئے۔ اور ایک زلالت کی زلالت میں  
سہرا۔ حال کہ وہ جب کہ زلالت کی زلالت میں جب کہ زلالت کی زلالت میں  
فرما ہوا۔ ایک مقام پر کہ زلالت کی زلالت میں جب کہ زلالت کی زلالت میں  
جسے روح الامنی کہ زلالت کی زلالت میں جب کہ زلالت کی زلالت میں

نہایت غفلت

انہی چیزیں



دوم: حضرت علیؓ

کبریٰ عبدیہ - نفیرہ - قول بہ الروح الامنی من فتنہ - الامنی من جبریل

و هو امن الله عليه لا يغيب ولا يبدل ولا يغير  
خوارزمية حوالے کا جائز باوجود ان کے زعم کے کہ یہ جانی ہے اس میں تغیر و تبدل نہیں

[illegible]

کے وہ ان کے ذریعہ سے ہو گئے۔ سو بچا ہوا اسی قلم و نیاں۔ یا باقی مقررہ ان کے ذریعہ

سے لگاتار نازل ہوتی رہی اور دیگر جہن کی جانب گزر رہی تھی۔ بارشیں ہونے لگیں۔

فلا، بر شدیدا القوی - در این بین کوفه، ذوق و حکمت منزه از قوه و شذوکه

عربان کے ہیں۔ اور بعض اسکے منہ سے دھوڑنے والے ہوا جابجا ناز و صفا

تسع ائمة اهل البيت - حصة كل فطن ملكن عند السلطان نور مؤيد

فان یساقی فی سبیل اللہ ویکرم ربنا فیسقوا انما یسقون فی سبیل اللہ

فراہ نف مرتبہ از دروغ و غیبت و غیره (اصلی صورت)

*[Fragmentary handwritten Persian script at the top edge.]*

١٢٠

100



و در تمام نیت مشرق و کجای آن نه بودی - بهر جهت حوت و خشت آید - جبریل در وقت  
صوت آن ناله و در حوت کوشش به گاه با خشن آب از پیش آید - از دو و سه  
حوت نه از موافق اصل هر نیت در حوت رنج هر جهت مشرق و کجای آن نه بودی  
و راه ملاقات البین نیز انقش و قرین -

و نیت آبرایان بر آن نه بودی - قال لم یستحق حسن ما انتی علیه ربک  
و نیت حوت عند فی العرش ملک مطاع ثم امین فما کانت قوتک و ما کانت لاساک  
فقال اما قوتی فمغتالی مدائن لوط و هم اربع مدائن فی کل مدینه اربع مائه  
الف مقاتل سوی الذراری فخلتهم من الارض النفا حتى سمع اهل السما  
اصوات الدجاج و نباح الکلاب ثم هوبت من فلتبهن و اما  
اما نیت فانی لمراد و نیت فعدت الی غیره -

لیسر صدق علیه السلام و در عید برین عید است و در عید برین عید است  
آسان برین عید است و در عید برین عید است و در عید برین عید است  
انظلمات النور فی زبرجست برین عید است و در عید برین عید است  
فقد فزاهه لك بصرك و مد لك امامك فان هذا فهو له بعينه حد  
لا ملک مقرب ولا نبي مرسل غدا في كل يوم اغماسه فيه ثم اخرج  
فانقض اجنحتي فالبس مني الا حلة الله تبارك و تم

منها ملکا  
بلغت لا نفق

اندر عید

نور مشرق و کجای

حکایت درین عید







خبر یہ کہ صورت کے بیان میں بھی حدیث عجیب ہے۔ درخزش میں روایت ہے کہ عن ابی ہاشم  
 عن النبی قال ما بنی منکے جبریل مسیرۃ خمسۃ عام للظلمۃ الشرع الطیران اربعین  
 روایات میں سبعۃ عام ہے۔ دراکر روایت بنابر منفرج بن عبدہ ہے ان  
 النبی ص لما صعد الی السماء راٰ جبریل فی خلفۃ منطویم اجنحتہ بالبرجۃ والقلوب  
 والیا فوفت قال فحیل الی ان ما بنی علیہ قد سدا لافق السموات  
 اور طریق شیعہ نے ان حضرات کے درجے اور عبد اللہ بن مسلم نے حدیث سانیہ میں  
 سے روایت کی ہے نمبر ان کے ایک سوال یہ بھی ہے کہ من اجذک یہ تبار کہ آپ کو کیا  
 ذکر کون تھا۔ تو اب جبریل جو نبی عمن و کس کے ذکر تھے بنی قال عن مکیل

[illegible]

وَمِنْهَا بَلَدٌ نَحْنُ أَرْبَعَةٌ وَارْتَبَا فِيهِ الرِّقَابُ وَرَأَيْتُمُ الزَّعْفَرَانِ وَرَأَيْتُمُ  
الْحَبِينَ أَفَنِي الْأَنْفُسِ

قام لوح العبد  
ما وجد انما

و کلاه پنج رنگ  
و زرد و سبز  
و کلاه و کلاه

فصل



[illegible]

کامل کرنا چاہیے

کروڑ



[illegible]



...و...







معدہ آواز کے گونہ گونہ اور صبر و کلمات نجات - اور غلط و مند کرنے - حضرات حیطہ  
مرد و بیعت نہ ہے خاں ابرو وین کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
کو جمع فکر و صبر کی اور اور صبر کیا - اور کلام شایع اور خاں سید بسندہ انہماک  
جید آن اور صبر کی عبادت مرد و کار کے دواعی میں مفلوحتی تھی خود و در انگو گنہ  
اور جواب برکت کیانی و کجی اور ضیہ حرم محمد بنی شریف لکھتے تمام امتوں کی جمع کیا اور  
بہ جواب برکت کیانی و کجی یا جس میں اپنے انہماک و عبادت کی خبر دے - اور وقت صبر  
ضیہ حرم محمد بنی شریف لکھتے -

بجہ خاں صبر و کلمات نجات کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
نماز تھے کبھی رکعت کے کبھی سکھائی تھی - اور کبھی نہ - انہماک و عیال میں  
کلمات آئے اور عبادت اسانی اور شادی کو عطا کر دئے تھے - نہیں بیکار لکھتے  
بہ عطا کر دئے تھے اور کلمات نجات کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
تھے مرد و بیعت نہ ہے خاں ابرو وین کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
جو بہر عبادت لکھتے - جو بہر عبادت لکھتے - اور کلمات نجات کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
خاں صبر و کلمات نجات کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
اس وقت میں نے بھی آراہ کیا - آخر عصر کی اور بہر عبادت لکھتے - اور کلمات نجات کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
ایک ایک اور فرزند میں نے بھی عبادت لکھتے - اور کلمات نجات کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
انہماک و عیال میں نے بھی آراہ کیا - آخر عصر کی اور بہر عبادت لکھتے - اور کلمات نجات کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
کی اور بہر عبادت لکھتے - اور کلمات نجات کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
نماز یا بیعت نہ ہے خاں ابرو وین کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال  
اس وقت میں نے بھی آراہ کیا - آخر عصر کی اور بہر عبادت لکھتے - اور کلمات نجات کی مدد سے ایک خرابے کیانی و کجی اور انہماک و عیال



الفرح حبیب صغیر میرا نہیں تھا تو کھڑے ہو کر باقی نہ رہا۔ آتے دھڑکے۔ اور جو  
بابہ کفر لائے۔ صحن میں آئینہ مرہر ہمسایاں اور ستاروں کی لطف نظر  
اور عالم سب کفر لبتیں۔ درنگاہہ فرمایا جو کئی لکھ رہے ہیں۔  
کھڑے ہو کر صحن میں چھوڑ گئے۔ انے مرون اور بھلاؤں کا  
صحن کے گرد جمع ہو گئے اور خار و ٹھوسے ہو گئے۔ ان کے اکر کتب  
صحنات کھیں آگے کیونکہ انہیں بھی خبر ہو گئی تھی کہ حضرت کھڑے ہوتے  
وہاں یہ طاقت و سامان ہمارے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے مقام پر دو فرخ صحن  
کھڑے کیا۔ حاشا ہر ایک کا لاله اللہ صواعق قیعام نواح کدر لائے  
یہ تو آواز میں تھا کہ اس گھر کے نصیب کا لالہ بلند ہو گیا۔

خفیہ نظر نامہ از جملہ غصہ و عذاب و غم از ابو الحسن علی بن  
اویس علیہ السلام و صاحب اسرار و ادعائے حق و خیر و مہم میں  
لای۔ اور یہ وواع و ابام بابہ کفر لبتیں تو عام زمانہ و خزانہ ابو الحسن  
وفاطہ زہرا اور عام چھوٹے بچے پر حضرت کے ہاتھ لگے تھے۔ اور یہ  
نامہ و زار سر لگے کہ اوکھڑو پر انداسان لے آئے و زار کا لوز غم کی۔ کہ  
اوکھڑو سب الیے پیٹیم جو بھی روئے تھو چھو رہا ہو و کفر و کوز و زار ہو  
جو کہ اوکھڑو زار و زار پر انداسان بفرار ہو۔

خانم کھنکھ ناکا میرا مرہر زار و زار حال غم میں تھی کہ وہاں  
ارکھنکھ صحن میں قسم دیا ہے کہ وہ میرا زار و زار ہے۔ آتے وقت پر آتے











بسم الله الرحمن الرحيم نحمدك يا من جعلت ساحتك كبرياء  
عن طوارق الاحداث وبعثت حيا بل اقتداره وطوقته  
عن الاستكاث هو الذي ابدع النسم والجمع فيها  
وهيا من كل رعي واثاث وخلق الانسان من  
نقر واحدة وفرقه الى رجال واثاث والصلاة على  
الذي شرفه بالارسال والابتعاث وعظمته بتجبره  
عن كل ارجاس واثاث وعلى الذين انبجهم  
بما اعطاهم من المناقب العلية والمناثر الجلية فمهم اليوم  
لجل العظائم وراث وفيهم من الوحي كالا سر الخبية  
صبرات سيما على الوصي المسد والولي المريد الذي  
ربما اشبع النيامي المسكين واولا ذكبه اولي الطوبى  
وفتل امراض الاميان وهن رثاث وطلق الدنيا  
بطلقات ثلاث واعرض عنها ولم يعب اليها  
الميل وها الاكثر اثار صلوة تامة عامدة باقية  
الى يوم يحشر الخلائق فيه ويبعث من في القبور الاحداث



بسم الله الرحمن الرحيم

حمدك اللهم حمداً جديداً وشكراً لك اللهم في فرداً أنت المزمع حمداً والمسلم شداً لا ألفت  
 وحده لا تنزل لك الفضل فقد المغال من أن تعدل لك عداً أو أن تعد علياً بل حمداً  
 والصلوة على حبك الذي كان أوفى عهداً وانجز عهداً بالسالك قصداً لقد شداً لا نقاذ  
 ما امرته وقبليع ما التفتت عليه بارزة شداً وإطلا ما البطنة ورد ما رددت البطالاً ورفاً  
 وعلى الأصحاب من عترته والأمناء من أسرته الذين <sup>تلقوا</sup> في طاعة الله محبداً  
 ولم يألوا جهداً واسمهم والبايعهم اظنوا هو اجرهم انبغا مرضا الله جديداً سبها  
 على خاتمة الوصين وصفوة النبيين <sup>والذين</sup> على الذي هم جوم المحدث قطعاً وقد  
 وقدم بنيان المشركين هداً وهذا قد جاهد في سبيل الله وحداً واذل اعناق كل من  
 طغى على دين الله صفناً وحداً فلم يجدوا دواً ان يغنوا كابدوا وقد كانوا قوماً لداً  
 فقال الله لهم في كتاب العزيز ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من

امن بالله واليوم الآخر والمملكة والكتاب والنبين الله (من ترجمه آیت)

مفسر بنی بیان باین آیه احد ملکه جابری - ایک صاحب قریب دور ملکات نبی کریم

جو حق پر الموت - جنین نفس امر متعلقہ جابری صاحب قریب دور ملکات نبی کریم

اور کج جو بنی بیان باین آیه ملکہ جابری - در نہ تمام حاکم اور ملکات نبی کریم

زید کی ذات سے جو جو نام صادر ہو رہی ہے وہ مستحق ہے - اور جو حکم منہ ان کے نامہ انبیا سے ملے

اور کف کو ترک کرنے پر ہر جگہ عموم کف انکا دشمن ہے - جب ہم ان کے من گمان عدو الجہد کا

تقریب واضح تمام - علامہ طبرسی ملکہ جابری باین آیه ملکہ جابری اور ہر ایک

کی ایک حالت خارجہ تھا جس سے اس کے اندر کثرت سے حاضری اور حشر سوال حضرت کے کہ حفظ

مجاہد آتے ہوئے تھے - اور کج جو بنی بیان باین آیه ملکہ جابری اور ہر ایک

نبی کریم فرمے ایمان کے لیے حاضری - اور کج جو بنی بیان باین آیه ملکہ جابری اور ہر ایک



آتا ہے۔ اور وہ کہہ گا کہ ان تمام چیزوں پر زعماء جبلت کرنے گئے۔ تو تمہارا دشمن ہر نیکو اقبال  
 والہ والحب بہتہ ناز اور حد و شک کے احکام لگا کر رہا ہے۔ اور یہاں تک کہ  
 وہ اس کی خبر نہ لے سکے۔ فلکوان ہو الذی صحر ما ملک لا مضائک لکرات کہ ہر  
 وہ کہ بکھڑا ہے <sup>بکھڑا</sup> تو اسے تو ہم عزیز آج زمانہ کے۔ (نکستی خود جبریت و حرکت کے ساتھ  
 بنی جو ہر اندیشہ میں اس کے ہم آہی ہوں میں لاشکے) اور وقت پر وہ عالم اور ہر  
 نازلہ فل من کان عدواً لِحزبنا فانه نزلنا علی قلبه ما ذن الله مصداقاً لما  
بین یدیه وهدی للوضیع مطلب یہ کہ اس نازلہ میں ان کے لئے جو چیز  
 اس کی سستی میں کہ اولیٰ کا تصور ہے جو کہیں لڑنے میں اور یہاں قلب پر اٹھا کر کہ میں نے  
 ما ذن خدا تعالیٰ ہوتا ہے نہ یہ کہ ان کی ذاتی خواہش نہیں کہ یہ کب ہوئے اور اس وقت میں جو  
 تمہارے قلب پر نازل ہوئے ہیں ان کے لئے ان کی لغت میں جو کچھ ہے۔ اور ہدایت میں رہنے کے لئے  
 رہبان ہوں کہیں۔ نیز اگرچہ اس وقت میں کفار کے خلاف اور سستی میں نہیں لیکن وہ دشمنی کہ  
 خوشی کا منت موزنی ہے اور اس وقت میں کہ فوج کی شکست اور دشمنی کی فتح کی خبر ہوتی ہے۔  
 حقیقت یہ کہ جو چیزیں پہلے آئیں ان کے خلاف انہی کا اصرار کیا جائے گا۔ اور کفار کی شکست  
 و غلبہ کی۔ اگر فوجوں کو روک دینا اور اس کے فرما دیا کہ جو فوج نہ دیا تو انہیں نہ۔ اگر  
 خدایہ براہیم کو انش غزوہ کے بجائے کہئے آتے تو یہ۔ اگر قوم کو نہاد و ہر ہا بنی و انہیں نہ  
 اگر خدایہ کی ہمدردی کہ کفار میں کی تو انہیں نہ اگر ان کے ساتھ نہ ہونے کے ساتھ نہ ہونے  
 اگر یہ نہ تو یہی اگر مافی آتے معلوم ہے کہ نہ ہر موقع پر ہر چیز پر یہی۔ اور اگر اس کو کہی اور  
 خدمت کی تو انہیں نہ اور اگر انہیں رسل میں داخل ہو گیا صرف ملو تو انہیں کو ملو  
 اور اگر رسل و فوج اس کے ہم نفس ہو گیا نہ حاصل کیا تو خدایہ ہر چیز پر ہر چیز پر ہر چیز پر

اس وقت میں  
 جو کچھ کہیں  
 ان کے لئے  
 ان کے لئے



[illegible]



[illegible]



[illegible]



نسب







[illegible]

ص ۱۶۱ جلد ۲  
غریب



[illegible]



لَنْتِي اَنْتِي فاعِلُ ذَلِكَ غَدَا اَلَا اَنْتَا وَ اَللّٰهُ

تذکرہ  
مجلس

احب بر نظر زنی اب معلوم نہ ہو۔ کہ خانہ جہانگیر کے نزول اسکان پر زمین پر کچا کر  
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا۔ ہاں کو دوسری مرتبہ خانہ جہانگیر پر۔ دوسری مرتبہ جہانگیر

اور جو کچھ راز مرتبہ خانہ جہانگیر کے بعد ہوا۔  
مراد ہے کہ خانہ جہانگیر کے بعد راجہ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ ایک مرتبہ جہانگیر نے

خانہ جہانگیر کے  
جہانگیر کے

جہانگیر جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔  
دوسری مرتبہ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔  
دوسری مرتبہ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔

یا اَحَا رسول اللہ و یا امیر المؤمنین ولی اللہ

تیسری مرتبہ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔

نوحہ ہندوستان کے امیر کے لئے لکھا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔

کہاں تک کہ اس کے لئے لکھا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔

اور اب اس کے لئے لکھا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔

فصل کے لئے لکھا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔

علی کو علم دیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔

بلکہ سکون و فراز کے لئے لکھا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔

دیکھا کہ اس کے لئے لکھا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔

سے لکھا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔ جہانگیر نے جو کچھ کیا۔



در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰  
 این کتاب عجب غنی و پدید آورنده است که در این روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰  
 کتب نبی و ائمه و اهل بیت علیهم السلام در این روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰  
 در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰  
 در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰  
 در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰  
 در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰  
 در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰ در روز ۱۰ قمری ۱۰۰۰







والفصل في اعلام النبوة

والفضل العرف الوفاء  
فقل ان ع

فصل الموصى عليه

الحمد لله رب العالمين

من غصير من انما قتل الله امام عامد مجاهد لم يسجد لضيق عليه



آخر حوتب میں یہ ہے کہ ~~اللہ~~ اللہ عزوجل نے اس کو جس سے کہہ کر اور کچھ اور  
مواہب میں شرف رکھ کر ہے۔ اور اس کے لئے کائنات قائم ہے  
ہے۔ صفا خلقنا کم و ہمنا نعیدکم و ہمنا نخزیکم بآیۃ آخر  
اور کاف سے کہہ کر ہم پر چڑھنے کا ہے۔ اس حالت میں کہ وہ  
صاف اور بغیر ہر گے اور ہم سے کہہ کر لاہم سے کہہ کر لاہم  
گوشت میں ہے۔ اور اللہ عزوجل اور وہ ہے۔

مجھے اس وقت میری اس کا اظہار ہے کہ آنا ہے۔ اس وقت میں کہہ کر خدا  
حق میں آئے ہیں۔ اور خط اب اس کا ہے کہ اس میں کہہ کر خدا  
اک فطرہ خون ہے کہ جس میں ہر گناہ و غذا ہے کہ اس کا  
میرے یہ خط اب ہے کہ اس میں کہہ کر خدا ہے۔ حال میں کہہ کر خدا  
یہ خط اب ہے کہ اس میں کہہ کر خدا ہے۔ حال میں کہہ کر خدا  
جس میں کہہ کر خدا ہے کہ اس میں کہہ کر خدا ہے۔ حال میں کہہ کر خدا  
سے کہہ کر خدا ہے کہ اس میں کہہ کر خدا ہے۔ حال میں کہہ کر خدا  
خون رسول ہے۔ اور نہ وہ ہے کہ اس میں کہہ کر خدا ہے۔











حقوقت بیکدفع از پروردگار علیهم السلام که شایسته خداوند عالم و عالم هر چه باشد - لیکن این نصرت  
و تعبیه هر چه جوانی که فرزند و کنیز کیست که برادرش نیست در - حدیث  
در در هر آسمان که از هر وقت نیست نزد هر صلی او سرخ و سواد خدا را از آنجا  
در تمام عالم تیره و تاریک - که بزرگوار و صاحب نور خدا بجای آن تو عالم من و منی تو بزرگوار  
از این دنیا که خود میخیزد از عالم دیگر میخیزد - چه عجب که از آن  
از آن آسمان که خلقت او سر بر آسمان از آن بزرگوار عالم من و منی تو بزرگوار  
چون خوشی که از هر بزرگوار بر او یک واقع شود - بانی آن الله یقول لا اله الا الله  
نفس ما ذالک علیک و ما قد وی نفس ما فی ارض مموت - از زنده کی او  
نفس ما ذالک و فی کما یستحق - او که شخص هر او نیست جان که از هر بزرگوار  
موت آید - لیکن از زنده هر چه بزرگوار است - او که از هر بزرگوار  
و به او ماه مبارک رمضان من و منی تو بزرگوار - او که از هر بزرگوار  
خوشی که از هر بزرگوار است - او که از هر بزرگوار  
خود را لا و صا صلیک الحیات - از زنده نصرت هر چه بزرگوار است - او که از هر بزرگوار  
آهی از زنده است که او که از هر بزرگوار - او که از هر بزرگوار  
صورت - آنکه از هر بزرگوار است - او که از هر بزرگوار  
نومک من و منی تو بزرگوار - او که از هر بزرگوار  
نمی - نوم من و منی تو بزرگوار - او که از هر بزرگوار  
فرزند که بنو است - او که از هر بزرگوار



بنوالمبر اور بے چسپی کی سبزیں کی جو آپ کے دھڑان و ذرندہ معلوم ہوتا ہے مگر  
 سائبر کے کوہ سے بڑی فوجیں آ رہی تھیں۔ اور جو دستہ آتا تھا وہ بھی  
 نرا لگا اور برابر اس کی فوجیں معلوم ہوتی تھیں۔ بھوک پیاس اور غلت مٹھ  
 اور عدم ناخود وید کا بھی خیال آتا تھا۔ اسی کی سبب کمونڈر اذیت خندان محکم  
 خصوصیت ان کے لئے ہے (بقینہ کر رہے تھے) بہت جلد وہ وقت مر آتا تھا  
 ہر ایک سے اس پر زور تھا۔ ایک ایسا ہی ہے جس پر اعلیٰ ہند کا مہر لگا کر تیر  
 حمانہ سے اعداد و شمار کیا گیا تھا۔ اذیت اللہ علی القوم الظالمین و سبب الذین  
 اسے نقاب سے لپیٹ لیا۔

۶  
 بنوالمبر اور بے چسپی کی سبزیں کی جو آپ کے دھڑان و ذرندہ معلوم ہوتا ہے مگر  
 سائبر کے کوہ سے بڑی فوجیں آ رہی تھیں۔ اور جو دستہ آتا تھا وہ بھی  
 نرا لگا اور برابر اس کی فوجیں معلوم ہوتی تھیں۔ بھوک پیاس اور غلت مٹھ  
 اور عدم ناخود وید کا بھی خیال آتا تھا۔ اسی کی سبب کمونڈر اذیت خندان محکم  
 خصوصیت ان کے لئے ہے (بقینہ کر رہے تھے) بہت جلد وہ وقت مر آتا تھا  
 ہر ایک سے اس پر زور تھا۔ ایک ایسا ہی ہے جس پر اعلیٰ ہند کا مہر لگا کر تیر  
 حمانہ سے اعداد و شمار کیا گیا تھا۔ اذیت اللہ علی القوم الظالمین و سبب الذین  
 اسے نقاب سے لپیٹ لیا۔



الحمد لله واحداً واحداً متوحداً صمداً لم يتخذ له صاحبة ولا ولداً وله تشريك في علمه لا  
كان ولا يمكن معه شيء وسكونه لا لأن يكون معه كائن فقد احاط كوننا لا ولداً  
له مبناؤه في ملكه في ملكه ولما يضاف في أمه ولما تبارك في لاهوته وهو الصانع  
كل شيء والباقي كل شيء والزاري كل موجود روحاً كان أو جسداً هو الذي  
لو كان الجرم ماداً الكلمات لفقد الجرم قبل أن تفقد الكلمات ولو جاء بمثله ماداً  
ولو رام أن يحصى الله ويستقصي نعمه حصره فلو قبل أن يحصره احصاءوا  
والصلوة على من كان له آميناً وعليه معتمداً وجاهداً في سبيله ومعه  
سيد المرسلين السعداء وخير الأدلة الشهادية نبينا الصفي ورسوله الأكرم  
الفاطع عمر بن وهب وماعداً والصالح عمر بن خالف وأوقع نفسه في هذا رددي و  
على آله الذين هيا الله لهم في حدائق الحبان لغيا مقبلاً وغيتارغداً وأرد  
كل من اراد ان يطفئ النارهم وجعل سراج ذكرهم لا يزال متقدداً صلوة دائمة لا ينقطع  
مدادها ولن ينقطع أمداً وغنية باقية ملأ الليل والنهار ومن راح بها وغداً  
لا يعب فقد مر خير من غير من الصابرين في نعيم ليس البر أن تولوا وجوههم



اور کہ اگر کم خلق علی اللہ حبیب وصحابہ و اولاد و ملک الموت فنا حیدر  
 و صاحب اور حبیب حسن و لا یستجاب و صاحب کل قطر نقطہ و کل وزقہ ثبت و کل وزقہ  
 نقطہ و لا ملک الموت نہ ہو کل تصفیر و وضع حد غیب فرما جو بحر و لا ابرافید فامین اللہ  
 بنید و بینہم فہر کم ہر بنی صن بروردہ عالم کما تر دیک - جیر ہر بنی عیسا ہر ہر  
 عیسا ابرافید بنی عیسا ہر ملک الموت بنی جیر ہر نو صاحب جو رب و صاحب برسلن بنی بنی  
 اہل کم جو صاحب لک و زک جابر بنی با لک و کما حشد بنی جیہنا ہر نو انکرت اہل کم  
 کہ جیہنا ہر - اور یک ہر اسر کم بر ہو ملک بنی بر فطرہ و ہر برگ - جو اسکا پار  
 کے کر اور کما نظام و کما ہر حال و کما ب کرن - ہر مطلب ہر نظام از ان  
 خلق انہی کما ہر بنی - ہر بنی ملک الموت بنی جیہنا کام تصفیر و وضع  
 عیسا عیسا و در ہر بنی با حشد بنی - اور از انہی کام عیسا و انہی خدا بنی  
 خدا بنی کما اور ان فرشتوں کے دیوان -

ایک مرتبہ حضرت علیؑ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر بنی ہر بنی ہر بنی  
 جیر ہر بنی کما آسان کما فطرہ و ہر بنی اور بحر و قطر و زک اور کما جیر ہر بنی ہر بنی  
 اور انہی جیہنا عیسا بنی - اور کما ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی  
 کہ رسول اللہ الی حیث نظر جیہنا کما فطرہ و ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی  
 فطرہ و ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی  
 جیہنا ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی  
 ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی  
 ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی ہر بنی

تفسیر علی بن ابی طالب  
 و ہر بنی ہر بنی  
 سرگرم غفور



[illegible]



مہر گن عالم خدمت آگاہ۔ یہ جو میرا ایک متغیر گم گشت اربابہ سخا۔ کینچھ بھلے کیا  
آگے رو دکھا عالم نے بگڑنے لگا، اور نوجو کا در بیان ملک رسول اور عہد رسول نہ کرے کہ  
سیرت پر بار بار اور نفس سنانی ہو۔ اور یہ جو آئے دیکھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے  
اور سقد جوئے نسخ کا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
اور سقد اور اس خطہ پر ملک کی سب سے ضعیف ترین قوم کا ہے۔ (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہے)  
م۔ اور یہ کہ لادہ رو دکھا عالم کے آگے۔ کچھ اسی اصول کے در بیان ایک  
ماقوت سے کی گئی ہے جو یہ رو دکھا عالم شمع نما ہو کر دوسری قوم کی قوم  
پیشانی کے ملک صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ جو کہ تم دشمنوں کو مطلع کرنے نہیں۔ اور ان کے کلمہ کو  
اسان اور زمین میں نہ بولنا ہے۔ یہ دشتہ اور خلق خدا میں خدا کے فیض و عین کے  
حجابا من لہ محمد اور ان کے در بیان تو یہ ہے کہ خدا میں لکھا نہیں جسے سنانے  
ہو نہیں۔ یا یہ لکھا نہیں کہ اس کے خاتمہ نہیں ہے۔ اور میں بہ نسبت اس  
کہ آئے قریب ہیں۔ تب بھی میرا کہہ دیتاں ایک بار میرا کہہ دیتاں  
میرا کہہ دیتاں خدا اور کا بہت یاد ہو۔ ایک اور نہایت کے آگے علم نہ ہو کہ  
ربان ہے اور نہ دشمنوں اور وہ ملک اس کے نام و فہم میں ایک نہایت  
میرا کہہ دیتاں جان کر کہ اس کے یہاں ہر وقت از حدت خلق خدا میں ہر  
میرا کہہ دیتاں واقعہ و نامہ اس کے حق ہے اس کے معنی میں مصیبت اور دکھا  
نہایت خواہنا نام کر دے اور ان کے ان کا کہ میرا کہہ دیتاں۔ گوئی کہ لکھا  
اور یہ نہیں ہے اور نہ میرا کہہ دیتاں خواہ میرا کہہ دیتاں خواہ میرا کہہ دیتاں



نام کر کے کہہ کر وقت نام کرنا بھی مصیبت ہے اور ایسی ہی کی اصلاح کی ہے۔  
 جو وقت پروردگار عالم ان کے لئے مصیبت دیکھتا اور کسی وقت نام کرنا۔ اس پر دلیل  
 خداوندی کا یہ کلام ہے عندہ علم الساعة خدا پر کر وقت نام کر۔ اور یہ اولیٰ مانع ہے  
 مفسر کے ہے خداوند پر وقت نام کر۔ جسے اوقات نزول مایہ پر۔ اوقات حق الشان  
 مکمل کو نصیب نہ کرے۔

دوسرے وقت کے آجاء و خولاء ہر ایک اپنے اپنے عزیز و اقرباء کے خوف سے  
اپنے ساتھ نہ لے سکتے تھے اور ان کے چہرے پر غم و غصہ تھا۔ اور ان کے دل پر غم و غصہ  
اور رنج و مان و بے چارگی کی کیفیتیں نمایاں تھیں۔ یہ سب بھی اسی جہاد میں ہوا اور ملک و قوم کے  
حضور رضی اللہ عنہ کو آسان و آسودہ نہیں ہے۔ دنیا و دین اور ملک و قوم کا یہ سب  
سب کو باوجود غم و غصہ و غم و غصہ کے اور وقت کے علم و زمانہ میں لکھتے ہیں کہ یہ سب بھی  
ہر ایک کا وہاں جس کے غم و غصہ میں تھے۔ یہ سب بھی اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ  
ہر ایک کے رنج و مان و بے چارگی کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ سب بھی اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ  
ان کا خوف بھی لایا۔ اور ہم لوگوں کی حقد و غم و غصہ میں اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ  
بھی کم ہے۔ اور ہم بھی اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ میں اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ  
علیہم السلام بھی اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ میں اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ  
ہر ایک کے رنج و مان و بے چارگی کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ سب بھی اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ  
روے اور خوف و رنج و مان و بے چارگی کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ سب بھی اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ  
علیہم السلام بھی اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ میں اسی جہاد میں ہوا۔ اور غم و غصہ



[illegible]







باب ۱۱ صغیر و کبر و انجلی و در فہم کے اس قدر مہربان رہے یا یہ ہم غفلت و صلا  
 کے نور اس قدر میں جہاں تک پہنچا ایسے ملک سے جس کو اور یہ صفت میں ہر قدر  
 احادیث و اشارت کے لئے کہ کون سا اور و تحقیق ان کے لئے اخبار نظر اولیٰ و کلام  
 قاطعہ و فائزہ سب کا خلق ہوئے و ان کے مع علم احیاء و البیاض خلق عندہما  
 و حیاء و اوقاف و حیات و انوارہ الثریۃ الخ و کہ لفظ فنن ان بدامن اللہ و لفظ  
 و لکن لیسعہا من غیر جم غفیرہ و صلا و سبب و سہ فہم و حمتہ غیر اس قسم کے احادیث  
 کہنے کی یہ رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ  
 احیاء و عیش و کس کی نہ ہی ان کو یہ دنیا کہ جو دشتیہ یا انبیا و مقربین اور کس کی نہ  
 اور ان اثر غفلت و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ  
 و سبب اور ان کی اس قدر غفلت و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ  
 پیدا ہو اور غفلت کے لئے و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ  
 و سبب اور ان کی اس قدر غفلت و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ  
 و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ  
 و انبیا و سبب یا صلیح سانیہ ان کا فرار و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ  
 و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ و در ان میں کی ہر ایک کو ہر رابطہ  
 اور یہ امور کہ ان میں جو متعلق کی طرف راہ میں ہند اس کے قوار علیہ مدار کہ جس  
 جہاں لیب انسانی و انتہا کے صغیر ہوتا۔ شکل کے سبب ہم کہیں ان ان صغیر  
 اس میں کہ نہیں پہچان سکتا کہ مکن الوجود ہر عارضہ ہے۔ منہاج ہے۔ زوال ہے۔



عدم کے بعد میں آیا ہوں۔ جہاں کا مبداء اور۔ وغیرہ وغیرہ لیں۔ آج۔ اور جو میں  
 اور میں اور لکھنے کے لیے لکھا۔ اس کے بعد اس کے بعد اور ان میں سے لکھنے کے لیے  
 نوٹیف اس کے بعد میں نے لکھا جو مانع اور وہ ہر وقت ہر چیز کے لیے ہے  
 مگر ہر وہ عالم صاحب العدم اور میں اور وہ۔ وہ لکھا مگر۔ ہر۔ مگر  
 نور و ظلم۔ اور یہ مگر ظلمت و غیبت۔ وہ لکھا علم۔ اور یہ جہد۔ وہ لکھا  
 صفات لکھا ہے ہر۔ اور اس میں لکھا ہے صفات لکھا ہے۔ اور میں لکھا ہے  
 میں اس میں سورہ لکھا ہے یہ ہے۔ اور میں ہوا اور میں اس میں ہوا اور میں  
 میں۔ یہ ہے اور وہ ہر وہ زوال اور یہ ہر وہ۔ اس میں لکھا ہے ہر وہ  
 جو میں ہے مگر ہر وہ میں ہر وہ اور وہ ان کے لکھا ہے ہر وہ اس میں اس میں  
 کہ ہے ہر وہ میں ہر وہ۔ اگر میں ہے ہر وہ میں اور وہ میں اور  
 لکھا ہے ہر وہ میں ان کے لکھا ہے اور وہ میں ہر وہ میں۔ لکھا ہے  
 و صفات ان کے لکھا ہے ہر وہ میں۔ لکھا ہے۔ ہر وہ میں۔ ہر وہ میں  
 مگر صفات کے ہر وہ میں ہر وہ عالم کو میں سمجھ سکتے۔ اس میں لکھا ہے ہر وہ میں  
 کے ہر وہ میں ہر وہ میں ہر وہ عالم کو میں سمجھ سکتے۔ لکھا ہے۔ لکھا ہے ہر وہ میں  
 خلق از خلق حیرانیہ۔ خلق با خلق حیرانیہ۔ کمال۔ حیرانیہ۔ لکھا ہے۔ لکھا ہے  
 لکھا ہے ہر وہ میں۔ لکھا ہے ہر وہ میں۔ لکھا ہے ہر وہ میں۔ لکھا ہے ہر وہ میں  
 لکھا ہے ہر وہ میں۔ لکھا ہے ہر وہ میں۔ لکھا ہے ہر وہ میں۔ لکھا ہے ہر وہ میں



پہنچ سکتا۔ اس کے سوال پر انہوں نے باوجود غائب حق معقولہ کے جواب میں کہ  
مگر وہ تو بن اور اتنے بڑے ہیں کہ پھر وہ کہہ سکتے ہیں اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ  
جان سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے۔ اس کے جواب میں کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
لہذا وہ تو یقیناً وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
اس کے جواب میں کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
اس کے یقین کو اس کے جواب میں کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
اور وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
یقین جو اس وقت ہے اس کے جواب میں کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
اس کے جواب میں کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
اور ان کے فوائد اس کے جواب میں کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
اس کے جواب میں کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
نہ ہر نہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
جب کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
نہ اس کے انہی کے جواب میں کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے  
انہی کے جواب میں کہ وہ کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے



مسند مع دھجے میں آفتاب کو طلوع کرتا ہو اور غروب کرتا ہو ہر جن نفیس ہے اس کا جسم  
مرد و زانی ہے اور ایسا نفیس ہے کہ ہزاروں کے لئے آفتاب نہیں نکلتا بلکہ ہر جسم  
نورانی نہیں ہے مگر زہد نہیں سکتا۔ یا مسند یہ اس میں زندہ ہوں۔ ہر جسم میں ایک  
ہے یہ ایک ایسا نفیس ہے اگر کسی کے پاس کوئی دھجہ ہو تو اس میں ہر جسم میں رفع ہے  
تو مرنے والے نفیس ہوگا بعد میں ہر نفیس دیکھا جائے گا۔ یا مسند عکس نفیس ہے اگر  
مسند دے دیں تو نفیس ہوگا مگر زہد نہیں سکتا۔ جب اگر اکبر  
سے نفیس اگر جمع کے کوئی دھجہ ہے آفتاب کی خفیت کے کن خیر فک کے درجے  
رہن اس کی ذاتی ہے باوجود۔ اس میں عوارث اصلی ہے یا خارج۔ اور روشنی کا اس کا  
سبب ہے اور کون کو کت کرتا ہے تو علم یا بعد الیٰ زہد نفیس یا جو اس کا  
بعد کی نسبت ہے۔ مگر زہد و برابر بھی اس کی خفیت کو نہیں سکتا۔ اس کا علم  
موجود نفیس حالت و رفع کہ حالت اور رفع کی خفیت کو ایک نہیں جانتا  
اس کا علم آگ کی مانند مگر نہیں پہچان سکتا یا بعد یہ روزانہ ہم دھجے میں ہے۔  
اس کے نفیس کو معرفت لازم نہیں۔ نہ اخوت کے علم کا بعد نہیں علم اور معرفت  
حاصلات و صفات الہیہ الہی حاصل ہے اگر جو حسب نوع میں نہیں معرفت  
زاد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وجود اور حسب مطلب ہے ان صفات میں اللہ میں اگر  
علم نہ تھا تو علم معرفت کو عدم نفیس لازم نہیں۔ نہ اس کو خبر وئی کی معرفت ہو نہیں



معلوم نہیں ہے۔ یہی نور فطرت ہے۔ روزانہ بار بار گھٹنوں کے بعد کھڑا ہونا  
 روزانہ دیکھ کر کمال ہے۔ اس کی حکمت کو ہم سمجھ سکتے ہیں۔ اس کی حقیقت کو ہم  
 حق پر پہنچنے تک نہیں پہنچ سکتے۔ ہم تو جن حیرت انگیز معجزات پر ہر حال درخشاں  
 انبیاء میں کمال عرفان رکھنے والے ہیں۔ ان کو ہر معجزہ پر ہر حق پر ہر شے کا  
 نقیب تھا۔ اس کے اندر ہر اور معجزہ ہر وقت کا بھی ہوگا۔ پس اگر وہ اس کی  
 وسیع حکمت میں جامع نہیں تھا تو کیا اس کے حد پر بھی نہیں تھا۔ ہر وقت کا نور  
 پیدا ہوا۔ کس حد پر بھی نہیں تھا۔ ہر شے کے حکم پر بھی تھا۔ ان کے ہر معجزہ کا  
 نقیب ہر کام و ہر کام کی شہادت ہے۔ اور جو عام کی شہادت ہے۔  
 اس کی حقیقت کو ہر وقت کو ہر وقت کے نور سے ہر وقت کے نور سے  
 ہر سطح پر ہر سطح میں اور ہر سطح میں ہر سطح پر۔ اور ہر سطح میں ہر سطح پر  
 ان کے معجزہ کی عدم معرفت کے اور اگر یہ معجزہ ہی نہیں ہے۔ اس کے ان معجزہ کا  
 اور ہر سطح پر ہر سطح میں ہر سطح پر ہر سطح پر۔ ہر سطح پر ہر سطح پر  
 حیدر اس کی فطرت کا ہر سطح پر ہر سطح پر ہر سطح پر۔ ہر سطح پر ہر سطح پر  
 و ہر سطح پر ہر سطح پر ہر سطح پر ہر سطح پر۔ ہر سطح پر ہر سطح پر  
 کمال و ہر سطح پر ہر سطح پر ہر سطح پر۔ ہر سطح پر ہر سطح پر

اب اگر بیان کریں گے کہ ہر سطح پر ہر سطح پر ہر سطح پر۔ ہر سطح پر ہر سطح پر  
 نوع اس کی فطرت کا ہر سطح پر ہر سطح پر ہر سطح پر۔ ہر سطح پر ہر سطح پر  
 کو ہر سطح پر ہر سطح پر ہر سطح پر۔ ہر سطح پر ہر سطح پر



فوجیوں کے پاس بھی نہ تھا۔ لیکن وہ اہل تفسیر کے جو بات تیرہ ہفت روزہ  
دیکھ کر اس کے اپنے میں کیا تفسیر کرتے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہ جو بات  
اس میں منکر و مذکور ہے۔ نماز کو وقت پر پورا نہیں رکھتے اور گناہ میں غفلت کرتے ہیں  
اس کے نتیجے میں اس کا عقوبت نہیں کرتے۔ اس کی بنا پر ہم نے فریاد کیا ہے کہ اگر  
کرتے۔ اگر ہم کو یقین تھا تو کیا ان امور پر زور دینا ممکن تھا۔ اگر نہیں۔ ہمارا ایک بزرگ  
بابا جس نے بیچا تھا اور میں نے بھی دیکھا کہ وہ دیکھ رہا تھا کہ وہ کس سے سنتے ہیں۔  
جو کس سے سنتے ہیں کہ۔ لیٹ نہیں جاتے۔ اس کے سامنے اگر نہ ہو تو ہم نہیں پڑا کرتے  
یقین کر وہ دیکھ رہا تھا۔ نو کیا یہ کچھ ہمارے لیے سمجھو کہ مفاد میں ہر روز نہیں۔ ان  
بیش ادنیٰ اگر کو یقین تھا جیسے انہی اقوال و کلمات کے یقین کہ وہ دیکھ رہا تھا  
جو زبان سے اگر کلام نکالتے تھے تو وہ بھی اس کی یا یا یا اور کسی کا خوف مری جا۔ اگر  
نہ ہو تو اس کے لیے کچھ نواب ہر جو دائرہ اس کے باہر نہ ہو۔ اگر کچھ ان نیت کی  
مذکورہ سے سوچا تو اس کو نہ سمجھتے تھے۔ اگر کچھ ان نیت کی لذت میں بیٹھے اکل و پینے  
دنیا کی دلتاں میں مشغول رہا تو اس کو جو سمجھتے اور جو اس کے لئے ماننے کی بات اور  
کام دل استغفار و توبہ و انابت و خضوع و خضوع میں گامزن تھے۔ اگر اس کو نہ سمجھتے  
تو یہ نیت اور اس استغفار نہ تھا کہ اس کے لیے سورج کی آگ کی آفتاب کی گنت  
اور قریح و زار میں ہر کرتے۔ یہ ہم نے بھی یقین نہ کیا جو ہم نے کمال ہے۔ یہ زور  
از حریف کے باہر نہیں ہے۔ جو کہ خوف و ہراس پیدا کرے اور خالی ہو جائے  
باریک اس کے بعد کے کچھ بھی نہ رہا کہ ہم کرتے ہیں۔ وہ یقین تو ہم نے دیکھا اور



بسم الله الرحمن الرحيم

12

جلوتی من ان <sup>بسم</sup> حامد او ان یصعد الی در کفوت صاعد و عز ان یصعد

وَأَوَّانَ لُؤْدَةَ حَدَّ حَاسِدٍ دَلَّتْ عَلَى آيَةِ التَّوَاهِدِ وَجَلَّتْ

باب  
الاصول.

مطلوب كل طائفة من اهل كل طائفة من ملاذ كل كانذ ومعار

مقام  
زاد

صفات عن انما بياض من مستطاب حجاب

1961

قل عائد ومقصود قل فاصد وعرا قل اسد وسبح من لمب ما وجس من

نستغفرَكَ وسُئوبِ أَلْبَابِكَ . وَنُسَمِّدُ صَلاَتَكَ وَنُقَدِّمُ عَلَيْكَ مُحَمَّدًا عَلَى عَوَالِقِ الْقَوَائِدِ .

ويعطف الزوائد ونصلي على حبیب اللہی جاً، لنشر الفوائد ونظم الفرائد

وَعَوَظُكَ لِرُقَادِ رَسْمِي فِي جَيْبِ لَدَايَايَ

ليهد كل ضال ويصير كل حائد . وعلى الامام جدد وسمي الاطاب ويطا

اشهد شهادتي على الامام والبايع للضغامة حامى الزمام والعرف

الرواشد سبيحاً على المولى الامام والباكل نصرته الى الابد

الوثيقة التي ليس لها انقسام وحصل الله الذي ماله انقطاع ولا انقسام المبرور

دافع کامارد و مدّ کل حاکم صلوة متراوفا متوارفة متابعه متعافیه

دافع كل ما رد و مد كل ما قد

ما صدق ما ذكره ورد في قوله لا يفتقد في الغرير بحليم في محكم ناسه الكريمة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَمْ يَلِدْ اِنْ لَوْهَا اللّٰهَ اسْمُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

دوران کا یہ کام شفق میں ہے۔ یہ اوپر اور سفید گھٹن کے دوسرے مغرب فرشتے میں ہے۔

و در آنجا که می بینید که او را در میان کوه ها و دریاها

انہیں نے زبالہ میں جھینک کر ٹھونس رکھے تھے۔ خلیفہ سائنس و صنعت کے سربراہ

و لا تخف من هذا امر حشر و لا تسكن لما اسع على الملتزم

ۛ صا رقی الی محمد نقرا

مَلَكًا مَبْرُورًا. الْمَلَكُ الْمُبْرُورُ مَنْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ عَسَاوًا لَمْ يَمُوتْ

رَأَيْتُ مَلِكًا مِنْ الْمَلِكَةِ سَبِيحَ لَوْحٍ مِنْ وَرْدٍ بَلَعَتْ حَيَاةَ سَمَاءٍ

مضلاً عليه ثم كسبه اخرون فقلت من هذا يا جبريل فقال هذا ملك

مصدقاً عليه بمقتضى ما ذكره في كتابه من أن

مقول فی قبض الا راجع فقلت ادنی منه یا حیدر بل لا کلمه فادالی

b  
dino



مفتی

[illegible]



[illegible]



رضوانی و محمد بن خدام

[illegible]

بجود فیض کائنات است تفرموده عالم زبیر عالم که تمام زمین  
ست کم عفت از این سرزمینی و در موت گویند اسیر و در دست کا خیر دنیا  
و فدای آن است هرگز از زمین نرود - خلق اکوت و الحق بیادکم  
اکرم حسن علی موت و ضایع اسیر و بدایا و نسا را انما ان



اگر کفن و صحن تک علی - بجا بر مطلب بیرون است بیدار گشتن کی صلیب علی  
 اگر کفن کنی موت ز مقدر موی تو مرز خداست و زنا او نه کفن تک علی زنا گوید  
 حاضر در بار الهی اگر کفن تو نماز بجا بر جسد کز رحمتی  
 قوللا با جسد خودی نفس کو جام کرتی - ای موت نه ان کی کور کس قدر غنا  
 کور بیا بر نور کاست و عبادت کن بر بندگان نسبت زهر ده ای کافران  
 ان کی کور کس روشن می کنی زار و غما می کنی هر دو عالم نه موت کی او کس نه  
 نسبت ای در بهادر صلیب بیا بر - اگر به موت شریف خیزد که کفن  
 در روزی - جبار ای صلیب صلیب تو نماز حالت سانس زنا  
 بایستی ان ملک الموت از نزل نقیض مع الکافر نزل و موثقی من نار فیه  
 روضه فیض عید است کی جانور کی روح ز تضرع کنه آید بی نو او کس  
 ان نه بی اکس سجده ای کی تمهید عید او کس کی روح کوفته می زار  
 جنتی - در آخر صلیب بیا بر المؤمن اذا حضر الموت جفا صلیب  
 عید صلیب در عید صلیب فریادش قال قلت لا محمد علیه السلام حلفت فداک  
 باین رسول الله علی مره الموت علی قبر روضه قال لا والله انه اذا انا ملک الموت  
 نقیض روضه خیزد شک فتقول اعلی الموت یا و الله لا تجزئ فوالله انک  
 محمد آنا ابریک و شفق علیک من و الله جسم لوح فک افصح عین فافقا  
 قال تمیذ رسول الله و ابر المؤمن و فاطمه و الحسن و الحسنی و الله من ذرشم من



[illegible]



فر کم قال فرجوه و فر السه و فر السه على قدر منزلة نفقت اصره بانتم قال فرجوه  
 طار لطف لطف على عبد مع و لطف عليهم فان رايم بخير فر و ان رايم لشر رايم  
 حزن وانتم -

اور یہ بھی منوع نہ ہاں کہ بعض بعض فرجوں کے منوع بھی ہوتا ہے۔ خانہ ایک منوع  
 ہاں کہ کجارتی لطف نہ ہاں۔ عن عبد اللہ بن طلحہ قال سالت ابا عبد اللہ عنہ السلام عن الزرع  
 فقال حبر و منسج کذا و قتلته غنسل و قال ان الیہ کان قاعد آخر الحج و کذا  
 یختم فاذ اسو لوزع یقول لای قال الیہ لعل اندر یقول نذ الزرع فقال  
 لا علم لی بما یقول قال فانه یقول و لای لکن ذکرتم عثمان الشیبیہ کہ تمن علیہ  
 یقوم و لای قال و قال الیہ لیس موت من بنی امیہ میت اند منسج و ز غا قال و قال  
 ان عبد الملک بن مروان لما نزل بموت منسج و ز غنہ ہر منسج بنی ہر منسج کان عند  
 و کان عندہ و لای فلما ان فقده غلم ذک علیہم فلم یبرو اکف یضوی ثم اطمع  
 امرم علی ان یأخذوا خذ عاف یضغوا کسبہ الرطل فقروا ذک و السوا الخدیج  
 حد یہ ثم القوه و قال کفان فلم یطع عبد اللہ و ابیہ الیہ و لای و لای  
 اور یہ قسم کا ہے کہ بعض منسج و ز غنہ ہر منسج بنی ہر منسج کان عند  
 اور یہ منسج ہر منسج ہر منسج ہر منسج ہر منسج ہر منسج ہر منسج ہر منسج  
 حاب و راہ نے انبر محو من نفقت کا ہے۔ اس کا ختم کا وقت و یہ  
 اور اس نے غل کو دیکھا تو کہا و انہ لیسے کنت غل لک کل کسبہ کا تو ہاں ہوں

منسج و عبد الملک بن مروان



بِالْأَمْرِ بِالْحَسَنِ مِنْ عَنِ السَّيِّئِ نَظَرُ الرِّمْلِ كَانَ مَعَهُ فَأَهْوَ حَالَهُ فَمِنْ كَلَامِهِمْ



[illegible]







حکومتی نظر ان پر ملا ولفور۔ اور دیو تو مجھ سے۔ خلیفہ کا ملک بھی لشکر و بانی بخار  
جسے لایبر طور پر ایک ایک روز چھوڑنا تھا۔ لیکن وہ ملک جو ابراہیم بنی کو عمت عوام  
ال ملک سے جسے لکھن فٹا سنیں۔ اور جسکی طرف سب کا خیال ہے۔  
ان تمام سلطنتوں میں جو پورے دنیا میں دکھائی دے رہی ہیں وہ فرنگی و عثمانی و روس اور  
درگزی۔ یہ حضرات بادشاہ اور عام خلق رعایا تھے۔ ان کے وہ ملک جو علم میں اہل  
کودیاں اور اس میں ابراہیم بنی پڑے۔ اور انہیں عظام اور سبک نام رعایا۔  
ان سلطنتوں میں ایک بھر لقمہ تھا وہ راشن کے اندر تھیں۔ جسکی وہ ملک بار بار  
یہ حضرات سرانجام دے رہے تھے۔ لیکن وہ ملک جو ابراہیم بنی کو دیا ہے  
وہ نہ جتنی تمام امتحانات کے ہیں۔ جسکی بھر کبھی نہ امتحان نہ اوتھان نہ لکھن۔  
ان سلطنتوں میں۔ رعایا اور جمع و دونوں یہ حضرات ان کی اور خون کے دائرہ میں  
میں متحد ہوئے۔ ابراہیم بنی کی سلطنت وہ ملک جسکی رعایا و جمع خون کے

مجاہد ہوئے۔ ملا ولفور بھی سرخ ہوئی۔  
ان سلطنتوں میں کے اور سلطنت الیسا نہیں جو ان وقت ان کے ملک کی گھر ہو کر رہے  
مرد و عورتیں جن میں ایک ملک ہو گیا تھا۔ لیکن ابراہیم بنی  
کی سلطنت وہ ملک جسکی آئے مرد و عورتیں عالم کے غریب رہا۔ خدا ان کے فوج  
اِنَّ اللہَ اشَدُّ مِنَ الْمُؤْمِنِ اَفَنُفِیْہِمْ فَاُولَٰئِکَ اَتَتْہُمْ الْغَیْبَةُ ۚ وَجَاہِلٌ بِمَا  
خَبْرَہُمْ وَہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۚ وَہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۚ وَہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۚ  
خدا ان کے معنی اور مدد و تحفہ لکھتے ہوئے ہیں۔



اور پھر اس وقت حضرت کا فریاد ہوا۔ زور سے کہتے ہوئے کہ۔ اے میرے خدا  
تو نے مجھ کو خدائے حق بنا دیا۔ اور مجھ کو اپنے نبی و پیغمبر بنا دیا۔ تو نے مجھ کو  
اس علم سے نوازا کہ قرآن مجید ہے۔ اور یہ کہ لا یغفران فی رداعی الجہنم۔ نہ یہ کہ  
ابو المرثد سے جدا ہو گا اور نہ ابو المرثد بھی اس میں حصہ دار ہو گا۔ خودت نے اس علم سے  
میں کو بہت پیش کر دیا۔ اور دنیا و عالم آخرت کو عام کر دیا۔ یہ میری شکر ہے۔  
جب وہ اس علم سے نوازا کہ قرآن مجید ہے۔ تو نے مجھ کو اس علم سے نوازا کہ قرآن مجید ہے۔  
نہ کہ کسی سید و سرور کا اور نہ کسی دوسرے کا کہ میں دیا۔ جو مع میرے دستاویز دیا۔  
کہ میرے بعد اس وقت کے خدائے حق کا اور علم اس کا خود میری طلب اور طلبہ اس کا فریاد  
میں کہ میں نے یہ علم لیا ہے کہ میں نے دیا ہے اور میں نے دیا ہے قرآن مجید و قرآن  
اور میرے بعد اس وقت کے خدائے حق کا اور علم اس کا خود میری طلب اور طلبہ اس کا فریاد  
میں کہ میں نے یہ علم لیا ہے کہ میں نے دیا ہے اور میں نے دیا ہے قرآن مجید و قرآن  
اور میرے بعد اس وقت کے خدائے حق کا اور علم اس کا خود میری طلب اور طلبہ اس کا فریاد  
میں کہ میں نے یہ علم لیا ہے کہ میں نے دیا ہے اور میں نے دیا ہے قرآن مجید و قرآن







پڑنے لگا اور انہیں سید سے کہہ کر روک دیا کہ اس دن ہم کوئی جمعہ نہیں ہے  
 حضرت خیر صاحب باغیر حضرت خیر صاحب نے اس وقت کوئی جمعہ نہیں تھا  
 یا ہے دیکھو اگر تم نے اس دن کوئی حکمت نہیں کی تو میرا بیٹا نہ ہو گا  
 حسین عام کہہ کر جو اس نے کہا کہ میں نے تم سے کہا کہ میں نے تم سے کہا  
 اور یہ کہ اب اس کے لئے بھی نہیں ہے اور یہ جس کی نفرت اور کفر نہیں ہے  
 یا یہ کہ اگر اور انہیں کہہ کر کہ اس وقت کوئی جمعہ نہیں ہے۔ حضرت نے  
 اس پر حکم کیا کہ اس نے ظاہر نہیں کیا کہ حسین آپ کے لایا ہے۔ واللہ لقد نقضت  
 ابن ابی قحافہ وهو یحکم ان محلی ما محل القطر من الزمان یخدر عن السبل  
 ولا یزنی فی الطیر فسدلت دماغا ویا وطوت عنھا کثما۔ عز و جبر  
 فرأیت الصبر علیها نا اھجی فصبرت فی العین قد فی الحاق شجاری  
 متواتی لھباً

مرقہ صنف تیسرا ان کے لئے اس کا التفہیم کا اور حضرت کے سلف کے لئے اس کا  
 بعد اس کے بعد جس نے پیچھے نہ دیا۔ عائدہ وہ عابد ہر دو بار سو یا ہر دو بار عالم  
 کسی کے نام نہ رکھتا تھا۔ دن لبر ہوتا تھا نہ عبادت خدام رات لبر ہوتی تھی نہ عبادت  
 خدامین۔ عہد عابد تھے۔ دار جس عبادت میں خف عبادت رکھتے تھے۔ اور جس میں  
 عبادت میں رکھتے تھے عبادت رکھتے تھے۔ اور جس میں عبادت میں رکھتے تھے عبادت میں  
 عبادت میں رکھتے تھے۔ وہ پشاور جو عبادت میں رکھتے تھے عبادت میں رکھتے تھے  
 وہ عبادت میں رکھتے تھے۔ وہ پشاور جو عبادت میں رکھتے تھے عبادت میں رکھتے تھے



اور خطبہ افوض حیا و نساہت میں آنے مجمع اصحاب میں رہا بقا اور المؤمنین علیہ السلام  
یا رسول اللہ افضل الاعمال فی هذا الشهر فقال یا ابا الحسن افضل الاعمال فی  
هذا الشهر الورع عن محارم اللہ عزوجل شکر کی فعلت میں کیا  
یا رسول اللہ فقال یا علی اسکی لما یتمل منک فی هذا الشهر کافی یک اونٹ  
تصلی لربک وقد اغتبت اشقی الاولین والآخرین بتقیق عافرا فادع عوف و فصرک

ضربہ علی قرنیک فحصب صما لحنک  
نزار عیہ اس میں نے کونسا کھیر خیال نہ کیا گیا۔ اور اسکی کاسبہ نہ خیال ہو گیا  
فرشتے اور روح حکیم خدا نے نہ نازل ہوئے ہیں۔ اور جو جب اور تمام۔ اور سراج  
خدا کو پسند آئے ہیں۔ کعبہ عشرہ ۵۔ آج کاسبہ کھیر نہ کر رہا ہے۔ خدا  
اور بہت فرشتے خدا کے اور روح القدس احکام خدا کو سید لا م نہتہ ہمارے ہمارے  
کسی ان احکام کو کس میں نہ ہوگا۔ آیا اور المؤمنین علیہ السلام پر حالہ اس میں  
حضرت کا کاسبہ میں غش غش آتے ہیں۔ جب بھی اس میں کھیر نہ کر  
وصت فرما رہے۔ اور جب غش آقا باہر تو نام اہل علم اور اولاد میں آئے  
نوفہ تمام قائم ہو جائے۔ اور یا لام حسنہ کمال پر پیش نہ کرے ہوگا۔ حالہ  
لام حسنہ کمال علیہ السلام کے آقا کی نصیحت میں۔ کریم و زار اور بقا رضی میں  
جب کہ میں خفیہ میں ہیں اور کسب میں آتے ہیں اور یہ وقت اسکی کو  
اور نہ کر کے انہیں اولاد و عیال میں کسب میں آتے ہیں اور کسب میں کسب میں  
کسب میں۔ اور یا اللہ خلیفہ علیہ السلام و ہم کو لکھ خدا نے اسکا نام اور علی



السلامة من محمد بن عبد الله المدفون في القبر الثاني



[illegible]

اور یہ ہے کہ اگر آدمی کو کچھ اور بھی یاد ہو تو اسے یاد کر لے۔  
 اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نصرت فرمائے۔ آمین۔  
 اور یہ ہے کہ اگر آدمی کو کچھ اور بھی یاد ہو تو اسے یاد کر لے۔  
 اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نصرت فرمائے۔ آمین۔  
 اور یہ ہے کہ اگر آدمی کو کچھ اور بھی یاد ہو تو اسے یاد کر لے۔  
 اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نصرت فرمائے۔ آمین۔



بسم الرحمن الرحيم

نساء عليك يا من ليس لك نداء ولا مضاد والباب لك يا من لا مانع لملك ولا راد شجيد  
 لك يا من خاف في غاية العباد واصد في الوعد لا يعاد ويحمي لك يا من يقبل من كل  
 يقبل الميلاذ ويرحم من لا يرجم العباد وحضو عالا يا من اهلك قوم غرود وعاد  
 واقفي ارم ذات العماد وارغم انف عرود وفرعون ذى الاوتاد الذين طغوا  
 الدباد فاكلوا فيها الفاد وصلوا على سبائك الذي فاض وافاد وافق في سبيلك  
 وحاد وسهل لنا سبيل المراد ولقنا طريق الاقصاد وانا نجحات المبدى والمعاد  
 ودلنا على النفاق الذي هو الزاد لا يخذل غيرة حاد ولا يصنع مناقبه عاد والذاد  
 التام والتحية الممددة الى يوم القيام على الدالذين هم خيال واولاده الدن  
 هم خير اولاد سيما على طاهر الميلاذ المدعو بالتبريك والاسعاد لميقن  
 على المعدنين الطوارف والملاذ الحاسم عرو الاحاد الحاطم رؤس من  
 مال عن الحق وحاد الراغم اناف المردة الاوغاد البابر اعناق الحجة الحاد امر من  
 وقائد الغر المحجلين لبث الموت فاسد الاساد ماوى الصعاليك ومنح الزواد  
 صلوة دلكته باقية الى يوم التناد وحالة الى حنة الاحباد **عبد**  
 فقد قال صدق الصادقين واكرم الفضل عيني في كذا المبين ليس البر ان تولوا  
 وجوهكم قبل المشرق والمغرب الذي سابقا معلوم ما كذا فشتون كذا فاض  
 مختلف بين اوركام الى تقسيم بين كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى  
 كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى  
 كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى  
 كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى كسى



جاءت كنه ان زن كس قدر اور اسی شخصہ سے جو فرشتے پیدا ہو گئے ہیں  
 کام کر رہی ہیں۔ یہی ہشتہ ہفتہ فرشتے پیدا ہونے لگے ہیں۔ کبھی کسی دعا کے نتیجے میں  
 جو فرشتے فرشتے پیدا ہونے سے کبھی مفاد کی بات کہہ کبھی مفاد یہ قوت ان غسل کے جو میں ان  
 فرشتے فرشتے مقرر ہوئے اور وہ اس کے استغفار سے ہیں۔ کہ صرف عبادت سے  
 اور کھانا کھا کر عالم میں پھرتے ہیں۔ اور جو عبادت سے پھر فرشتے ہیں اور یہ پھر مختلف  
 ہیں۔ کہ کبھی فرشتے فرشتے ہیں کہ تمام فرشتے نور کے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں  
 اور فرشتے اور ان کے۔ کہ کبھی فرشتے نور کے فرشتے ہیں۔ کہ کبھی فرشتے نور کے  
 ہیں کہ جب ہم خدایہ فرشتوں اور اس کے علم کے علم کے مشافہت  
 ہے خطیب نے فرشتوں میں حضرت نور سے منہم سجود لا یرکعون و رکوع لا یقبل  
 وصافون لا یتزائلون و مستحون لا یسأمون لا یغشاهم نوم العیون ولا سہو  
 العقول ولا فترۃ الابدان ولا غفلة النسیان ومنہم امناء علی وحیہ والستہ  
 طائرہ و مختلفون بقضائہ وامرہ ومنہم الخطۃ لعبادہ والتبتۃ لاجواب  
 جنابہ ومنہم الثابتۃ فی الارضین السفلیۃ اقدامہم والماریقۃ من السماء علیہم  
 اعناقہم والخارجۃ من الافطار اکرامہم والمماسۃ لہوائم الغریبۃ کانفہم  
 سبحانہ وادۃ فرشتہ حمارہ <sup>وہی کہیں ہے</sup> اور وہی کہیں ہے <sup>اور وہی کہیں ہے</sup> اور وہی کہیں ہے <sup>اور وہی کہیں ہے</sup> اور وہی کہیں ہے  
 اکثر امہوا دم فقال والدی لفتی بیدہ لملکۃ اللہ فی السماء <sup>اور وہی کہیں ہے</sup> اکثر امہوا دم فقال والدی لفتی بیدہ لملکۃ اللہ فی السماء  
 الارض فی الارض و ما فی السماء موضع قدم لا ہو فیہا ملک لیسہ وفیہ ولا ناس  
 الارض شی ولا مدر الا وہی ملک موکل لہا فانی اللہ کل یوم یعملہا واللہ علیہ  
 وما منہم احد الا ویقرب کل یوم الی اللہ یولا یتنا اهل البیت ویتغفر لجناتہ



انا نقضت و نقضت

ما وادعوم نقضت لهم من ربهم

وعلم لهم انهم كانوا

ادم ابراهيم

ادم نزل من الجنة

ادم بن نوح

ادم خلق من الطين

لعمري اني سمعته في خطبة

فاضرا للشور - جبر الله امره

نور الله في الدنيا

قال نوح انه كان عبدا لله

وقال له صلوا

وقال له صلوا

وحدهم في الدنيا

لعمري اني سمعته في خطبة

ان الله رزقني

فما بالكم انتم

نور الله في الدنيا

نور الله في الدنيا

نور الله في الدنيا

نور الله في الدنيا

نور الله في الدنيا

نور الله في الدنيا

نور الله في الدنيا

نور الله في الدنيا

نور الله في الدنيا



[illegible]



در دگر عالم که هر خداوندی سوزنده اوست و هر که ایا رب که

سده آن طبع بر بندید است جانی است اوست که کفار  
جنت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است

جنت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است  
عظمت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است

در دگر عالم که هر خداوندی سوزنده اوست و هر که ایا رب که

جنت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است  
عظمت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است

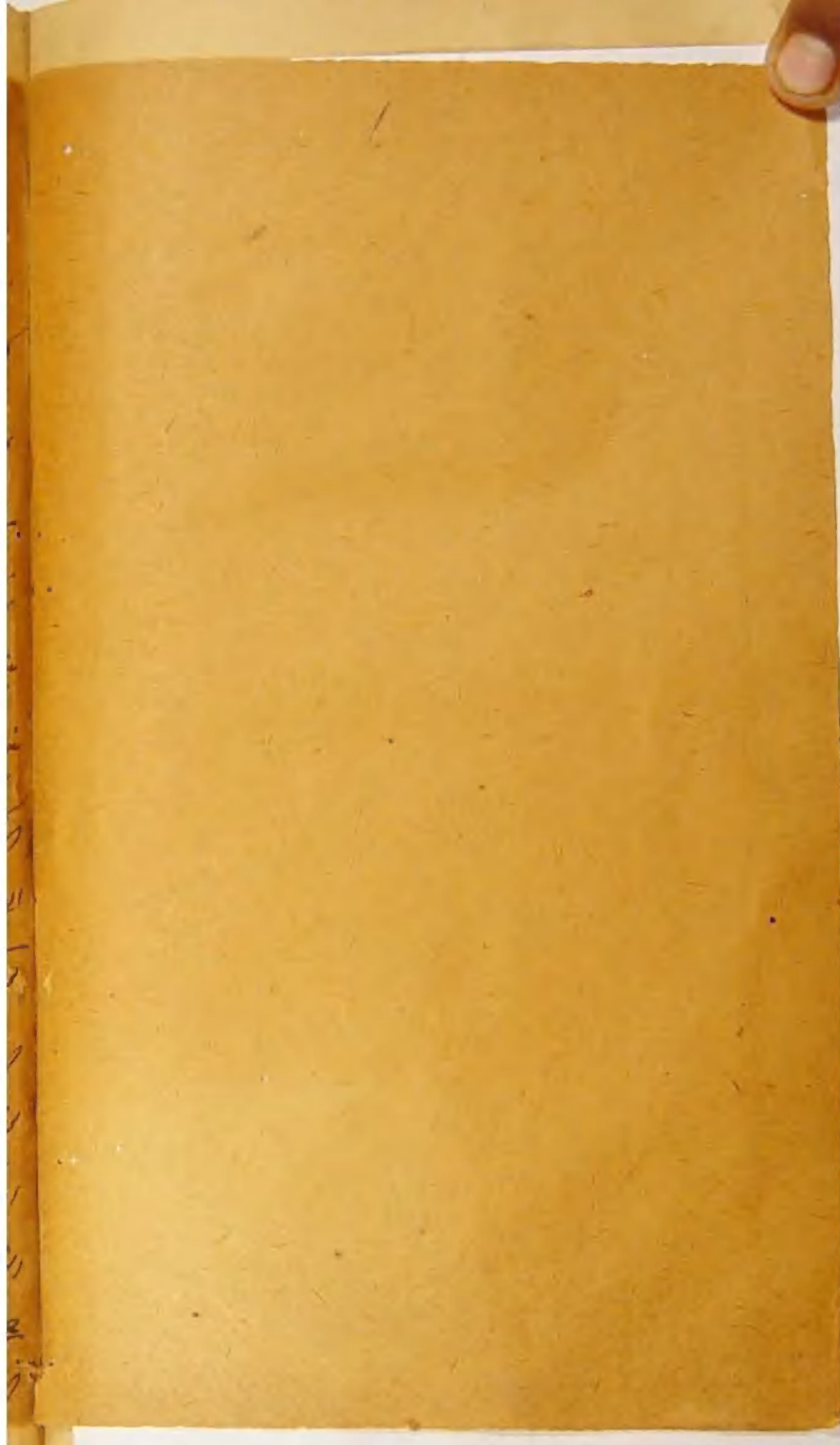
جنت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است  
عظمت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است

جنت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است  
عظمت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است

جنت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است  
عظمت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است

جنت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است  
عظمت است که هر که در جنت است که هر که در جنت است







[illegible]







[illegible]



[illegible]



حضرت امام رضا علیہ السلام کا کلام جس سلسلہ میں کہہ رہے تھے کہ زمانہ صاف ہے ورنہ کلام  
 سوال کیا ہے ماعلمہ الملائکہ کو کلمہ لکھنا ہے کہ یکتون علیہم کلمہ واللہ عالم الشیء و احوالہ  
 و جبر و تدبیر و کمال عالم حق و علم سر و خفیہ و کما یفوتہ من ان ذلتوں کے غور و  
 قال استعبدتم بک و جہم شہودا علی خلقہ لیکن اللہ بکلامہ و کلامہ ایاہم مشہد طاعت  
 موافقہ او عن معصیۃ اللہ اللہ انما فی حقہ و عبادہ و ان ذلتوں کے غور و  
 بہ کام دیا ہے اور ان میں انہی مخلوق تہ کہ مفرور ہے نہ کہ نہ رہا جس جلال و شہادت  
 ساتھ ساتھ میں اعانت اللہ بکلامہ و کلامہ شہد اور معرفت کے زمانہ ماز و شہد  
 اور ان کے تہہ و ان ان کی نہ ہمارے ہمارے اور اسے ضابطہ ہے ان میں ذلت  
 محکم و کلامہ میں نو فوری او کلامہ کے اخراج نامہ اور تہہ ہر مفرور و کلامہ  
 اور کلامہ مفرور ہے نہ۔ و ان اللہ برافقہ و لطفہ الیہ و کلامہ بعبادہ مذنون  
 عنہم مردۃ الشیاطین و ہولام الارض و امانات کتبہ من حیث لا یرید ماذن اللہ الی  
 ان یحیی امر اللہ عن فضلہ، <sup>چھٹے</sup> یہ بھی مہم ہے کہ کلامہ و ان ذلتوں کے  
 بہ ان کے ہر جمع ہر کام کے ایک نظر خصوصاً کہ کلامہ مفرور او سبوعہ میں  
 بھی انہی کام کے ناظر مفرور کرنا چاہئیں۔ کہ توضیح

بالحدیث اہد بہ لعل تہام کہہ رہے تھے کہ جو کلام کہتے ہیں کہ ہر مفرور و کلامہ  
 خاتمہ قہر میں کہہ رہے تھے کہ ورنہ کلامہ نہ اب خفیہ کے پیمانہ ان  
 بقعد الکاتبین و ذلتوں کے جو کلام کہتے ہیں کہ ان کے کلامہ مفرور ہے



ہر مہر خیرینیا۔ حضرت مکی، اذکی لشکھ ان کے دوزن طوطے دار صون ہے۔ علم  
 اذکی دوش اور زبان قلم اور آسین مدار ہے۔ مگر وقت خلیج نزع ہر  
 عالم نزع کرنا چاہئے کہ بعض اوقات ایسے کچھ ہیں جن کے کفر کا ریزہ سے منہ دینا ہے  
 مگر بعد ہر اس کے کہ نیکان بھی باقی ہیں۔ فتنہ صادق الی قہ سے ہر مہر جس کی ہمار  
 کفر و تشنگان کا نیکان نام کو وقت کسان کطرف صعود کر رہے ہیں۔ نور و ہر عالم  
 اذکی و کچھ کچھ مگر اس نہ سے کہ متعلق اذکی مضر کی حالت میں کیا یہ نہ ہو کہ  
 میں ہر مہر کا۔ مگر حلقہ جو کچھ و مضر ہے وہ اور کثرت از مضر کی نام کی  
 مضر ہے۔ خط نامی مگر نصف مضر جبکہ مضر جن جن میں مضر کا  
 یہ کیا نصف مضر میں ایک مضر میں جس میں کثرت اور کثرت ہے کہ اس میں روکن ہیں  
 نہیں مگر کثرت۔ اکتبا بعد کثرت مگر کثرت میں مضر کثرت ولا کثرت اس میں  
 مضر اطلق مضر جسے مضر اس نہ کہ مضر کے لیے مضر کثرت مضر مضر مضر  
 مضر نہیں مگر کثرت۔ اور اور کثرت اور کثرت مضر مضر مضر مضر مضر  
 مضر مضر مضر مضر مضر۔ فتنہ مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر  
 مضر۔ اور کثرت مضر مضر مضر مضر۔ اس میں مضر مضر مضر مضر مضر  
 فتنہ صادق الی مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر  
 فتنہ ولا مستند اللہ اللہ و کل اللہ یہ مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر  
 کثرت مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر  
 مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر مضر



بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي افاض الخلاق واعاد وبجلد وكف حما من كل استنار به ولاذ  
واظلت ظلال كرمه من استظل به واستعاذ هو النجا والمعاد وعينه المعاد  
والضلوق على من ا

[illegible]



[illegible]



اور اگر کہ جائز نہ ہو مگر بعضی مفسرین نے اس کی ضرورت بھی نہ علم کیا اور فرمایا  
 خب عزة - خب خطوط - خب عسک اعلم یوں کہ اصحابی مدو آئے و علم موجود  
 تھے بعد و بعد سے سن دیکھو اور نیز ان کے موجد ہوں حضرت کو کہن  
 مفرک - معلوم ہوا اس میں حکومت و سلطنت کے بعد نہیں ہے بلکہ سلطنت و  
 ذاتیہ اس کا مکمل درکار ہے - اور نظام میں یہ بات سن کے نہیں بیدار نہ ہو سکتا  
 بیدار نہ ہو جبکہ غرض ناب و اشتقاق حکومت بھی ملک لاد رکھتا ہے  
 کہ یہ اصل نظام میں جہل و کفر اور تمدن کی اس سر و جہل و کفر  
 سرگرمی اور اس سرگرمی - اور نظام میں جو باطنی صلہ ملک و نظام و  
 نظام کا اثر مدد میں ہے اور اس میں غلطی و کلام کے بہرہ کی نہیں باقی تہ نہیں نظام  
 کہ مدد علم درکار ہے - بیان علم کی لیت میں یوں کہ انہ فرما انا دار الحکمة و علی ہا  
 سلطنت و کفر و کفر و کفر - بیان کفر کی لیت میں ان غرائب کفر و کفر  
 ہمارے دین کی دیکھو کہ ان کے کفر و کفر کہ ہم نہیں لافنی الا علی ولا الا  
 سلطنت و کفر و کفر کے کفر کی ضرورت ہے - بیان کفر کی لیت میں کفر و کفر  
 کہ وفات کے کفر و کفر کہ ان کے کفر و کفر کہ ہم نہیں لافنی الا علی ولا الا  
 کہ ان دلائل ان نام امور کی کفر و کفر - علم کفر کے کفر و کفر اور اب  
 کہ کفر کے اطلاع نہیں - کفر و کفر کے کفر و کفر کہ ان کے کفر و کفر  
 بہرہ کفر کو کفر و کفر - کفر و کفر کے کفر و کفر کہ ان کے کفر و کفر



[illegible]



ایک دفعہ میرزا جبریل کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

اور دوسرے دفعہ میرزا کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

الستیع الطیوان

میرزا جبریل کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

اور دوسرے دفعہ میرزا کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

میرزا جبریل کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

اور دوسرے دفعہ میرزا کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

میرزا جبریل کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

اور دوسرے دفعہ میرزا کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

میرزا جبریل کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

اور دوسرے دفعہ میرزا کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

میرزا جبریل کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

اور دوسرے دفعہ میرزا کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

میرزا جبریل کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

اور دوسرے دفعہ میرزا کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

میرزا جبریل کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین

اور دوسرے دفعہ میرزا کا لکھنا کہ میرزا کا مکتبہ صلا الخافقین



جنتی جبریل اسرار و نور عالم انبیا فقیران عبد و سرافراز غنیان بنام حضرت امام احمد رضا  
ابن الله هو ملاه و جبریل و صالح المومنین

اس آیت میں ہے کہ اگر چہ ہم ان مکرر گنہگاروں کو بھیڑیں مگر اللہ تعالیٰ ان کو سزا دے گا۔  
 یہ آیت صاف بیان کرتی ہے کہ اگرچہ ہم ان کو بھیڑیں مگر اللہ تعالیٰ ان کو سزا دے گا۔  
 ان آیتوں میں جو کچھ مذکور ہے اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو سزا دے گا۔  
 خدا تعالیٰ کے ساتھ ہرگز ایسا نہیں ہوتا کہ وہ اپنے بندوں کو سزا دے۔  
 وہ جس کو چاہے اس کو سزا دے اور جس کو چاہے اس کو بخش دے۔  
 یہ سزا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور ہم اس سے بے بس ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور ہم اس سے بے بس ہیں۔  
 اس آیت میں ہے کہ اگرچہ ہم ان کو بھیڑیں مگر اللہ تعالیٰ ان کو سزا دے گا۔

رقم ۱۲۳۴

اور یہ تقریباً ایک سو تیس ہے۔

اور یہ صرف تقریبات الفاظ ہیں۔  
 کہ سب کے متغیر ہر وقت معلوم ہوتا ہے۔  
 خاتمہ اس سب کے ہر وقت کے واسطے آئے تھے تو جبر ہر اس گناہ جہان کی طرف سے  
 مکمل ہوتا ہے اور جب اس کے بعد ہر وقت کا غناہ فی المحمد مکمل  
 ہوتا ہے اور اس کے بعد ہر وقت کا غناہ فی المحمد مکمل ہوتا ہے  
 اور وہ ایک فان اللہ ہو مولا ہو جبر مکمل ہوتا ہے اور ہر وقت کا غناہ فی المحمد مکمل ہوتا ہے۔

حقیقت رویداد عالم نے فرشتوں کے درمیان اخوت قرار دے رکھی ہے اور صلوات



۱۔ دراندک کا اخوت قائم کی۔ سفارہ کے ذوقا ہر کی اخوت۔ تو جیرہ کے معا  
 کی اخوت نہ رہے۔ <sup>اوسے</sup> ~~اصول سے~~ اصل سے سول سبھی اخوت قائم کی اور لاء انما  
 المؤمنون اخوة۔ مومن مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 انہیں لے گئے اور فرمایا اے موانج بنیکم کما اخى الله بين الملکة۔ اسناد میں  
 نہ ہوں نہ اسطرح اخوت فرار نہ ہوا نہ منہ محبت بلکہ یہ ہے کہ اخوت  
 قرار دے۔ اسکا کہ آئے عمر۔ ابو بکر کے مکان کی اخوت کی۔ عبد الرحمن  
 اور عثمان کے درمیان اخوت قرار دے۔ طلحہ کو زبیر کا بھائی بنا دیا۔ علی نے قیس بن سلمہ  
 من بے جھگڑے صلح کر لیا اگر کیفیت کا بیان اوس میں اخوت قائم کی۔ اور امیر المؤمنین  
 سے فرمایا انت اخي في الدنيا والاخرة۔

یہ اور کئی قدر اصل کے ناگوار ہو۔ فوراً حضرت عمر نے حضور کی با رسول اللہ آئے  
 زحاک سے انہی دختر سعیدہ صدائے عید کا عہد کیا۔ یہ کہنہ کہ آئے اے اخوت قائم کی فرمایا  
 حضرت سائے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخوت سات قسم کا کرتے ہیں ایک وہ اخوت  
 ہے جو مذہب و نسب پر۔ جسکی نسبت فداوت نہ نام۔ وانکان لہ اخوة دوسرے اخوت  
 رضاعی ہوتی ہے۔ جبے مرد و عورت عالم فرمے و اخوانکم من الرضاۃ تیرے  
 اخوت ثابت ہوتے۔ خدا فرماتا ان المبدین کانوا اخوان الشیاطین جو نے  
 اخوت زبائر و مستثنیٰ کی ہو اگر جبے البس ملے ہو۔ یا اخا العرب یا اخا الیہود  
 یا یخیم اخوت طائفہ و قوم ہوتی ہے۔ خدا فرماتا ہر والی عباد احکم ہودا یا یزعم ہر  
 کبیلا ف اذکم منہ ہر قوم کو بغور فرمائیے۔ اور فرماتا ہر اذ قال لهم فوج  
 والی مدین احاکم شعبا۔ چھپے اخوت میں ملت رہا ہوتے۔ نیز فرمائیے

فن  
 ششتمین باب اخوت



خبر از دست رسیده است که بنده حقیر ز کتب پیر خدا اخذ نموده است و بهر اور  
علی فیه کتاب بهر اصدق بنمبر نسبت داده است و آنکه اعلی خلق عظم  
به روضه حق که اگر خطاب امر المؤمنین علیهم السلام بنمبر بنویسد که - انا عبد الله  
واخو رسول الله بنسبت خدا و رسول خدا را می گویند - او را بنویسند و بنویسند و الله

علی ذیج النبول و اخو الرسول

در اسمی که به خطاب می آید و در اسمی که به خطاب می آید و در اسمی که به خطاب می آید  
بنمبر بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد  
کتاب بهر اسمی که به خطاب می آید و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد

بر آیت لکیر آید بنبر - اذ تکلمت الذین کفرو الیثبتوا و یقولوا او یخرجون

و یقولوا و یقولوا و یقولوا و یقولوا و یقولوا و یقولوا و یقولوا و یقولوا

عصر خطاب امر المؤمنین علیهم السلام با رسول الله ارفیق و یقولوا و یقولوا و یقولوا و یقولوا

فرما بان بنسبت امر المؤمنین علیهم السلام بنمبر بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد

نمیتواند بنمبر بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد

فذلک اسم و لیبر و سودا و قلی

بر کتاب بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد و بنویسد

انیکون و قلی و قلی و قلی و قلی و قلی و قلی و قلی و قلی

فذلک اسم و لیبر و سودا و قلی



حزب براریم - اور نظر بنجی کہ میں نے سنی خدا میں سید ہوں - سرحد و ان دیہات  
 کہ علی نامہ حبیب کا حفاظت جانین انہر فانی کو مدد نہ کی تو خطا کی جیسے خدا نے بیان کیا  
 کہ میں نے تم کو انہر اخوت قائم کر رہا ہوں اور خطا کا اہل مع اللہ فرقہ کا نذر ہے  
 صاحبہ فاضلہ اصبہ - وانی خطا ہے اور دیکھو نی دنیا میں درگاہوں میں اخوت  
 قرار دینی و فاضلہ کو دیکھو کہ فدا ہے عافا شہر لپیڈ ہفہم - ایضا و الاصل  
 فاضلہ معصوم - جو یہ دیکھتا ہے اور خطا میں عیسیٰ کی طرح ہر اور جہد  
 کہتے تھے بنجی میں ملک مالک الی طالبیہ اللہ لکھ لکھ - اور میں نے یہ دیکھا  
 میں نے لکھ لکھ مصداق اللہ کا نزول ہوا - جیسے عالم اور خود ہر اور  
 اور نصیب اور خوشنود رضا ہر اور عالم زار ہاں

اس خواب کے بعد کا اندازہ کر کے کہ میں نے اس واقعہ کے کشف میں لاکھ  
 جسے علی نے لکھا ہے باوجود کہ میں نے فخر و تہنیت کہ درگاہ میں  
 کو بہ جانی اس کو نہیں دیکھ سکتا ہے لاکھ جسے ہر اور دیکھتا ہے کہ  
 ہر شخص نے جانی لکھا ہے کہ اس کے نام - حکم ہر اور دیکھتا ہے کہ  
 شخص نے اس کو نہیں دیکھا - جو اسے لکھا ہے کہ میں نے دنیا کی کئی کئی کئی  
 کہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ ہے نہیں - عرض کرتا کہ خداوند میں نے تو نہیں  
 کہ از ان اور میں نے دیکھا ہے کہ اس کے نام کی جگہ ہر اور دیکھتا ہے  
 یا فاضلہ الیہ تجمل مازار طلسمانا تو اس کے نام کی جگہ ہر اور دیکھتا ہے  
 آج کا یہ دن ناخوش - اور نہت ہے یہ دنیا اور کوئی کہ اس کے نام کی جگہ ہر اور دیکھتا ہے

ذرا کشف میں لکھا ہے  
 لکھ لکھ



۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لایہ فقد قار عز و جہ فیہ لیس البر ان تولوا وجہکم قبل المشرق والمغرب لکن الذین امن  
 علیہم فی منہم خیر لکم حال کشفہ لکذا لیس لکم کیا۔ اور دین اور غیرہ میں ہوا  
 کا ہونا۔ یہ بزرگ فرشتہ بروردہ عالم میں جسکے متعلق ازراق خلق ہاں ہاں۔ اور جسکے نشیمن  
 کہ ہر معاوضہ کہ ہر مخلصیت کہنے میں وہ ان ہر کہ بخت میں۔ اور احوال میں ہر  
 کہ بخت میں۔ مسدود ہے فرشتے اور ہر نفوس میں بہت سے شمس و قمر بہت سے جلال  
 بہت سے شمس و قمر بہت سے نباتات ہر عالم القیاس انار و عود۔ و ہر نفوس۔ و ہر  
 وغیرہ ہر جسکے میں ہیں و سب اعظم و مصلح میں ہاں۔ اور طلب کیا ہر  
 اور جو ہر بروردہ عالم نے ازراق کی حقیقت و نبات و عمارت کیا ہر اور ہر اور  
 ہر عالم اور ہر طیف کے جو ہر مطلق میں لکھا ہر سب لکھا۔ لکھا ازراق کو ہر عالم  
 نہ ہر ہر ہر ہر جب ہر اس وقت ہر بخن قسما بینہم معیشتم ہر ہر  
 ہر ہر ہر ہر ہر۔ ہر ہر ہر ہر ہر۔ ہر ہر ہر ہر ہر۔



[illegible]



رزق دراصل حظ اور نصیب کہنے میں صدائی قرار ہے۔ تجاویز و زکوٰۃ انا  
 تکراراً "تکوون" سے بصورت و لفظ کو اپنا حظ اور حصہ قرار دیتا ہے۔ مگر اس کے  
 معنی صحیح اور بزرگ نہیں ہیں۔ مگر عرف میں رزق اور کسے کہنے میں جس کی کوئی چیز  
 منتفع ہو سکے۔ خود مذکور ہے بقدر ہر ایک کا ہر ایک کا حصہ۔ اسی وجہ سے رزق  
 کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک رزق روحانی جو علم و معرفت ہے اور دوسرا رزق مادی  
 دوسرا رزق جس میں جو فیاضیت و بے نیازی و حاجت کے فائدہ سے سب کو ملتا ہے  
 رزق جس میں ہے یہ کہ جس میں اس کے منتفع ہوں۔ اس میں کس کی چیز رزق ہے  
 خود یہ خدا میں سے ہوتا ہے و ما من دابة الا علی الله و رزقها  
 من عنده۔ رزق آپا محض ہر حال سے با حرام و حلال دونوں کو رزق کہنے میں  
 رزق فقیر و غنی ہر رزق ہر حال سے ہوتا ہے و ما من رزق الا من عند الله  
 و رزقہ من عندہ۔ و کما انما حجة الوداع کے خطبہ میں فرمایا۔ لا یحلتکم استبطان  
 شیء من الرزق ان تطیبوا من مصیبة الله فان الله وسم لا رزاق  
 بین خلقه حلالاً و لم یقیمہا حراماً۔ نہایت فراموشی سے کہ اس نے لالہ میں  
 اور خدا میں رزق ہر حال سے ہوتا ہے و ما من رزق الا من عند الله  
 و رزقہ من عندہ۔ و کما انما حجة الوداع کے خطبہ میں فرمایا۔ لا یحلتکم استبطان  
 شیء من الرزق ان تطیبوا من مصیبة الله فان الله وسم لا رزاق  
 بین خلقه حلالاً و لم یقیمہا حراماً۔ نہایت فراموشی سے کہ اس نے لالہ میں  
 اور خدا میں رزق ہر حال سے ہوتا ہے و ما من رزق الا من عند الله  
 و رزقہ من عندہ۔ و کما انما حجة الوداع کے خطبہ میں فرمایا۔ لا یحلتکم استبطان



کافر کے لئے ہر روز کم گھنٹہ سے سو گھنٹہ تک کہ عمر میں قرۃ عظمیٰ  
 اور عرض کی کہ خدا نے میرا رزق تو مقرر کیا مگر میں دیکھتا ہوں کہ میرا رزق بکود و  
 بچانے سے تمام ہوا ہے نہ رزق و نہ بکود و نہ بچانے کا رزق انبیا کا ہے کہ ان کے رزق

لَا اِذْنًا وَلَا لِحَرَامَةٍ وَلَا نِعْمَةً مَّا عَدَدَ لِيْذْرَئِكَ اِنَّهُ حَلَالٌ حَلَالًا فَخَرْتُ  
 مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ رَزْقِهِ كَانَ مَا حَلَّلَ اللهُ لَكَ مِنْ حَلَالٍ لَا اَنْتَ لَوْ قُلْتَ

بَعْدَ هَذِهِ الْمَقَارِ ضَرِيْبٌ ضَرِيْبًا وَصِيْبًا " جس طرح میں نے ہر روز حضرت  
 ابراہیمؑ کے رزق میں کتنا کہ اعانت نہ کر لی تھی وہی اللہ کے رسولؐ کے

البتہ ایک رسولؐ کا مفاد ہر روز ثابت ہے کما قالوا لعلنا نكفركم من حروفه اعانت ولا تملى على  
 رسولك " اَمَوْهَنْ لِيْضْرِبَ الدَّفُوفَ وَقَالَ اَعْلَنُوا النِّكَاحَ " ایک اور دفعہ میں

دفعہ میں آیا کہ اور حضرت نے فرمایا کہ جس روز آپؐ مدینہ میں پہنچے ہیں مکہ  
 منقطع سے ہجرت کر کے لوگ وہاں کے خوشی کر رہے تھے۔ پھر وہیں خوشی میں دفن کیا گیا

تھیں اور یہ سارا بڑا جھگڑا تھا  
 سخن حواریں ہی بخار یا حبذا محمد بالجار

اور ابوریہ نے انہما حمامہ علم مرسلند کے نام حضرت کے لئے لکھا کہ اگر جانتا ہوں اور  
 حمام مرد آئیں بخار خوشیاں کر رہے تھے۔ اور وہ حضرتؐ کے لئے لکھا تھا کہ میں نے

عرض کی کہ اے نبیؐ واللہ احکم منی بھی نہیں دوست رکھتا ہوں۔ پھر  
 اس دفعہ میں جلاہت نے پھر اذہ اور دفن میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے

بجائے کہ تھے۔

ص ۵۵  
 سید محمد نوری

بجائے کہ تھے



بجہ سے وہ خالی ہر عالم کو رزق لکھا ہوگا اگر کوئی نام عمل ہر عالم اور حلال ہر  
عالم سے ہو اگر وہ عالم کو بھی رزق لکھا ہو یہ ماننا ہے کہ خدا نے اس کو رزق نہیں دیا  
حالانکہ رزق شریف کو خدا نے دنیا پر بھی لکھا ہوگا کہ وہ عالم ہر عالم ہر  
عالم کو ہر عالم کو جو ہے۔ یہاں پر عدم رزق و فقر و تنگدستی  
و استغناء کو اس وقت لانے آتا ہے جبکہ ماننا ہے کہ حلال و حرام  
کے نہیں ہیں حالانکہ یہ ماننا ہے کہ حلال و حرام کے نہیں ہیں  
ختم ہوا جس سے ہر نفس نسیم وہ بھی رزق ہر عالم ہر نفس نسیم  
ہم کہتے ہیں کہ اس سے ہر رزق خدا کے حلال و حرام سے ہے۔  
بجہ سے وہ رزق ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم  
میں نہیں ہے جو ہر عالم کے ہر عالم کے ہر عالم کے ہر عالم کے ہر عالم کے  
نہ قسم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم  
مقدور ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم  
اسی عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم  
ہم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم  
فنا ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم  
ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم ہر عالم



ولكن الله فضل فاستلوا الله من فضله. حدیث میں لکھا ہے روزِ نو تعمیر منزل  
سوی ستر خدایت تقصد کرنے سے بعد سدا ہم ارسکے فضل کو طلب کرو۔ اور اس کے کمال کو

فقال يا رسول الله ما هذا الفضل قال ان الله قسم الارزاق من صلال

ووضع لهم من حرام فمن انهم حراما نقص من الحلال لغدیر ما انهم من الحرام ووجوب

یہ ہے۔ یہ حال روزِ کمال میں ہے کہ ان حریف تمام روزن کو انہم میں انہما میں

نہیں رہتا۔ مگر اسے اپنے کہ جو مختلف دھند کچھ ایک ہوتا ہے اس کے لئے اپنے حریف

کو چھوڑے زمانہ میں لے لیا۔ اور اس کے ایک ہی وقت و ماں میں ختم کرنا ہے۔ یہ

سے بہتر فقو کی زندگی طو فیروں ہے اور ان لوگوں کی زندگی جو کسی کی دن کا حق

اکس دن میں جمع کرتے ہیں کچھ ہوتی ہے۔ خاتمہ ایک خفیہ کی حکمت ہے جو

خلف ہر عاقل میں ہے۔ ایک اور ہے کہ کو انہم میں جاسکے گا انہم میں

دیکھو تو عجیب ہے کہ یہ لوگ انہم میں نہیں رہتے۔ جو کچھ کہ ایک ہی دن

نہیں جیتے ہو اور ہم خلف کی عمر میں کہ ہو گئے اس نے خواب دیا ہم تم کو

روزِ شہد ہر آئی۔ حریف وہ تمام ہوتے ہیں جن میں ہر روز ہر روز ایک ہی

گفتہ انہم میں ہر روز ایک ہی ہے۔ اور اس کے موافق ہر ایک میں ہر ایک۔ جو کچھ کہ ایک ہی

خفیہ ہر عاقل میں ہے۔ اور اس کے موافق ہر ایک میں ہر ایک۔ جو کچھ کہ ایک ہی

کے لئے انفاق ہر روز ایک ہی ہے۔ اور اس کے موافق ہر ایک میں ہر ایک۔ جو کچھ کہ ایک ہی

کر رہا ہے۔ خفیہ ہر عاقل میں ہے۔ اور اس کے موافق ہر ایک میں ہر ایک۔ جو کچھ کہ ایک ہی

مگر اس کے۔ یہ اس کے۔ خفیہ ہر عاقل میں ہے۔ اور اس کے موافق ہر ایک میں ہر ایک۔ جو کچھ کہ ایک ہی



[illegible]



[illegible]







گر خود ان اختیار کو صرف اور اطمینان کے ساتھ نہ کرنا  
اس میں نہ کہ حقہ و زور یا بیکہ و کدین کے اپنا حق حاصل نہ کرے  
نہ ان کے حضرت متی در خاب و کسین یہ کی گئی تھی۔ خاصے جو تہ  
الحج و عیسیٰ النسخ و کل ایش و کان ادا نہ اجمع و سراج الفکر و فاکتہ بائینہ الاض  
للبائع و کم تمن بہ روقہ قفقتہ و لادولہ خزینہ و مال یلفقتہ و آتہ حلقہ و  
یادہ اس کے معنی تو نام و رکب و غیر خیر یا کو کھنکھانے میں تھی اور اگر کھانکھانے  
تو سب کے حرف و قیامت اضر بہ التفات تھی۔ خاصے جو ادا کرنا بھی دیا  
اس کا و دنیا نے حاصل کیا اور اگر ادا نہ کیا بھی اس میں نہ ہوا کیا خاصے جو ادا کرنا بھی دیا  
عکس کے لئے کہ جو دو قسم کی نان خوشتر نہ رکھی گئی کہ خاصے جو ادا کرنا بھی دیا  
بالعام کہ کو روز اور روز کو کہ۔ خاصے جو ادا کرنا بھی دیا۔ اگر کوئی بھینہ  
میں رکھ جائے اور نہ۔ اس کی شرف و ذلت دنیا کا تہ معنی تو نام و رکب  
دنیا کے ادا کرنا بھی دیا۔ اور اس کے لذات کو ترک کرنا بھی دیا  
سمجھنے سے۔ اگر اس میں تو نام و رکب و مظہر کہ خاصے جو ادا کرنا بھی دیا  
نہ تہ۔ اور ہر ذرا اس کی شرف و ذلت دنیا کا تہ معنی تو نام و رکب  
اور حق و کو یہ زمانہ کی نسبت آں ادا کرنا بھی دیا۔ خاصے جو ادا کرنا بھی دیا  
ناتہ صالح کے کلمہ میں ہے۔ میر نے کہا۔ جو کہ اس کے ادا کرنا بھی دیا  
اوپر اس کی شرف و ذلت دنیا کا تہ معنی تو نام و رکب  
اولاد اس کے ادا کرنا بھی دیا۔







[illegible]



اور رضا کا حکم ہے کہ ہم یہاں در اور جو بقیہ



علاء الدین صاحب در علوم بود که اکابر و سادات و درجه های کمال



خبر مردگار عالم فرماتا یا اے ایمان والو! اتقوا اللہ وامنوا برسلہ لعلکم تفلحون  
 دعتہ و یجعل لکم نوراً و غشون بہ " ارے کف جو ایمان نہ ہو نہ اپنے نفس پر اور  
 اور اس کے رسول پر ایمان نہ ہو نہ وہ لوگوں کے رحمت کے در حقیقت دیکھا اور ایک  
 نور ٹمکے دیکھا حسینؑ تم جیو گے۔ حضرت صادقؑ اہل علم نہ لایا ہر ایک میں  
 مردگار عالم نے کفلیں میں رحمت حسن بن علیہ السلام کو لایا ہے۔ اور نور کے داد  
 سے بنی امیہ کے علیہ السلام میں "۔ یہ تعبیر شافعی واضح ہے۔ اس کے لئے انہوں نے  
 رسول کی نسبت فرماتا ہے ما ارسلناک الا رحمة للعالمین کبر عید رسول خدا  
 خدا کی رحمت جو نور اور اس رحمت کے دو حصے ہیں پہلے حسن بن علیہ السلام  
 اس صلح میں اس صلح شافعی کے مردگار عالم نے اوس میں کو دعوت فرمائی کہ تم  
 کفلیں میں رحمت ہے۔ یہ حسینؑ کے کفلیں میں رحمت جس کے مسموع تھا ہر ان دو حصوں کے حصے۔



البیاد بتمام برود و کما تمام  
 نیز صاف و البیاد سمیع جبریه و الذین یقولون لبنا من ازواج  
 و ذریا متافرة قرة ابن و اجلا للمفین اما کان غیر من رتبه کمال او  
 یہاں خاصہ ابرار و من علیہ السلام کہ ہنوز نازل ہوئے کہ حضرت کی نسبت  
 ہیں و عاتق لبنا من ازواج ارباطہ و ذریا متافرة ای حق و حسن قرة ابن  
 صبر و تامل قل الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ رسول اللہ  
 کہ الحمد للہ۔ اور سلام ہو جاوے کہ اوفیٰ بندہ و حبیب اوئے اللہ کی اور حبیب  
 ابوبہ صالح نے رسول اللہ صبر و استقامت میں عباد و مصلحین کے مافوق و اہمیت  
 رسول اللہ و فاطمہ و حسن و حسین بنی ہاشم میں بھی ظاہر کہ کس طرح توہم انہوی

کا اثر معلوم ہوا ہے۔

نیز۔ انکے واسطے یہ کہ یکم شرف و خصوصیت میں انہو حکم مختلف میں قرار دیکر  
 مابعد میں انے رسول کے ساتھ رکھ دیا۔ اس عداد و منزلت کی بنا پر انہو امتیاز  
 و انبیا کیم صفات و قدریات پر ہے۔ اگرچہ ان میں برابر اور ان خصوصیت میں مختلف  
 باجماع مابعدی تھے۔ لیکن نہ مانع بخیر کے مابعد میں ایک نفس ہو سکتا۔  
 خصیت پر ان خصوصیت مانع کمال عقبت نہیں۔ بلکہ جن میں برود و کما عالم کی  
 انہو میں میں برکت نام عطا تھے اور انے احکام و مختلف کفر و حبیب ان  
 درجہ و درجہ کے لیے ہوا۔ اور ہر اس او کی و لہذا ہے۔ ہم کو ان قرار  
 و محبت خدا ہے۔ رسول خدا انہو کے بعد انہو کے بعد مابعد میں ایک نفس  
 ان اوکے مشترکہ ان قرار او کے ساتھ ہیں بلکہ حضرت علی کا فعل  
 برود و کما عالم نے علیہا علیہا انہو کے لیے کہ ایک قصہ و مختلف فواید میں جلی اہم  
 طوین شریف ہے مابعد ہے۔



علم - حلم - روحیت - اخلاق - عبادت - زہد - تقویٰ - معرفت - عمل -

سخا - نیت - سبکی - عفت - بہ تمام باتیں خبر میں باغیر و فیل کی تقنین -

آج خبر نرسنگ کی دیکھو گا دن میں اور جس کی کہ ہے بہ روز سجدہ روز عید پر ہے  
دوسرے قصہ کہ حرف اگر کوئی بچا کرے کہ حیلہ آگاہی کے ماہر لفظ آگاہی -

سلام کے دیکھتا معارف کی بھی ہونا ضروری ہے - کہہ دوں محبت خدا اور دیکھو

انجا محبت کو حکم کیا ہے اور اسکا کہتے ہیں ہر روز ہر ماہ ہر عبادت کی اور ان

انہر محبت تمام کہ ہے ہر ایک پر فی اور فی ہر ایک کے الیہ محبت اور ان کے

انہر کی حدت کیا ہے اور جو انہر کو طر مشبہ لانت وقت ضعیف ہوگا

خدا لا محسن علیہ السلام نہ ہو اس قدر معارف ظاہر نہ ہو جیسا جو احکا کہیں

نہ آدین - منعم ہر اوکا - ایک ہر ہے لفظ ہر کے محسن ہر کے قدیم

اور ایک ہر ہے لا محسن علیہ السلام کی عورت کے ایک عورت پر کہ مراد ہو کہ

کثر نفی لہ ہے - ایک ضعیف ہر ہے - ایک دھن نیو ایک لہر لہاں دیکھو

کہ خبر نہ ہو کہ انہر لہر لہاں - وہ دھن لہر لہاں نہ ہو خبر کہ خبر دھن

نہ ہو نہ دھن کہ خبر لہر دھن لہر لہاں نہ ہو لہاں - انہر لہاں لہر

انہر کہ نہ ہو لہر لہاں خبر لہر لہاں نہ ہو لہاں - انہر لہاں لہر

انہر کہ نہ ہو لہر لہاں خبر لہر لہاں نہ ہو لہاں - انہر لہاں لہر

انہر کہ نہ ہو لہر لہاں خبر لہر لہاں نہ ہو لہاں - انہر لہاں لہر

انہر کہ نہ ہو لہر لہاں خبر لہر لہاں نہ ہو لہاں - انہر لہاں لہر

انہر کہ نہ ہو لہر لہاں خبر لہر لہاں نہ ہو لہاں - انہر لہاں لہر

انہر کہ نہ ہو لہر لہاں خبر لہر لہاں نہ ہو لہاں - انہر لہاں لہر



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم خاتم النبيين وأجمع الصلوات عليهم في كل يوم  
والسلام على من لا ينال مثل عقابه جلا جلالته  
وعلو قدره وسبحانه وبحمده في كل حين والحمد لله رب العالمين

وكن دعوتنا منسجمة بما فيه  
والمعصية والبر والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل

والمعصية والبر والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل

والعدل والعدل والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل

والعدل والعدل والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل  
والعدل والعدل والعدل والعدل

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم خاتم النبيين وأجمع الصلوات عليهم في كل يوم  
والسلام على من لا ينال مثل عقابه جلا جلالته  
وعلو قدره وسبحانه وبحمده في كل حين والحمد لله رب العالمين



و شدن بسیا الترح و شدن من الروح الملك الذي مرود و شدن من الملك عبد الموت  
بيت الملك و شدن من ملك الموت الموت الذي بعثت عبد الموت و شدن  
الموت و الله الذي يرفع الموت

[illegible]

ما ينبغي مفارقة الحق مولد النور و مولد الضياء انما هما وجهان  
 جازيان لاه واحد غير عديم قال جابر اذا دخل الى الحسن بن علي فقالوا اننا من غيابة  
 ابيك النبي كان يرينا فقال و تو من يذ لك قالوا نعم فمن والله بذلك قال ليس  
 تعرفون الى قلة الواجب ابل تعرفه فرفع يده يسترفف اذا امر المؤمنين فاعيد فقال  
 تعرفونه قالوا يا جعفر هذا امر المؤمنين و تشهد انك ولى الله حقا و الامام  
 محبة و لقد امرت يا امر المؤمنين بعد منته كما روى الوليد ابا بكر رسول الله في مسجد  
 بعد موته فقال الحسن و حكيم اما سمعتم قول الرقة و لا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله  
 امواتا بل احيا و لكن لا تعلمون فانوا ان كان هذا نزل فيمن قتله في سبيل الله ما تقولون







فنتعجب منه فذكر فقال لا تعجبين يا امامه فان كبر السمع وسماعه فقد اوتيت  
مخرج من تقبله

قوله ولا زمره فقد صبر فرؤيته المرفعة ان احسن من حسن ان ذوقنا  
ارقت منفسه ومان الزمان مع ما احسنه من رضى ربه وقول فقيل يا ايها  
خدا لك المستحقين فاعز من رضى ما عند رجبك يا عبد الكريم

ابو نعيم في الحديث قال احسن من انى استحيى من ان القاء ولم يشك به بشية منى منى  
مرة من الحديث على جليله - ورى عبد الله بن عمر عن ابن مسعود قال لما صلب  
عنه من دية قال يا اسي على الله على ان ارجع بشيا - ولقد حج احسن من حجاج  
حجة بشيا و ان النجاة تنقاد معه وقد قسم له منى في ان كان ليعبر السور  
سب النور ويطر الحف ومك الحف

قوله منى منى ما روى ان احسن من على جبل فاعطاه عشرين الف درهم وخمسة مائة  
وقال انى يتجمل بحدك فانه جمال بحدك قال جمال على طيدانه فقال هذا  
كرمال جمال - وصار به لوجه العراب فقال اعطوه ما فرغوا من فبه الف  
ومائة - فدفعها له الكبر فقال الكبر يا مولد الله مكنى الراجحى الشريفة  
فان احسن

نحن اناس نوالنا حضل برقع فقيه الرجال والامل  
نجد قبل السؤال الفنا خوفا على ماء وجه من قيل  
لو علم الحرف فضلنا لفاض من بعد فضة حبل  
تمت على اكب من ربه آيت من ربه فكتبه - ارماديه كى بايرت رضى منى



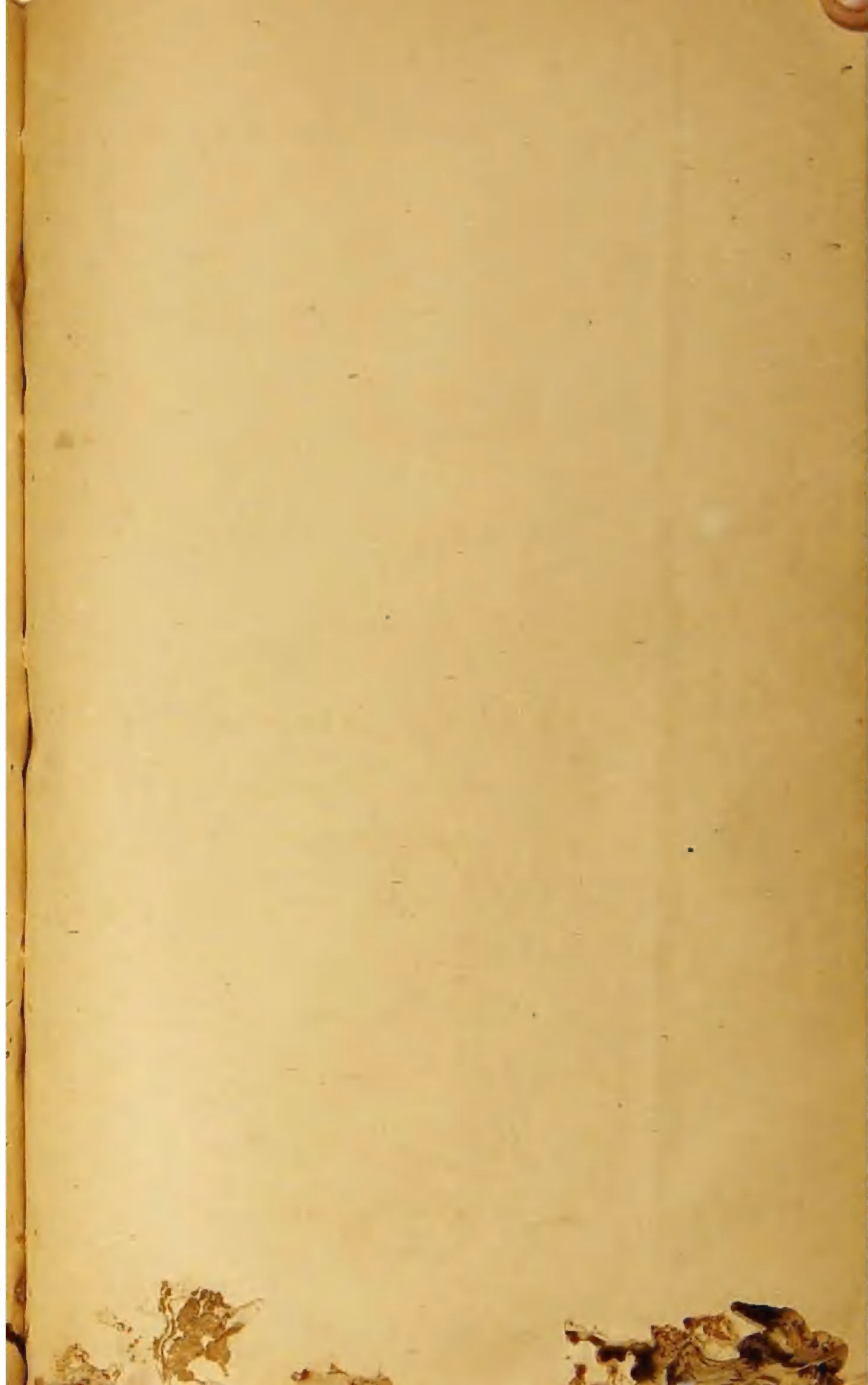




بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَعَبْدٌ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَوَلَّوْا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ







قال الله تعالى ليس اليزان تولوا ووجهكم قبل المنشق والمغرب ولكن الزمان آمن بالله  
واليوم الآخر والملئكة والكتاب المبين الله (ترجمہ عام آیت)

سجدہ اور خیر دین کا خیر ایسا لانا فرض ہے ایک کتاب بھی ہے۔ مگر یہ سبنا ضرور ہے اور واجب  
ہے کیا ہے۔ خاص اور عمومی قواعد یا جامہ اور جو شائد سے کتب ایسا بنائیں اور بھی ہے  
اور اور اس کے عام جو شائد سے صف ایسا بنائیں اور کتب فرائض اور غنائم اور کتب  
عقود جیسے حکم دیا ہے اور ان پر ایسا لادو اور سطحی مکتوب بھی لکھ لیا جائے اور کتب سابقہ  
پر بھی ایسا لادو۔ اور نیز اس ایسا لادو کہ جس پر اور فرض ہے اور اور بھی حکم الہی اور حق سمجھیں  
اور یہ فرض دینی ہے اور اس کے احکام پر بھی عملدرآمد کریں۔ عملداری اور اس پر جو کام اور فرض  
یہ سنو خواجہ مہدی باقر علیہ السلام فرمایا سنو سنو دوزخ میں کھنڈیں ہو کر رک گئے

یہ سنو اور سنو  
اور سنو اور سنو



[illegible]



کسی اور گزینے کو نہ ہو سکا کہ - اور جب خدا سے کوئی رنج نہیں ہے تو نہ ہوا  
اور کسی کلمہ کی کوئی راہ نہ تھی - عینہ القیصر کہتے ہیں ہر سال امر کا بھی دشمن ہے  
اس طرح نصیب حایب لیان کی کثرت کے سوا اور ہر سال کا حقیقت و کلمہ بیان ہے  
برکت دین - عذوف ایک کلام کہ یہ کلام کیا کیسا ہے و کثرت اور کل کلمہ بقرہ  
برکت دین کے مختلف ہیں - اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ کلمہ و حقیقت کی اسرار  
کے دیگر اتوں پر ہو سکتا ہے - بعض گمانے والد اور بعض گمانے والد مرزا اور کس کا  
نہیں ہر کلمہ جو بکلمہ آتا اور حق سمجھا ہے - یہ ایک خاص خصوصیت ہے جو اہل اسلام  
ہر کو حاصل ہے نہ کہ فرق کو - اور یہی وہ ہے ہر سال ہر سال شہرہ انتہا کتب سا کہ  
احادیث میں مصححین نے مسند امیر تمام پر بقولہ قال وہب رایت اشین عشر  
کہ ہے انوارہ و فرونی اسرارہ وان الکلمات فیہ لا کثر النفع من العلم ولا مال  
اربح من العلم ولا حسب وضع من الغضب ولا قرین ازین من العقل ولا  
رفیق اشین من الجہل ولا شرف لغز من التقوی ولا شرف کرم اہوں  
من ترک اہوں ولا عمل افضل من الثقل ولا حسنة اعما من الصبر ولا شدة  
اخفی من الکبر ولا شے الین من الرفق ولا داو او جع من الخرق ولا رسول عادل  
من الحق ولا عار اشق من جمع المال ولا فساد من الطمع ولا حقیہ الہی من الضمہ و  
لا معنیہ اھنے من العبادہ ولا عبادہ احسن من الخنوع ولا غنی احسن من الفروع و  
لا عار من اخف من الصمت ولا قرین اقرب من الموت ولا دلیل انصح من العقل







منه ان طهارت کے جوہر داؤد سے منسوب ہے۔ یہی باداؤدان العبد

لیاقتی بالحبہ یوم الصیامہ فاحکمہ لہا فی الحبہ قال داؤد یارب فاعذ العبد

باسمک بالحبہ یوم الصیامہ فاحکمہ لہا فی الحبہ قال عبدہ من سبغ فی حاجۃ الحبہ

المسلم احضارہا قضیت لہ ام لم تقض۔ وہب ابن سبغ بن قریب

روہ کہتے تھے میں نے نو سو بار میں حبہ سطرین پڑھی تھیں کہ وہاں میں کہہ سکتی

جو یہ رہ گئیں اور میں نے ایک بار داؤد اسے منیٰ اتول والحق اتول من اتالی و

ہو یحییٰ اوخلتہ الحبہ باداؤد اسمع عنہما اتول والحق اتول من اتالی وهو منیٰ منیٰ لکما

اتنی عصائی ہا غفر لہا لہ والستہا حافیہ باداؤد اسمع منیٰ اتول والحق اتول من

اتالی حبہ وادعہ اذعتہ الحبہ قال داؤد یارب ما عہ الحبہ قال من تری عنہم

قال داؤد والی لک لا یغنی عنک ان تقطع رجاءہ شک۔

خاص ابو عبد اللہ کا ان کے سب سے خوف کا بیان ان کے کہ اور داؤد

ان اذیع تو کہ انہیں میں عبدہم آخرہ بلا عی فی طبعہ انہما ان عیہ ان عیہ

عے طاعتہ فان سائر اعطیہ وان دعائہ اجبتہ وان اعتصم بہ عیہ وان استغفالی

کفیتہ وان اکل عیہ خفیتہ وان ما جمیع خلق کثر۔ ورنہ

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام نے حکم ال داؤد علی العاقل انہ یکن عار فانہ مقبلا

علی شانہ حاکم لسانہ عنہ قال فیما اور الہ عزوجل ہے داؤد

کہا ان اور ان سے من اللہ المتواضعون کہ لک الہ العاقل من اللہ المتکبرون

وہ کہتے تھے کہ میں نے ان سے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے

یہ وہی ہے جو



عنا انفسا سر اور کتا رہا کہ ہر نفس میں جس شخص پر آئینہ صبر میں غصہ یا جھگڑا  
کئی نہ جائے گا مگر اس کے درمیان کیا ہے کہ باجھوت نفاق کو زمانہ

بہن میں نہیں آئے ہو یا لا نہ متفرق الا بافت اور انزلت نہ غیر الا لوح

و غیر الصحف و النور و الا جیل و انزلت کلا جملہ حدیث الا لوح و الورق

ہو کہ ایک لوح کے معنی میں ہر ایک خاص کے لئے انزلت نہ تمام کلام

ان کا کہ وقت ایک ہی نہیں ہو گا بلکہ ہر ایک کے لئے جدا جدا ہو گا کہ ہر ایک کے لئے

نہ ہر ایک کو سوئے ہو اور یہ لوح ہر جہد ہر کلمہ ہر نفسی خاص کے اور کلام کے ہر

آئے و شوق ہر شخص کے لوح مفقوداً ظہراً جہاداً لکھتی الجمل علیہا علم نزل

نہ ہر شخص کے لئے اللہ نے ہر ایک کے لئے من الہمین ہر ایک کے لئے علم ہر

الے جیل انفرج الجیل و غریب اللوح مفقوداً کما وضعوا ہر ایک کے فاضلہ القوم

ایہ السیر

اس کے اور نہ ہر ایک کے معنی ہر ایک کے لئے انبیا و انبیاء ہر ایک کے

ہر معنی حق جہاداً ایک لوح میں خدا کے ہر ایک کے لئے علم نزل

تو انہما حق و ہر ایک کے لئے و صفت الے الہم و دفعا الے

و نہ تو وہ کہ نہ تو غیب و شمع کے ہر ایک کے لئے و ہر ایک کے لئے

بہن ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے اور وہ کہ الے الہم ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے اور وہ کہ الے الہم ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے اور وہ کہ الے الہم ہر ایک کے لئے

ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے اور وہ کہ الے الہم ہر ایک کے لئے







[illegible]



کمال کی حد تک پہنچا کر اس کا نام بنی دوزخ ہے جو ہر جن جن میں انسان اور مخلوق کے ایک  
 حاصر رکھتا ہے۔ اور اگر کسی کو کتبہ دوزخ میں رکھ کر علوم و توان کو کھینچ کر اس کے  
 کتبہ میں ہی بے اثر کر دے یا تو آجائے۔ اور ان کے ہاتھ پر بے اثر کر دے  
 اسی طرح جو کسی کو بنی دوزخ میں رکھ دے۔ ہر ایک کے لئے ایک کتبہ بنی دوزخ کی  
 مسوغ الہی قرار دے یا تو قرآن میں مذکور ہے کہ اھل حق سے اور کفر سے  
 رہنے نہ دے گا۔ بنی دوزخ میں رہنے والے کی کتاب کی مخالفت کا خود ذمہ  
 دہا ہے اس کتاب کی مخالفت کا خود ذمہ دار بنی دوزخ میں رہنے والے کا ہے  
 علوم و اس کی وقت و مکان میں اس کے ذمہ دار بنی دوزخ کی مخالفت پر اہل حق کی حکم  
 خود اس کی مخالفت کا ذمہ ہے۔ جیسے اگر کسی کی مخالفت و نفرت کا ذمہ  
 ہے جیسے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ ایک مقام پر فرماتا ہے فان نظام احد  
 فان الله هو ملاہ و جید مل و صالح المؤمن والملائكة معذلاتهم الشیخ  
 ملائکہ کی صف مخالفت کرے۔ ہاں یہ خداوند عالم ہے۔ ایک طرف جیل  
 اسی میں اور دوسری طرف صالح المؤمنین ہے۔ یہی بنی دوزخ میں رہنے والے  
 ہاں یہ بنی دوزخ میں رہنے والے کو بھاری گھر بنی دوزخ میں رہنے والے خداوند  
 کامل نے دیا ہے۔ اور ہر ایک کے لئے ایک کتبہ بنی دوزخ کی مخالفت کا ذمہ  
 نافذ کرتا ہے۔ جو بنی دوزخ میں رہنے والے کی مخالفت کا ذمہ دار ہے۔



[illegible]



[illegible]



سورۃ الباقیہ  
نزلت فی القدر

اگر چہ ہمارے حرف اس قدر گزشتہ جہاں ہلاک ہو چکے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اس پر ہلاک ہو جائے لیکن  
 کہ کتب نہ کہ من اللہ کے باب میں نہیں یہ کھلف نہیں دیکھی ہے اور اس کا نام فریاد کو درپیش کیا  
 حرف اس قدر جان فدا کرے کہ ایک سو ضعف اور چار سو تباہی خدا عزوجل کی طرف سے نازل ہو  
 نہیں کر کہیں یہ تفصیل بھی اذی علیہم کہ اس کے دیکھنے یا سننے میں کھلف تھا ہے اور یہاں  
 کتب کے عاقبت دوسرے جہاں نہیں اور اولے عبرت حاصل کرے اور کم انکم جہاں  
 عبرت نہ حاصل کرے تو سن کر اس کے گوشوں میں آتہم دارد۔ ہمارے خدا کے زار  
 و خیر کے لئے مناسب معلوم ہوا اور میں اس مقام پر وارد کیا جائے تاکہ مومنین کے قلوب میں نور ہوا  
 رہا نہیں ہوئے ہوئے ہے ہر ایک کے کتب اور میں کے اس مقام پر ذکر کے جائے نہیں  
 لا ارجی مردے عن حبیب سبحانی عن ابی جعفر الباقر قال فی النورہ مکتوباً بامام

سورۃ الباقیہ



إني خلقتك واصطفيتك وقويتك وأمرتك بطاعتي وتهيئت لك عن معصيتي  
فإن أطعته أعنتك على طاعتي وإن عصيته لم أعنتك على معصيتي يا موسى  
المتد عليك في طاعتك وفي المحبة عليك في معصيتك.

(إلى) يا موسى خفف في سر أمرك احفظك من وراء عورتك واذكرني في خلواتك  
وعند سر لذاتك اذكرني عند غفلاتك واملأ غضبك عن مملكك عليه  
ألف غنا غضبي والهم مكنون سر في سريرك واظهر في علانيتك المدارة  
عني لحدو وعدوك من خلقي

(إلى) عن أبي عبد الله الصادق قال فيما أوحى الله عز وجل إلى موسى بن عمران  
يا موسى خلق الثوب نفق القلب جلس البيت مصباح الليل تعرف في أهلها  
وتخفي على أهل الأرض يا موسى أباك واللجاجة وكل من المشائين في غير حاجة ولا تفخذ  
غير عيب واليك على خطيتك يا ابن عمران

عن أبي عبد الله قال في التوراة مكتوب يا ابن آدم تفرغ لعبادتي أملاً فلما خفوا  
منّي وإن لا تفرغ لعبادتي أملاً قلبك تغلا بالدنيا ثم لا اسد فاقك وأطاك  
إلى طلبها عن أبي بصير قال في التوراة اربع سطر من لا يستزيدم والفقر  
الموت الأكبر وكما تدن ندان ومن ملك استأثر

عن جابر بن عبد الله قال سمعت النبي يقول كان فيما أعطاه الله عز وجل موسى  
الألواح الأول اشكر لي ولوالديك أهلك المصالح والنسب لك في عرك وأهلك  
جنبة طيبة وأقلبك إلى خير منها عن أسحاق بن عمار سمعت أبا عبد الله إن



في التوراة مكتوبا يا ابن آدم اذكرني حين تغضب اذكرني عند غضبي فلا احققك فمن اعق  
فاذا اظلمت مظلمة فارض بانتصارك لك فان انتصارك لك خير من انتصارك لنفسك  
عن ابي عبد الله عليه السلام قال في التوراة مكتوب اشكروا من انعم عليكم  
وانعم على من شكرك فانه لا نزول للنعم اذا اشكرت ولا ثواب لها اذا كفرت  
والشكر باقية النعم وامان من الغير

سبحه تسابيح ابراهيم واسحق ويعقوب عليه السلام يا موكدا تظلم في الدنيا املك نفسي وقلبي وقلبي  
من بعد - اميت قلبك بخشيت وكن خلق الشياطين صديقه القلب يخف على الله  
وتعرف بنى الله ما وضع الله من كرامة الذنوب - صابح المار من عذوبة سلعين  
بعد ذلك فاني انعم المسحون - يا موسى ما فوق العباد والمعبود وكل ما  
داخرون فاشتم نعمتك على نعمتي وكن على ذمك الله استنزل ولا تملك  
محب الصالحين - يا موسى مني دعوتي وهدى فاني اغفر لك على ما كان منك  
الشمار تسبح لي وجلدوا الملك كمن خافني مسفقون وارضى تسبح لي طعنا وكل الخلق  
يسبحون لي داخرون ثم عليك الصلوة فانها مني مهيان ولما عندي عهد وثيق والحق  
بها ما منها زكوة القرآن من طيب المال والطعام فاني لا اقبل الا طيبا روي به وجهي  
اقرب مع ذلك صلوة الموحدين فاني انا الله الرحمان الرحيم والرحم اني خلقتهما فضلة  
من رحمتي لتبعا طفا به العباد ولما عندي سلطان في مني والذخيرة وان فالحق من  
قطعها وواصل من وصلها وكذلك افعل بمن ضيع احري - يا موسى مني نعمتي على كل حال  
ولا تنفخ بكثرة المال فان سياي في نفسي القلوب ومع كثرة المال كثرة الذنوب



سلطنة والسماء مطوية والسما مطوية فمن عساني شقة فانا الرحمان رحمان كل زمان انما شدة  
لدار خزار وبار خزار بعد شدة وبالموت لله المموت ومكفر قائم دائم لا يزول ولا يخفى  
على شيء في الدنيا ولا في السموات وكفى بغير عتاة ماني مستبداه وكفى للدين شكرا فاما  
عندى والى ترجع للموت بائوت طيبك عن الدنيا والى عينا فانا  
سيت وست ما لك ولدك الطاهر ابد لعل فيها بخير فانا نعم الدار (عن علي بن ابي طالب)

تسبح (سورة المائدة من الزبور من سورة السجدة) اياها الناس لا تعقلوا عن الاخرة  
ولا تغرنكم الدنيا للحياة الدنيا ونصارها - بني اسرائيل لو تفكرتم في منقلبكم  
ومعادكم وذكرتم القيامة وما اعدت من العاصين قل ضحككم ونزل بكم اكم  
انكم غفتم عن الموت ونبتتم عهدكم وراؤكم ظهوركم واستخفتم بكم كما كنتم  
مسيئين ولا محاسبين كم تقولون ولا تفعلون ولم تعدوا ولا تتخلفون ولم  
نعاهدكم فستفنون لو تفكرتم في خشونة الثرى وخشونة القبر وطلسمه لقل  
كلامكم وكنت ذكركم وشتا لكم الى ان المال كمال الاخرة واما كمال الدنيا فتعزوا الى  
لا تفكرون في خلق السما والارض وما اعدت فيها من الآيات والنذر  
وحسب الدنيا سوا السمار لبيحون ويسر حزن في رزقي ولما العصور الرخيم  
الموت (سورة نائلة عشر من الزبور) يا بني الطين والماء الهين وبني القفلة  
والفرق لا تلبس والافات الى اخرت عليكم فلو رايتهم محاربين للدنيا لا يستقدروا الى  
(وفي التفسير) بني آدم راى الموتى اعلموا انهم لا ينجون ولا ينجون ولا ينجون ولا ينجون



لهما ولعيا واعلموا ان من فارضى تحت لواءه وتوفر رجها ومن فارضى الشيطان فمرد  
 ما كنتم تتقنا من دن الدنيا وتعدلون على الحق غوتكم احكامكم فما حسب امرئ خلق من العطين  
 انما احب عندي هو التفرغ من ادم وما قبله من عذره وكون الله في نار جهنم انتم مني براء وانا  
 بري منكم لا حاجة لي بعبادتكم حتى تسلموا اسلما مطلقا وانا الغربة احكم سبحانه خاني النور  
 (روى الـ ربه والد ربه) مني ادم لا تتخفوا بحق فاستفت بكم في انذار ان اكلتم الاكل  
 فقلع اساركم واكبادهم اذا دلتهم الصدقات فاعلموا ببار اليقين فانه البسط  
 بيني وبين الله قد خذ فانك كانت من عوام خذفت باني معه المصدق وانك  
 من حلال قلت اني اريد قصر رايه الحية وليت الربا رايه الملك انما الربا  
 رايه الله فاني خاني النور (روى الـ ربه والد ربه) اني اريد ادم لم يستفت  
 مني براسل فجلت منهم القوة وحقا زير لانهم اذا صار لهم الغنى ما يذهب الظلم  
 واذ اصاب المسكين ما يولد منه استقامته وجبت الغنى على كل مستطاع الا ان  
 لا تقسم الغنى والفقير باجماع واحد انكم تتقون الله في الدنيا اني المقر مني اذا  
 تخليت بكم كرمه فستعلم عن الانفاة (روى الـ ربه والد ربه) وكالت السنكم في  
 اعراض الناس مني خاني النور (روى الـ ربه والد ربه)

محمد بن عبد الله

بحق اقول لكم اعلمكم لتعلموا ولا اعلمكم لتعجبوا انكم من خالوا ما ترون  
 انكم ترون ما تشتهون وفي نظركم انما يكون الله بالبر على ما ترون - اياكم والنظر  
 فانها ترون في القلوب الشهوة وكيف بها لصاحبها فتنة فطوبى لمن جعل لصورته  
 قلبه ولم يجعل لصورته في قلوب عبيده - لا تظنوا اني عيسى بن مريم ولا انا عيسى بن مريم





كَلِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - أَنَا أَنَا سَيِّدُكُمْ وَنَحْنُ فَا جَمْعُ الْهَيْئَةِ وَاحِدٌ وَقَدْ عَلِمَ الْإِنْسَانُ  
 بِأَنَّهُ إِذَا تَحَمَّلَ مِنْ اللَّهِ أَنْ يَحْكُمَ لَهُ سَوْغَ الشَّرَابِ حَتَّى يَغْفِرَ مِنْهُ اللَّهُ وَلَدِيَانِي أَنْ يَسْلُبَ  
 إِنْسَانًا نَفْسَهُ مِنْ حَرَامٍ - أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّهُ قِيلَ لَكُمْ فِي التَّوْرَةِ صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَكَانُوا أَرْحَامَكُمْ وَأَنَا قَوْلُ  
 لَكُمْ صَلُّوا مِنْ تَعْلَمُكُمْ وَاعْطُوا مِنْ تَعْلَمُكُمْ وَاحْتَسِبُوا إِلَيْنَا أَلَيْكُمُ وَاسْمُكُمْ مِنْ سَبِّكُمْ وَأَنْصَرُوا  
 مِنْ صَحْبِكُمْ وَاعْزُوا عَنْ ظُلْمِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ يَحْذَرُونَ أَنْ يُغْفَرَ عَنْ سَبِّكُمْ فَاعْزُوا بِالْعَفْوِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 أَنْ تَسْتَبْشِرَ قَتْلَ الْحَبَّارِ وَالْفُجَّارِ بِكُمْ وَأَنْ تَعْرِضُوا نَبْرًا عَلَى الصَّالِحِينَ وَالْخَالِطِينَ فِيكُمْ  
 فَإِنْ كُنْتُمْ تَحْذَرُونَ أَلَمْ تَحْذَرُوا اللَّهَ الَّذِي مِنْ حِجَابِ الْيَكِيمِ وَكَانَ قَوْلُ اللَّهِ أَنْ يَعْطَاكُمْ  
 فَا فَضْلَكُمْ إِذَا عَمِلْتُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَدَلَّ بِضَعِّهِ السَّعْيَ الَّذِي فِي سَبِّكُمْ فَضُولٌ وَدَلَّكُمْ  
 بِحَدِّكُمْ وَكُنْتُمْ أَنْ تَرَوْهُمْ أَنْ تَكُونُوا حَتَّى تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ فَاحْتَسِبُوا إِلَيْنَا أَلَيْكُمُ  
 وَاعْزُوا عَنْ ظُلْمِكُمْ وَاسْمُكُمْ مِنْ أَعْرَضَ عَنْكُمْ سَمْعًا فَوَلَّ وَحَفَظُوا وَضَعُوا سَوَارِعَهُمْ عَمَّا  
 كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَقَدْ تَعْلَمُوا أَنَّ قَوْلَكُمْ كَيْفَ تَكُونُ كُنْتُمْ وَكَانَ ذَلِكَ أَنْ تَحْذَرُوا  
 الْمَوَاسِمَ وَتَتَرَقَّى إِلَيْهَا لِقَائِهِمْ فَضَعُوا كُنْتُمْ فِي السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُنْ لَكُمُ الْوَسْطَى وَلَدُنْيَا لَهَا  
 النَّصِيبُ - بَنِي أَقُولُ لَكُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ رَجُلَيْنِ وَدُمَيَّةً أَنْ تَزُولَ أَعْيُنُكُمْ  
 إِلَّا فَرَادَى جِدَّةً لَكُمْ لَا تَجْمَعُ حُبَّ اللَّهِ وَحُبَّ الدُّنْيَا - بَنِي أَقُولُ لَكُمْ أَنَّ شَرَّ أَنْ تَسْأَلَ  
 لِرَجُلٍ عَالِمٍ أَنْ يَدِينَهُ عَلَى عِلْمِهِ فَاحْبَبُوا وَطَلَبُوا وَجِدُوا عَلَيْهِمْ حَتَّى لَا يَسْتَطَاعَ أَنْ يَكُونَ النَّاسُ  
 حَرِيرَةً لِفَعْلٍ وَمَا ذَا غَيْرِ الْعَمَلِ نَزَلَ الشَّمْسُ وَبَدَأَ بِصُورَةٍ كَذَلِكَ لَدُنْغِينَ عَنِ الْعَالَمِ عَلَى إِذَا  
 سَوَّاهُ لِعَمَلٍ - مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَكُمْ كَلَامُ شَيْعٍ وَلَا يَكُونُ وَلَا أَنْزَلَ الْعُلَمَاءُ لَكُمْ كَلَامُ شَيْعٍ عَالِمٍ  
 وَمَا أَوْسَعُ الدَّجْلِ لَكُمْ كَلَامُ لَكُمْ وَمَا أَنْزَلَ الْمُسْلِمُونَ لَكُمْ كَلَامُ لَكُمْ فَاحْفَظُوا  
 مِنَ الْعُلَمَاءِ كَمَا تَحْذَرُونَ عَلَيْهِمْ تَبَا الْعَفْوُ مَسْكَوْرُوسِهِمُ إِلَى الْأَرْضِ بِزُورٍ وَبِإِطْلَاقٍ



من تحت حواصيم كما روى الديلم في قوله تعالى فليس كل سوء بالعقول ولا كل نعم بالعقول  
الذين وكذلك لا يوزن قول العالم الكاذب الذي زوروا ليس كل قول لصديق -

بما قول ان الزرع ينبت في السهل لا ينبت في الصفا وكذلك الحكمة لا تنمو في قلب المتواضع  
ولا تنمو في قلب المتكبر الجبار اتم تعلموا من شيخ براس السقف شجرة ومن خفض براس  
عنه ينظر تحتها والله ذلك لمن لم يترافع لله ~~فقط~~ خضف ومن تواضع لله رفعة  
انه ليس على كل حال يصح العمل في الزقاق وكذلك القرب ليس على كل حال تنفع الحكمة فيها

ان الزنق مالم يتوق او يقبل او يقبل فليس فوسف يكون العمل وعاء وكذلك القلوب  
مالم تنجزها الشهوات في بدنها الطمع وقبيلها الشعيم فوسف يكون او غلب الحكمة -

ان الحق يقع في البيت الواحد فذو اليتيم من بيت الحق بيت حتى يحترق جوت كثره  
الله ان يستبدك البيت الاول فبهم قواعد فلا تجد فيه النار عمدة وكذلك الظالم الاول

لو اخذ على يديه لم يوجد من لده انا ظالم فبايتون به كما لو لم تجد انا في البيت الاول خشيا  
والواحد ظالم مخوف شيئا بما قول لكم من نظر الى الحية توم اخاه لتلدغه ولم يجد في قلبه

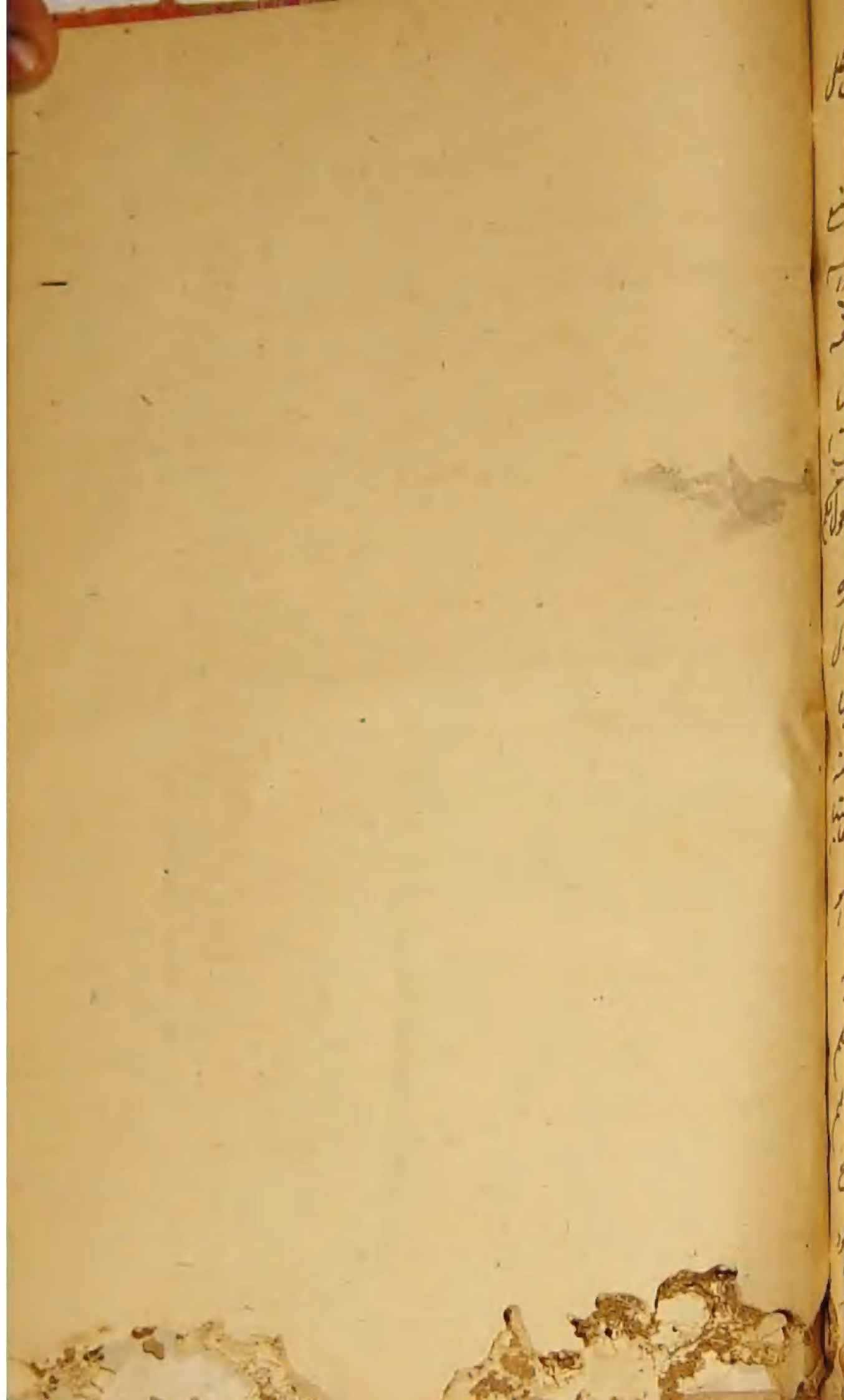
فقد تاب من ان يكون قد شركت في دمه وكذلك من نظر الى اخيه بعمل الخطية ولم يجد في قلبه  
حتى احاطت به فدا من ان يكون قد شركت في اثمه ومن قد ران في الظلم ثم لم يغيره

كفاحه وكفيا الظالم وقد امن من اظهركم ديني ولا يغير عليه ولا يفرقه على يديه  
فمن امن بقصر الظالم من ام كيف لا يغيرون فحب احدكم ان يقول لا اظلم ومن شاء فليظلم

ويرى الظلم فلا يغيره فلما كان الدرع على ما تقولون لم تعاقبوا مع الظالمين لم تعملوا بالظالم  
حين تنزل بهم العزة في الدنيا عليكم باعبدوا كفى حزن ان يؤسكم الله من ذنوب

يوم القيامة وانتم تخافون ان تسن في طاعة الله وتطيعونهم على معصية وتنفون لهم بالعبادة  
الى اخره قال عبد الصمد بن عيسى وعيسى بن علي











بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]



شیریں جامی کہ خداوندی غذا کی محبت میں دوسرا کو اولیٰ سوا میں عرفی ہو جائے  
 ہرگز نہیں فیکہ نہ فائق ہوگا اگر اگر اور غرض مفید رہا و سہو یا نامور معقول ہوگا اگر  
 اس اتفاق کو فائدہ ہوگا اس وجہ سے رہا و سہو اعمال تکملہ عروسی حکم رکھتے ہیں جو  
 کٹر کے ساتھ آگے حکم رہا و سہو کے آئندہ کیونکہ آگے کو فوہوف حیدر خاک  
 مراد میں کہیں رہا و سہو حیدر کے بعد دوسرے میں محبت میں پیدا کر دینی ہو کہ یہ ہم نفع  
 اگر کہ خضر میں لیکر جو عین کے ساتھ ہوگا خداوندی غرض و سہو ہوگا مگر دوسرے میں کہ وہ  
 ناز ہو کر دیکھا۔ عادت کے فرائض نہ رہا و سہو انما تقبل اللہ من التقیین اور نظام  
 جو سہو رہا و سہو نہ ہو کہ تفرق کے فرائض دور ہے۔ جو فوہوف جامی کہ اس کا فائدہ  
 ہو فوہوف محبت رکھنے کی یہ انہی کو کہ فرائض عرفی نہ ہو اور یہ جس وجہ سے  
 اس وجہ سے کہ عطا و تحبب کے محبت رکھنا و سہو فرائض نفسی اور احسن صفت ال  
 ہے۔ اور مال کے محبت رکھنا و سہو تحبب۔ پس یہ کوئی قطع نہیں کہ فرائض نفسی اور  
 محبت کے فرائض عرفی و سہو فرائض عرفی کہ یہ اس صورت میں جن کا کد کا عطا  
 حال معلوم ہو وہ ان کو کد محبت میں معلوم ہو ان فرائض دور صورت کے اس میں  
 اہل بروہا و سہو کے نفس کی فرائض کا حال بھی معلوم ہوا۔ اور بروہا  
 دوسرے میں کہ بروہا عالم فرائض و طعمون الطعام عاصیہ مسکنہ و  
 وسیلہ کو نہ کہ بروہا عالم فرائض عرفی کہ یہ عاصیہ مسکنہ و  
 نوہ کل دین کے خلاف ہے کیونکہ اس کے نزدیک سہو خدا و فرائض عرفی اس کا  
 کھر محبت نہ تھا۔ عادتیں رہا و سہو کے قطع نہیں رہا و سہو کے سہو



کہ جس نے لکھا کہ میری دولت میری کمائی ہے اور جس نے لکھا کہ میری دولت میری کمائی ہے  
 خصائص کے اور اتفاق و توافیق کے حد درجہ تاوشیہ ہو کہ آپ نے طوعاً و کرہاً  
 جس کے آپ کا فضیلت معلوم ہو رہی ہے۔ اور فائدہ میں بھی ہر صفت شریفہ صفت  
 حاصل ہو رہی ہے عالم نظام میں رہتا رہتا جس جو معہ ہر اوقاف مداح ہو اور سیر طرا  
 بہت کے اور ہر کام بہت اور دن وصلہ کے اور معلوم ہوا کہ ہر کام بہت ہے اور ہر کام  
 وہاں مل رہا ہے جس جہاں جو ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام  
 اس مطلب کو ہر دو عالم میں رہتا رہتا ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام  
 کہیں بہت ہے جس میں ہر صفت شریفہ اور ہر صفت شریفہ اور ہر صفت شریفہ اور ہر صفت شریفہ

الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سراً وعلانیۃ فاعلموا انہم عندہم  
 ولا خوف علیہم ولا هم یخزونون حتیٰ انہ ان کو خوف نہ ہو نہ ہر کام بہت ہے اور ہر کام  
 جہاں ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام  
 نہ ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام  
 والفقوا ما ذرفوا کو من قبل ان یاتی احدکم الموت فنقول رب لا اخوی  
 الی اصل فرید فی صدق واکن من الصالحین اسرار جو غنی رہا ہے کو خوف نہ  
 مبرا کے ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام  
 کہ ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام  
 مع ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام  
 ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام بہت ہے اور ہر کام



[illegible]



[illegible]







بکے زمین محمد کرنا۔ باخونیں ہم داند کو چھو دیا کر داند زمین کے اوپر سر  
نور سے دغیر کو چھو جائیں۔ چھو بہ اور نہ چھو داند کو کہ زرخیز کرنا  
سودھا ہے اگر باقی نہ ہو جائے تو نہ کرنا چھو۔ سونیں یہاں جب داند آتا ہے تو اسکی  
سیرانی تڑھے کہ خود پرندہ اسکی نف کر دین۔ اسی طرح خود سر پر جو شیش پر شیش  
اسکی طرح فائدہ اور شیش پر علم کا شکار ہے داند سے فائدہ اور شیش تو یہ  
وہ شیش کو پہلے مال طیب و طاهر بند کرے۔ کہو کہ جملہ گھنا دار و زرخیز  
اسکی طرح مال و عام کی شیش ہے جس کو فائدہ ہوگا۔ پھر اگر وہ مال و زرخیز نہ ہو تو اسکی  
آندیش یا برسم و اندہ ارنٹ بھی خالص ہے جملہ زرخیز نہ ہو داند نہ فائدہ  
نہ داند کو خاک اور جس دغیر پر فائدہ کرنا چھو۔ پھر اسکی فائدہ بھی شیش  
کے زرخیز و فائدہ میں یہ شیش ہے کہ زیادہ نفع دے گی کہ نہ جملہ داندوں کو فائدہ  
تو فائدہ نہیں۔ فائدہ فائدہ میں اسکی زرخیز و فائدہ پر فائدہ اور فائدہ شیش  
کم تو شیش میں فائدہ نہیں زیادہ فائدہ نہیں کہ فائدہ میں اور فائدہ شیش  
کم۔ شیش و فائدہ میں اسکی شیش زرخیز اور فائدہ شیش و فائدہ شیش  
شیش اور فائدہ میں۔ پھر شیش و فائدہ میں اسکی شیش و فائدہ شیش و فائدہ  
نور زرخیز و فائدہ میں اسکی شیش و فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ  
سے بھی کہ فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ  
زمین نہ فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ  
شیش و فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ شیش و فائدہ



[illegible]



اور صدقہ الحسن و علی کا تقدیر ایک ہی طرح کی تھا۔ علم کو دنیا میں۔

بزرگداشت انہی عمر میں مرنے والے تھے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما یومرنا فی حق کلکما

انما بیت الوحده فاحملوا انسا علی صلاتی۔ وانا بیت الحیات فاحملوا

الی نریا قایم صدقہ وانا بیت الظلم فاحملوا الی سراجا ای صلواتی خوف اللیل

وانما بیت التراب فاحملوا الی فراشا ای ملاوۃ القربان وانا بیت الفقر فاحملوا

الی کثر ای قول لا الہ الا اللہ۔ من خانہ وصحت من محمد بن ابی اسیر نے اپنا تبرک

من خانہ مار من محمد بن نریان نے اپنا تبرک صدقہ۔ من خانہ ظلمت من محمد بن جلیج

نے اپنا تبرک صدقہ شمس خانہ خاک من محمد بن شمس نے اپنا تبرک صدقہ قرآن

من خانہ فقر من محمد بن غزالی نے اپنا تبرک قول لا الہ الا اللہ۔ بالجہ نام اللہ

الغاف کے دریا میں نہ کہ جہ حبیبیت کی حد میں لا کر تو اس کی شہر میں درود عالم

انتر من ابراہیم فرماں و مثل الذین ینفقون اموالهم ابتغاء مرضا اللہ وشیئا

من انفسهم کمثل حبۃ برۃ اصالحا واسبلا فانت اکلها ضعیفین وانما

یصیبها وابل فطل۔ (ج ۳) مثال او مگر ان کی جو اپنے ہر کسے کو فدیٰ میں اس کی

رضائے کی نصیب اور موت یقین و بصیرت کے ساتھ فروخت میں اور سرفراہ

کی سی جو بلند ہو ورنہ ہو کہ وہ اس کی شہر و نبات بہ نسبت ان کی زمین کی شہر

کے اسی میں ہی اور اس میں ہی رہا ہو۔ تو اس میں دکنے بھل گئے

اور اگر زمین نہ ہو تو حقیقت نظر میں نہ ہو صورت فائدہ ہے نقصان نہیں ہے

ما حد۔ من خفت اور سرفراہ کی مثال ہے جو کی بلند مقام پر پہنچے ہو اور اس پر



منه بحسب ما هو في رده من اربعين سنت زباجل انبياء - ومن سبقت اوسر صفة ولفظ  
فرسبيل انذكار جنبين مقصود حرفه اوسر - اورالاعت برودگار با بغير  
الاشمال مو - اورالعت من سبقت زباجل انبياء - بسر عاقل لغو تا زلف مو -  
اسر ساد من اوسر حرفه انبام كرسر حرسر - اورالعت من سبقت زباجل انبياء -  
اورالعت لغو كرسر كرسر - اورالعت من سبقت زباجل انبياء - حرسر  
س مرسر ساد من اوسر لغو كرسر - اورالعت من سبقت زباجل انبياء -  
لها اهل لغو كرسر اوسر لغو كرسر - اورالعت من سبقت زباجل انبياء -  
ثم قال انما اعطيت السراج لئلا يرى في ذلك حاجة في وجهك فافشاها وحل  
صلى الله يقول التوابع ما نزل من الله في صدقة العباد فمن كتمها كسبت له عاقبة ومن افشاها كان  
حقا على من سمعها ان يعينه ابو بصير عن ابن عباس عن جابر عن عبد الله بن عمر  
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله قالوا فماذا  
كلام وذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم اعطى عليا نورا نفاة دينار اهتد به اليه قال علي فاخفاها وقلت ان الله  
لا يصدق الله في الصدقة الصدقة بغير الله من في صدقة الله ان الله في الصدقة مع رسول الله  
افذت مائة دينار وخرجت في الصدقة امرأة فاعطيتها دينار فاصبح الناس بالمدن يقولون  
لصدق علي الصدقة مائة دينار على امرأة فاجوزة غنمت عاشر دينار فاحسنت الصدقة على الصدقة  
افذت مائة دينار وخرجت في الصدقة امرأة فاعطيتها دينار فاصبح الناس بالمدن يقولون  
لصدق علي الصدقة مائة دينار على امرأة فاجوزة غنمت عاشر دينار فاحسنت الصدقة على الصدقة  
رسول الله صلى الله عليه وسلم انتم وخرجت في الصدقة امرأة فاعطيتها دينار فاصبح الناس بالمدن يقولون  
لصدق علي الصدقة مائة دينار على امرأة فاجوزة غنمت عاشر دينار فاحسنت الصدقة على الصدقة  
خبره فقال في هذا جبريل يقول ان الله عز وجل قد صدقنا في ذلك عاشر دينار



[illegible]



[illegible]



بسم الله الرحمن الرحيم

عن محمد بن يامين نفسه بوجوب الوجود وجل جلالك يا من لا يؤمى لا عطاء ولا حمد  
وتعالى جددك يا من لا تأخذ سنة ولا هجو وتسا كرمك من ان ينزف بحره على  
تكثر السؤال وتواتر الوفود وتقدس جنالك من ان يضرب الكفر والنجس وتزمت  
ذلك ان تحيط بها العدد وصفاتك من ان تغرها حكمة او جمود فلك انت  
رحمت باستحقاق المحمود اصل على حبيل الذي بذل اريك غايه المحمود  
وسعى في ابتغاء مرضاتك حتى قام به للذين عود واخضر به للاسلام عود  
وعلى اوصاله المياهي وعزته الطاهرين الذين كانوا صاوي كل مقصص مطرود  
وموئل كل كسب كمود الموشدين من عند الله المعبود والمسدين لدفع كل مثل  
والدين كمود صلوة مثاليه ما برقت البوارف وعند فعاقر الرعود وام الملائكة

من السماء واليه انزول وصعود **وبعد فقد احسن الله الى**

**وارت الصادق كذا المبين** ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق

والغرب ولكن البر من امن الله (ترجمه است) بيان سابق سے معلوم ہوا کہ امرائے  
دعوت مدوحے نیز امور پر جسے مرد و عورت عالم نے امتیاز سے منسوب سے صدر تزلے بیان فرماتے  
لیکن یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ صرف انبیا و ائمہ ہیں جن کو دنیا زبانیہ بند مرد و عورت عالم  
اس معروف کو خود مرد و عورت عالم نے اسے نہیں بلکہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے سبیل اللہ  
الابسطیون ضربا نے الا رض محبتهم الجاہل اغنیاء من العقیف تعرفتم بیاہم لا  
الناس الخافا نیز یہ معروف ہے فقرا ہیں جنہوں نے اپنے نفس کو اشتغال تجارت سے  
و کہ مشرکے سبب معر و سبب عبادت یا مرض یا فقر کے روک رہا ہے جنہیں جانفت نہیں  
اے حکمران و سرگرمی از لکہ و عقیف میں گداز دینے سے نہیں - اس سے بھی اذنیوں سے نہ  
انہیں نہ



۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



ان تیسری لعلک غنیا اگر کھ کسرت لعلک ان تو میں نہیں فخر اوروں۔ مراد ان کے  
حضرت کو کہیں نہ جو اسے عطا فرمائے نہ تائب و توبہ ہو۔ مراد وہ عالم کو آگاہ  
خون لندہ نہ آیا۔ جبرئیل رضی کو بجا لہم درم لکیر جاو۔ اور ہر باجمہ علم اللہ خلیل  
علی ضیاء حوالہ صدائے بد غناء ہر مرد و عجم کو موعود الہ غنیمت بعد کے سنگی ہر فرقہ  
زبان۔ کہ جانتے ہر امر و غنی ہوگا۔ حضرت نے فرمایا ہن۔ اور اس وقت جبرئیل نے کہا خذ حدیثا  
و اعطیہ و امرہ بالحقاۃ ہا۔ یہ دوسرے بھیجے اور بعد کو حضرت نے فرمایا۔ اور اس وقت جبرئیل نے کہا  
ہے۔ آئے وہ درم لکیر۔ جب نماز پڑھ کر وقت پھر لکیر لکیر۔ وہاں ہر بعد و وارہ ہر  
حضرت۔ کہ لکیر لکیر کے شفا ہن۔ آئے فرمایا۔ اس بعد میں ہی حضرت نے لکیر لکیر  
وضو نماز ہے پھر ہی نہیں جبرئیل نے کہا۔ آئے و درم درم اوست  
اور حکم دیا ہر اسے کہ اور نماز شروع کرو۔ اس صبح کی نماز میں خدائے تعالیٰ نے  
اس زمانہ میں کہ ایک درم ہن کہ دو درم ہر جیسے کہ دو درم ہر جیسے کہ  
علی بعد ازاں روز بروز نزول ہوئے تھے (اور کہیں کہیں توئی وریا کہند کہ اس مال خدا کا لی  
وہ اسے عطا ہوا اور خاص کر کہ حضرت کا تھا۔ جسے درم اس میں از و زنی ہر  
نہیں ہی تھی۔) مسجد کے قریب ایک مکان کی اور اس میں نماز کے مکان آ رہا۔ تہذیب  
ہر کہ۔ حضرت اور کہرت سے اور اسے نماز وقت ہو گیا۔ اور اسے اس وقت  
میں مصروف ہوا کہ حضرت نے اس مکان کو اپنے لئے لکیر لکیر فرمایا  
مرغوب ہو۔ نہ نماز ہو سکی کہ نماز کا پردہ۔ ایک روز فرمایا بعد خد  
دعا کے علی الصلوۃ اس بعد نماز ہو نہ سکے اس کو کیا۔ عرض کیا ہاں کہ ہاں فرمایا



[illegible]



[illegible]







[illegible]



[illegible]



[illegible]

کی کہ وہ خیال نہ ہو کہ اس کے سوا کون سا مال مغنہ فاروق کو غرق زمین کیا ہو۔  
 مغنہ روایت کے قطع ہوتا ہے کہ فاروق نے اس کے لیے میرا فدا کر کے غنہ کو اس کے بھائی  
 حبیبہ آکھو یہ غصہ آیا اور اس کے مذہب کی بار بہر حال اس سے تنہا نہ فاروق اور غنہ کا  
 حاکم سے کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اس شخص کو کھینچ لے اور اس کے سر کو تو خفا ہو گیا اس کے لڑکے  
 اپنے نذر کر کہ فاروق نے اس کے خاتمے کے لیے اس کو غنہ کو اس کے بھائی

قسم در حق ابرو که من نه مقید نی - محو بهر خطای بهر جا از این لاد مات نکر که  
 لاد نفسی - عوض از صفتی خدا با تو هر معصیت تو رضا بهر او که امانت

[illegible]



روح خیران دنیا و آخرت منی است۔ اور اگر مال بخلو ہنر ترقی خیمہ پروردگار عالم ابراہیم علیہ السلام  
ان الانسان لطیف القلب استغنیٰ بنز سب ادب ارادت جو اس کی مغرت سے فوٹا ہے  
میتے اس کے علم پر رہا لبتہ کرتے ہیں جب کہ عمار کے حال میں مروت پر۔ اور جگہ کے لئے لبتہ رہا  
طوبیہ خدا میں صبر آیت نعمت کا۔

[illegible]



[illegible]



[illegible]



بسم الرحمن الرحيم

الحمد لله العزيز المحب المفيض للمفيد الفعال لما يشاء واللاتي بمسائر لا ادران  
 موحى بميت و يوحى بيبه احمد على تاليع نعم المتعاقبه ومنه انما قبته  
 و رفوده الغالب و هبته العلية و عطياه الفاضله و سيوره الواسعه  
 التي في كل يوم غمود كل ان تزبد و اصل على خاتمه من خلقه و صفوة من برته و  
 الخصوص نبوته و المحبة المحبة المصطفى تسليق سانه و المحبة لاسماع مقالته الذكر  
 بسبح و التقدير النخب و الملحق اصول التكبير و التوسيل و التمجيد سبدا الى نعم  
 محمد و الهبة الذين ازلفت لهم محبة غير بعيد و هبات لهم من الخيرات بالنسبة  
 نزيه و بعثت على علمهم جميعين على التابيد و المغفرة لاحت بهم مغفرة بغيره  
 و اما بعد فقد قال عز من قال في بيات آية و محكمات كلمة لبيك القرآن ولولاه  
 احديثه موم من امره فقرار كمال بغيره طر و بغيره انما لي بغيره او انك لم تخرج طر  
 انما من سبب جودك و انك و انك بغيره في اى مومس انما لي بغيره اسمين رنگ كيان  
 بمياتيرى لى حاك فاميرى لى + حبيب صا و فى ال موم صدوات الله و سلامه عليه و روحا  
 ان قرار المومنين يتقلبون في رياض المحبة قبل اغنيائهم باربعين خروفا ثم قال  
 صاحب لك مثل ذلك انما مثل ذلك مثل سفينتين قرتا على عاشر فظروا جدا  
 فلم يوشيا فقال اسروها و نظروا الاخرى فاذا هي موقرة فقال احبوها غنه علم  
 الخلل بول الله م باعلى ان الله جعل القدر امانة عند خلقه فمن ستره عطاء الله مثل الجوام







ان الله عز وجل تليقت يوم القيامة الى فقر المومنين شيئا بالمعذر يقول  
 وعزني وطلالي ما افقر لكم في الدنيا من هو ان يكم على وترون ما صنع بكم اليوم  
 فمن زودكم في الدنيا معروفا فخذوا به فادخلوه الجنة قال فيقول صل  
 منهم يا رب ان اهل الدنيا منافقون في دنياهم فلكم النار ولبسوا الثياب  
 اللينة واكلوا الطعام وكنوا اللد وركبوا المشهور من الدواب فاعطيت  
 مثل ما اعطيتم فيقول تبارك وتعالى وكل عبد منكم مثل ما اعطيت اهل الدنيا من الدنيا  
 الى ان انقضت الدنيا يحعون ضعفا - ثم يدرج من اهل الجنة فيقول في الدنيا  
 من جبر صارت الى الله صلواته عليه وسلامه فيقول قال في مناجاة موكب عليه السلام

اذ ارأيت الفقر مقبلاً فقل مرحباً لبجار الضمير واذا ارأيت الغنا مقبلاً فقل ذنبك  
 حلفت عقوبته فسرود و گار عالم نهانه است هر جا که می رسی فدا ای سرحد و سر  
 ای رفیق تو بهر تو که ای و جبار الفتن و جبار تر از فقر و صاعقه و آتش  
 و در جبهه و دشمن تر از هر تو که ای و درگاه و ای هر جایی عقوبت دنیا و من  
 کردی گریه مال و دین و کار و دینی عقوبت هر جایی و دنیا و من هر گاه که دینی کردی گریه  
 او خفت من هر که گریه من و دینی من هر که گریه من و دینی من هر که گریه من و دینی من  
 و من زبانی من او سفید او که فکر زبانی من او سفید او که با اهل زبانی من  
 او سفید او که از زبانی من او سفید او که حفظ وضع تو که کلف  
 کلف و دینی من او که از زبانی من او سفید او که با اهل زبانی من



[illegible]



بقدر خیر کے اتنی کمزوری اس کے دیکھنے والے انسان اور در خداوند  
جو اس میں مبتلا رہا۔ اس کے لئے اس طرح اور بعض بے تکلفی کے  
در عرض اس کے اپنے نفس کو نامہ کی بنا پر اس کے سمجھنے میں بار و دو گونہ  
اس کے لئے۔ اور فرما کہ اس طرح اور بعض ایسا کہ نقد خدا پر  
تیسے میں بہترین۔ خیر خدا اس سے مدد کے لئے اس کے لئے  
اللہ عز وجل بقول انی لراغف الغنی للکرامۃ منه بہ علی ولم انقر الفقیر لھوان  
بہ علی وھما تبلیت بالاعیاء بالفقر وکلا الفقراء لم یتوجب الا غنا الحق

نیز ما زید قال اسیر المؤمنین علیہم الفقر ازنی المؤمنین من العذر علی حد  
الفرس خیر اے خداوند اے خداوند علیہم کے تقدیر کہہ کہ قال ما کان من ولد ادم  
مومن قد فقر اولد کا ورا اللہ غنیاً حق صابر ابراہیم علیہ السلام فقال زید لا تجعل فقیر  
تقدیر لکروا فضی اللہ فرمود اللہ وھما و فرمود اموال وھما

خداوند یہاں فقر بہ حال خوب انہی پر اس کے لئے غافل و دلکش نہیں ہے اور  
وہ کی وقت و تنگی جو اور دنیا کے و سادہ شناسی کے اصحاب و ابناء و اس کے  
حال نہ نظر کرے تنگی نہ ہے اور یہ سمجھا جائے کہ میں فقیروں کو سمجھتا ہوں  
کہ یہ میرے خداوند کی نزدیکی میں دلدار ہیں یہ سمجھا جائے کہ از لہ  
روزی و رات کے اس کے لئے خوب خبر دے دے اس کے لئے یہ نہیں  
کہ اس کے لئے نہ سمجھتا ہے۔ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے یہ سمجھتا ہے کہ



[illegible]



[illegible]







